

12، اکتوبر 2015ء

بلوچستان صوبائی اسمبلی

1

سرکاری رپورٹ

بلوچستان صوبائی اسمبلی

دسویں اسمبلی را کیسوں اجلاس

مباحثات 2015ء

(اجلاس منعقد 12 اکتوبر 2015ء بر طابق / 27 ذوالحجہ 1436 ہجری بروز سوموار)

نمبر شمار	مندرجات	صفہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔	1
2	وقفہ سوالات۔	2
16	رضھت کی درخواستیں۔	3
16	تحریک استحقاق نمبر 1 مجانب میر عبدالماجد ابرڑو۔	4
32	تحریک التوان نمبر 5 مجانب انجینئر زمرک خان اچھری۔	5
55	سرکاری کارروائی برائے قانون سازی۔	6

12، اکتوبر 2015ء

بلوچستان صوبائی اسمبلی

2

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 12 اکتوبر 2015ء بمقابلہ 27 ذوالحجہ 1436ھ جری بروز سوموار بوقت سہ پہر 4 بجھر 20 منٹ زیر صدارت میر عبدالقدوس بزنجو جناب قائم مقام اسپیکر، بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال، کوئٹہ میں منعقد ہوا۔
جناب قائم مقام اسپیکر:- السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔
تلاوت قرآن پاک وترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

فُلُّ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ اللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًّا أَحَدٌ ۝ صَدَقَ اللّٰهُ

الْعَظِيْمُ ط

(پارہ نمبر ۰ ۳ سورۃ الاخلاص آیت نمبر اتا۴)

ترجمہ: کہو (وہ) اللہ ایک ہے۔ اللہ بنے نیاز ہے۔ نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ وہ کسی سے جنا گیا۔ اور کوئی بھی اسکا
ہمسر نہیں۔

12 اکتوبر 2015ء

بلوچستان صوبائی اسمبلی

3

جناب قائم مقام اسپیکر:- جزاک اللہ۔ بسم اللہ الرحمن الرحيم۔

انجینئر زمرک خان اچکزئی صاحب اپا سوال نمبر 210 دریافت فرمائیں۔- minster boycott موجود تھا۔ تیاری کر کے آیا ہے اس طرح نہیں ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ بس آگے supplementary ہے۔

انجینئر زمرک خان 210☆

کیا وزیر امور پرورش حیوانات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ کے (90%) نوے فیصد عوام کا ذریعہ معاش مال و مویشی پر محصر ہے؟ نیز کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت کی جانب سے کروڑوں کی ایک خطیر رقم خرچ کرنے کے باوجود بھی اس شعبہ میں کوئی خاطرخواہ کامیابی حاصل نہیں کی جاسکی ہے جس کا واضح ثبوت اکثر وینٹری ہسپتا لوں کی بندش ہے۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت اس بندر غیرفعال و نیٹری ہسپتا لوں کو فعال بنانے اور ذمہ داروں کے خلاف کوئی اقدام اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر نہیں تو وجہ بتلائی جائے۔

وزیر امور پرورش حیوانات

(الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ صوبہ بلوچستان کے تقریباً 80 سے 90% لوگوں کا ذریعہ معاش مال و مویشی پانے سے منسلک ہے اور یہ درست نہیں کہ محکمہ امور حیوانات و ترقیات ڈائری بلوچستان نے کروڑوں روپے کی ایک خطیر رقم خرچ کرنے کے باوجود اس شعبے میں کوئی ترقی نہیں کی کیونکہ محکمہ اس وقت 110 فعال و نیٹری ہسپتا لوں اور 841 ونڑی، ڈسپنسریوں کے ساتھ دستیاب وسائل میں صوبے کے مالداروں کی خدمت میں پیش پیش ہے۔ اور مالداروں کی مال و مویشیوں کو صحت کی سہولیات بہم پہنچانے میں مصروف عمل ہیں اس کے علاوہ مصنوعی تنفس ریزی کے مرکز کے ذریعے جانوروں میں تنفس ریزی کا عمل بھی مختلف اضلاع میں کامیابی کے ساتھ جاری ہے۔

(ب) سوال (الف) کا جواب اثبات میں نہیں ہے۔

انجینئر زمرک خان اچکزئی:- جی جناب اسپیکر صاحب جب کہ میں question کیا تھا 95% لوگ ان کا ذریعہ معاش مال و مویشی پر محصر ہے۔ بلوچستان کا اور پھر میں نے آگے سے کروڑوں روپے خطیر رقم کے باوجود اس شعبے میں کوئی خاطرخواہ کامیابی نہیں ہوئی ہے جو جواب ملا ہے یہ تو ان نے تسلیم کریا ہے کہ 80 سے 90% لوگوں کا ذریعہ معاش مال و مویشی پر ہے یہ ٹھیک ہے باقی انہوں نے یہ یہ نچے جوانہوں نے لکھا ہوا ہے کہ یہ درست نہیں ہے

کہ یہ جو ہے اس پر کوئی خاطرخواہ وہاں ترقی نہیں کی کوئی ایک بلین سے زیادہ ان کو پہنچے ملے ہوئے تھے اور اس میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں minster صاحب سے کہ اگر ان کو پہنچہ ہوا بھی جو recently ہمارے بلوجرستان میں کانگووا رس سے کوئی تین بندے جو ہیں ہمارے وہ مرگے اور اس میں میرا اپنا ایک کزن جوان سے متاثر ہوا ہے جو کراچی آغا خان میں زیر علاج تھے۔ ہمارے یہاں کے minster health صاحب نے جواس میں کار پوریشن کی اور یہاں پروزیرا اعلیٰ صاحب سے بھی وہ بات کی تھی۔ جہاں پر وہ سرکاری جو ہے اس میں کلرک ہے سیکرٹریٹ میں میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ خاطرخواہ ان نے تو اس کو reject کر دیا ایریان سے مال مویشی یہاں پر آتے ہیں۔ اور یہاں تک کہ اس میں یہ جو کانگووا رس ان کے لوگوں میں shift ہو جاتے ہیں۔ اور یہاں پر جو مال مویشی اور منڈیاں بنی ہوئی ہیں اس میں کوئی ان نے خاطرخواہ اس میں کوئی ان کے لیے کوئی بندوبست نہیں کیا ان کی vacations نہیں ہوئی ہے اس وقت پر اور وہ جو آتے ہیں یہ اتنا پھیل جائے گا یہ اتنا خطرناک ہے مرض ہے کہ انسان کو لگتا ہے تو انسان بچتا نہیں ہے جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ یہ تین سے دس بھی ہو سکتے ہیں۔ دس سے پندرہ بھی ہو سکتے ہیں میں صرف minster صاحب سے اتنا پوچھنا چاہتا ہوں۔ کہ آپ ان کے روک تھام کے لیے کیا کرنا چاہتے ہیں جب وہاں ایریان سے آتے ہیں یا افغانستان سے آتے ہیں آپ نے تو ان کے لیے کیا بندوبست کیا ہوا ہے۔ آپ کس طرح اس میں جو پھر یہ سوال الف کا جواب اثبات میں نہیں ہے تو کس طرح آپ کہتے ہو کہ اثبات میں نہیں ہے میں کوہتا ہوں کہ یہ غلط ہے آپ نے پھر بھی ان چیزوں کو چھپایا ہے جو حقیقت سے ہم کچھ بھی کر سکتے ہیں لیکن یہ ایک ہمارے سب کے لیے مسئلہ ہے آپ کے لیے یہاں پر جو house میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ ہر ایک حلقة کے لیے مسئلہ ہے کانگووا رس جو پھیلے گا تو اس کو care کرنا ہمارے بس کی بات نہیں ہے یہ تو صرف اللہ ہی اس کو care کر سکتا ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر:- اللہ ہی بہتر کر سکتا ہے۔۔

انجینئر زمرک خان اچھا ہے۔ لیکن مسئلہ یہ ہے کہ اپنے صاحب آپ کے توثیق سے میں صرف اتنا کھوں گا کہ ان کے لیے بندوبست کیا جائے اور اس وائز کو ختم کرنے کے لیے جو بھی action ہے جو بھی گورنمنٹ کی طرف سے ministry کی طرف سے خاطرخواہ بندوبست ہو سکتا ہے ان کو کیا جائے۔۔۔

جناب قائم مقام اسپیکر:- جی شکر یہ زمرک خان صاحب جی minister صاحب -- عبید اللہ جان بابت (وزیر ماحدیات و امور حیوانات)۔ جی شکر یہ اسپیکر صاحب زمرک خان نے صحیح سوال کیا ہے واقعی کاغذ و ارسال جو خشک سالی کا بھی اس میں بڑا عمل دخل ہے تو ہمارے جو سیکرٹری صاحبان ہے اس کو میں نے

پہلے بھی کہا ہے اس سے پہلے ان کا جو دوائی ہے یا ان کے لیے جو purchase کرنا ہے اس کے لیے بھی ہم لوگوں نے وزیر اعلیٰ صاحب کو لکھا ہے تو یہ آج سے میں ایک ٹیم مقرر کرتا ہوں وہ جا کر ان علاقوں کا دورہ کریں گے اور یہ معلومات لائیں گے کہ ان کے لیے کیا کیا ضررویات ہیں تو ہم ان کو پورا کر دیں گے۔۔۔

جناب قائم مقام اسپیکر:- جی شکر یہ minister صاحب جی سردار صاحب۔

سردار عبدالرحمن خان کھیتران:- میں supplementary question تو نہیں ہے میں بابت لا لا کی تا وجہ اپنے علاقے طرف دلانا چاہتا ہوں ان کو تو ابھی طرح پڑھتے ہے کہ میرے ہمسایہ ہے کہ میرے علاقے میں بھی ایک بچہ اسی کا گنو والر س سے فوت ہو گیا ہے اس کی پوزیشن یہ تھی کہ وہ مویں خیل سے کوئی بھیڑ میں آئی تو وہ دس بارہ سال کا بچہ تھا وہ ہم لوگ چوچڑ بولتے ہیں پتہ نہیں اردو میں اس کو کیا کہتے ہیں وہ جو مویشی کو لگا ہوتا ہے ایسا۔۔۔

جناب قائم مقام اسپیکر:- minister صاحب سمجھ گیا ہے۔

سردار عبدالرحمن خان کھیتران:- اردو میں آپ اس سے پوچھتے اس کو کیا کہتے ہیں وہ ایسے نہیں ہوتی جو چوچڑی لگی ہوتی ہے خون چوس رہی ہوتی ہے وہ بچکی ادھر بیٹھی ہوتی تھی۔ اس کی ماں سے ہم نے انڑو یوکیا اس نے کہا کہ یہاں سے جب میں نے توڑا تو دوسرے دن اس کو جو ہے نہ اس bleeding شروع ہو گئی اور اس کی ہو گئی اس طریقے سے اس کو پتہ ہے بابت صاحب کہ امیر زمان کے چاچا وہ بھی وہ چلاک تک نہیں پہنچا اس کی death ہو گئی۔ تو kindly ان کے سیکرٹری صاحب بھی بیٹھے ہیں۔ قابل آدمی ہیں یہ اس لیے WHO سے بات کریں کہ کیا اس کا جو ہے basic river کے نام سے ہے۔ اس کا start ہاں سے ہوا ہے۔ یہ تو اس کی ہے اس کی وہ ایک ندی بھتی ہے جو کا گنو ہے۔ اس کا shift ہو گا اور خداخوستہ ہوئی تھی۔ نہیں تو اتنی casualties یہ مطالہ shift ہوتی ہے وہ اس کو prevention blood جسکو لگتا جائے گا یہ اس کے germs کے جسکو لگتے جائیں گے وہ اگلے میں shift ہو گا اور خداخوستہ بالکل اس میں یہ جیسے پرانے زمانے میں کہتے تھے وہ کون سی گھروہ ایک بیماری آتی تھی حدیسوں میں آتا ہے تو اس کی جو ہے نہ اسکی پوزیشن بنیں گی تو میری گزارش یہ ہے minister صاحب سے کہ اس کے لیے tupe ٹیم کیا ہے high level پر بات کریں اسلام آباد کو تھوڑا اسرا جائیں وہ تو سویا ہوتا ہے immediatly thank you very much

12 اکتوبر 2015ء

6

بلوچستان صوبائی اسمبلی

جناب قائم مقام اسپیکر:-

جی شکر یہ سردار صاحب۔۔

(وزیر ماحولیات و امور حیوانات) :- بس سردار صاحب کے علاقے میں بھی اپنے ٹیم تھیج دینے گے ادھر۔۔

جناب قائم مقام اسپیکر:- ڈاکٹر صاحب آپ بولے پھر رحمت بلوچ صاحب بولینے گے۔ ڈاکٹر صاحب سنئر parliamentarians ناراض نہیں ہو جائیں۔

ڈاکٹر قیہ سعید ہاشمی:- شکر یہ اسپیکر صاحب شکر یہ رحمت صاحب یہ زمرک خان جو question ہے یہ تو serious ہے اور بہت مشکل ہے اتنا آسان بھی نہیں ہے اس ہم جانوروں کی بات نہیں کرتی ہیں this is a hemrek fever ہم اگر شاید پرسوں relationship جانور اور انسان سے مشترک ہے تو minister health صاحب ہم لوگ CMH میں ان نے جا کر کے بریفنگ بڑی زبردست سیکرٹری health نے دی تھی۔ بلکہ وہاں کے کمائڈرنے بڑے احتیاط کے ساتھ کہا تھا کہ ہمارے پاس ایک پاس patient آیا ہمارے پاس اس وقت وہ جگہ نہیں تھی جہا ہم اس treat کرتے ہم نے فاطمہ جناح ایک chest hospital ہری میں بھاگر ہمارے پاس حکومت بلوچستان اتنا بڑا بجٹ لے کے health کا کرتی ہیں یہ تو پولیو سے بھی خطرناک ہے یہ تو polio سے بھی خطرناک ہے۔ پیپلٹس سے بھی خطرناک ہے تو kindly سیکرٹری minister اس چیز سے بخوبی واقف ہیں کہ اس پر بہتر روشنی ڈالیں گے صرف جانور کا نہیں ہے کہ جانور کی بیماری انسانوں کو لگتی ہے۔ انسان اس میں خراب ہوتے ہیں اگر ڈاکٹروں کا list ہے اس میں تو بہت ہی ہنگامی طور پر اس پر قدم اٹھانا پڑے گا اگر یہ infection ہے لگ جاتا ہے اور نہ کوئی ڈاکٹر اس کو treat کریں گا اپنے جان کی خاطر نہ کوئی نہ اس کی treat کرے گا تو براۓ مہربانی minister health اس پر تفصیل سے روشنی ڈالیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر:- جی شکر یہ میرے خیال میں minister health ہاں پھر آپ کنٹلوکر یں۔۔

محترم شمع اسحاق صاحب:-

صاحب پھر اس کو conclude کریں گے۔

عبداللہ جان بابت (وزیر ماحولیات و امور حیوانات)۔ ٹوب اور موی خل میں اسپر ہو رہا ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر:- آپ بیٹھ جائیں جی بابت لا اصل اس بیٹھ جائیں۔ یہ کیا بیٹھک بنائے آپ لوگ آپس میں شروع ہیں تو بیٹھ کوئی اجازت لیں ایک ہمارے محترم کھڑی ہیں وہ بات کر رہی ہیں۔۔۔

12 اکتوبر 2015ء

بلوچستان صوبائی اسمبلی

7

محترمہ کھڑی ہیں وہ بات کر رہی ہیں۔

سردار عبدالرحمن کھیڑان:- اسپیکر صاحب میں یہ پوچھا چاہتا ہوں کہ کیا اسمیں infection ہو سکتی ہے یہ کیا ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر:- چلواس پر پھر تفصیل سے بات کرتے ہیں جی ڈاکٹر صاحب۔
محترم شمع اسحاق صاحب:- جناب اسپیکر صاحب یہ ہمارے اس ملک کا یہ اس صوبے کا ایک بڑا لیہر ہا ہے کہ جب بھی چیزیں مر نے لگتی ہیں یہ خراب ہونے لگتی ہیں تب جو ہے ہم ہوش کے ناخن لیتے ہیں۔ اب اس سے پہلے کہ دو مریض آج پھر یہ چار اور آٹھ یادس ہو جائیں تو ہمارے لیے سب سے بڑی بات پہلی بات یہ ہے کہ ہم اپنے باڈرزو safe کر لیں کہ وہاں سے مویشیں آتے ہیں۔ وہاں پران کو ویکسن ہو جائے کیونکہ اگر یہ بھیڑ کبریاں ویکسین ہو جاتی ہیں تو پھر اس کے لگنے کے cases بہت کم ہوتے ہیں۔ اس میں دوسری بات جناب اسپیکر پھر جو ڈاکٹر ان کا علاج کرتے ہیں جو سرجن ان کا آپریشن کرتے ہیں وہ سرجن بھی اس کا شکار ہو جاتے ہیں پچھلے tenure بھی ہمارے بڑے بڑے سرجن وہ بھی کانکو والریس کا شکار ہوئے۔ اور بچارے موت کے منہ میں جاتے جاتے نج گئے۔ تو جناب اسپیکر صاحب یہ جان یوم ریض ہے پھر اس کا کوئی علاج نہیں ہیں ہیا پٹس میں abc ہے اور باقی جو مریض ہیں اس کو stage پر اور degrees پر ہم ان کو count کرتے ہیں کہ جو last stage ہوتی ہے وہ جو ہے ہم اس کا علاج نہیں کر سکتے ہیں first and second لیکن کانگو والریس ایسا مریض ہے یہ ڈینگی جو ہے ایک ایسا مریض ہے جو پھر لگتے ہی انسان موت کے منہ میں چلا جاتا ہے تو اس سے پہلے کہ ہمارے لوگ موت کے منہ میں چلے جائیں میں یہ سمجھتی ہوں کہ اگر اب بھی ہم ان جا نوروں کا ویکسین نہیں کیا تو پھر شاید ہمارے اور بھی زیادہ مریض موت کے منہ جانے کی لگیں گے تو پھر صاحب یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں بابت لا لاصاہب ان کو ہم request کرتے ہیں کہ اس کو areas میں seriously تاوجو دینے کی ضرورت ہے اور آج سے کام کرنے کی ضرورت ہے سب کو اپنے district wise پابند کر دیں کہ وہاں پران کی ویکسین جوان ویکسین کر دیں۔ thank you جناب اسپیکر۔

جناب قائم مقام اسپیکر:- جی شکر یہ ڈاکٹر صاحب جی ڈاکٹر حامد اچنزا صاحب۔

ڈاکٹر حامد اچنزا صاحب (وزیر منصوبہ بندی و ترقی) :- بڑی مہربانی آپ کی یہ بڑا ہم موضوع ہے۔ معزز ممبر نے اس کو چھیڑا ہے۔ انتہائی خطرناک اور موزی مرض ہے۔ تو prevention is better than cure تو اس کو واقعی serious لینا چاہئے اور مختلف مدت میں veterinary ڈاکٹر ز اور ہمارے

بلوچستان صوبائی اسمبلی

اس کی responsible vaccines ہو یا جو کچھ بھی ہوں وہ ہر ہسپتال میں پہچانی جائے وہاں رکھی جائیں جہاں پر خطرہ ہے۔ چونکہ جس طرح معزز ممبر نے بتایا کہ میرا ایک رشتہ دار آغا خان میں پڑا ہے ابھی بھی ایک مرض ہے ہمارے فاطمہ جناح ہسپتال سے کندھی سنٹر اس کو transfer کیا ہے ابھی والوں بچاروں کے پاس اتنے وسائل نہیں ہے اس کا dialysis کریں کیونکہ اگر اس kidney center کیا گیا تو اس machine کو پھر پھینکنا پڑے گا اس کو condom کرنا پڑے گا۔ تو ہمارا مرض کو dialysis کیا گیا تو اس کو afford کر سکیں کہ بھئی ایک ڈالز کے بعد ایک مشن کا ہم زیاد کریں تو صوبہ اس قسم کے علاج کا شاید prevention is better than cure لیں جائیں۔ thank you جناب اسپیکر۔

جناب قائم مقام اسپیکر:- جی شکر یہ ڈاکٹر صاحب رحمت صالح بلوج صاحب میرا خیال میں اتنے زیادہ تو نہیں ہوتے۔ supplementary

عبد الرحیم زیارتوال (وزیر قانون و پارلیمانی امور) :- شکر یہ جناب اسپیکر minster haleth کی بھی تاو جو بھی چاہتا ہوں ٹوب کا ایک مرض ابھی بروئی رہو ڈپٹی admit اور اس کو یہ وائرس ہوا تھا اب وہ علاج کر چکا ہے۔ علاج کرنے کے بعد لیباڑیوں جو test ہے اس میں یہ وائرس ابھی نہیں ہے لیکن ان کو dialysis کی ضرورت ہے سول ہسپتال میں میں ہر جگہ ٹیلی فون کیا ہے کوئی بھی ڈاکٹر تیار نہیں ہیں کہتا ہے کہ وہ سامنا وہ چیزیں نہیں ہے جو پہنچتے ہیں وہ کپڑے پتہ نہیں کیا کیا کچھ ہے تو اس حوالہ سے ہم کیا کر سکتے ہیں صاحب آپ ہمیں بتائے کہ ایک جوان لڑکا ہے 22 سال کا اب اس کو لاحق ہے اور وہ اس کو dialysis کو ضرورت ہے اور اب ہمارے ڈاکٹر انکار کر رہے ہیں۔ مشن خراب ہوتی ہے جو ہے انسانی زندگی سے زیادہ قیمتی تو نہیں ہے جیسے کہ ڈاکٹرنے کہا لیکن مسئلہ یہ بھی ہے کوئی ڈاکٹر اس کو یہ dialysis کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں اس میں کیا کر سکتے ہیں ابھی آپ زرا باتیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر:- جی شکر یہ۔

ڈاکٹر حامد خان اچھزی:- (وزیر منصوبہ بنی و ترقی)۔ جو نس جو ڈاکٹر اس کا علاج کریں گا اس کے پاس preventive kit ہے یہ نہیں اگر نہیں تو دوسرا بات یہ اگر dialysis کریں گے تو اس کا فیصلہ بھی پروفیسرز consultants کو کرنا پڑے گا۔ اگر کریں بھی تو اس dialysis مشین کو استعمال نہیں کر سکتے۔

جناب قائم مقام اسپیکر:- جی شکر یہ ڈاکٹر صاحب رحمت صالح بلوج صاحب۔

رحمت علی بلوچ:- thank you اپنے اپنے! بہت اہم question raise کیا ہے دوستوں نے دراصل بات یہ ہے پہلے تو دوست ایسے بات کر رہے تھے میری request ہے۔ کہ اس ہاؤس کے ڈیکورم کا خیال رکھا جائے۔ جس کو اپنے صاحب اجازت دے وہ بولے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس موضوع پر جو بات کر رہے تھے۔ ہمارے تین ڈاکٹروں نے بات کئے اسیں یہ ہے پچھلے دفعہ بھی اس پر بحث ہوا تھا۔ میں آپ کے توسط سے بتاتا چلوں تمام معزز اکیون کو میں سب سے پہلے ان کو اسی یونٹ کا اسی وارڈ کا visit کرنے کا دعوت دیتا ہوں۔ جو Isolation ward افاظ میں قائم ہے کسی نے visit نہیں کیا ہے وہ صرف سُنتے ہیں اخباروں کے حد تک اور یہاں بات کرتے ہیں۔ میں اس فلور پہ ان تمام ڈاکٹروں، نرسوں اور پیرامیڈیکس کو appreciate کرتا ہوں۔ کہ عید کے دن بھی وہ ڈیوٹی پر تھے وہ گھروں کو نہیں گئے ہیں بلکہ بہت سے ہسپتالوں میں یہ کوتا ہی کمزوری ہوئی ہے۔ عید کے دن بہت سے ڈاکٹر ڈیوٹی پر نہیں تھے یا on call تھے لیکن اس Isolation ward میں خود ڈاکٹر تعیہ ہاشمی صاحبہ پرسوں والے بریفنگ میں شامل تھے کہ وہاں ریکارڈ ہے۔ کہ یہ پورا اسٹاف جو Isolation ward کے لئے مختص ہے WHO کے توسط سے کام کر رہے ہیں۔ اور آغا خان کے اسٹینڈر کا Isolation ward ہے۔ جہاں کی بیشی ہوئی ہے۔ ہم نے کوشش کی اُن کو پورا کی ہے۔ یہ بھی دوستوں کو بتاتا چلوں جب وہ visit کریں گے۔ تو وہ واقعی قابل تعریف ہیں ہمارے سرجن، فزیشنر اور ہمارے جو پیرامیڈیکس اسٹاف ہے کتنے لوگوں کے کتنے انسانوں کی اُنہوں نے جانیں پچائیں۔ جو اس کا سینز ان شروع ہوتا ہے اگست سے تم تک مطلب اُنہی لوگوں نے بہت سے انسانوں کو اللہ بچاتا ہے جانیں بچائی ہیں تو یہ وارڈ بالکل functionalize ہے۔ سروزلوگوں کو مل رہا ہے واقعی اس طرح کی ایک مرض ہے جو بہت سے ڈاکٹرز یا پیرامیڈیکس ڈرتے ہیں۔ قریب نہیں جاتے ہیں میریض اگر ان کو لگے تو میرے خیال میں اُن کیلئے بھی پرالیم ہو گا۔ صرف dialyses machine کا آج زیارت اس صاحب کہہ رہے ہیں میرے خیال میں پہلی دفعہ اس طرح کا case سامنے آیا ہے۔ یہ ہر patient کیلئے جیسا کا ہپاٹاٹس بی ہے ہپاٹاٹس سی ہے اُن کا الگ مشین اور اسٹاف ہوتے ہیں تو اس کو dialyses کی ضرورت ہے ہماری یہ کوشش ہے ہمیں کل پتہ چلا ہے۔ یہ کوشش ہے میں نے MSD کو بولا کہ آپ لوگوں فوری طور پر وہاں ایک کانگو و ایس کے میریضوں کیلئے ایک مشین الگ Install کریں۔ prevention kit کا مسئلہ نہیں ہے۔ مشین الگ Installation ہونا چاہئے اس کے لئے الگ کیونکہ باقی جو Installation ہے جو یونٹ ہے اُس کے ذریعے اگر کی جائے تو باقی انسانوں کیلئے بڑا خطرہ ہو جاتا ہے تو اس لئے وہاں پر پہلے سے install نہیں ہے۔ تو یہ

ہماری کوشش ہے جلد سے جلد اس مسئلے کو حل کریں پھر بھی مجھے پرسوں ڈاکٹر رعیہ ہائی صاحبہ اس لئے میں اس کو code کرتا ہے وہ چیز پر سن ہیں قائمہ کمیٹی کے ہم اکٹھے تھے۔ ان کو ایک سرجن ایک فزیشن کی ضرورت تھی اُس کے آرڈر میرے خیال میں آج ہو چکے ہیں۔ اور اگر نہیں ہوئے ہیں تو کل تک ہو جائیں گے۔ تاکہ تمام لوگوں کو سروہنzel جائیں۔ لیکن دنیا میں کہیں بھی آپ جاتے ہو۔ ایک تو فلور پر ہم بات کرتے ہیں چلوکوئی اخبار پڑھتا ہے ان چیزوں کو سمجھتا ہے۔ لیکن ہم دیہات میں جائے میرے خیال میں ہر ایم پی اے پر ہر Public representative کا فرض بتتا ہے۔ کہ ہمارے لوگ aware نہیں ہے۔ دنیا میں سب سے پہلے پیشکشی یا law یا prevention جو لوگ اپناتے ہیں وہ تمام خطرناک بیماریوں سے بچتے ہیں مصیبت یہ ہے کہ اگر آپ دیکھے جتنے refusal وہ پولیو کے بارے میں پولیو بھی اتنی خطرناک بیماری ہے لیکن ہمارے لوگوں کو awareness نہیں ہے اس لئے وہ refusal ہے ان کو گلوواائرس کا پتہ نہیں ہے کہ وہ کس طرح کے گوشت استعمال کریں گے کس سینز میں کریں گے یہ ساری چیزیں نہیں ہے میرے خیال میں اگر لا یو اسٹاک ڈیپارٹمنٹ ہو یا ہیاتھ ڈیپارٹمنٹ ہو ہم سب پر یہ فرض بتتا ہے کہ ہم لوگوں کو پہلے prevent کریں اُن کو protect کریں تاکہ اس طرح کے بیماریوں سے بچے بلکہ میرا بھی دعوت دوبارہ repeat کرتا ہوں۔ میرے لئے پارلیمنٹریں دوست اس ward کو visit کریں۔ بلکہ وہاں کی بیشی ہے۔ آپ لوگ اپنے ایم پی اے فنڈ سے مدد بھی کر سکتے ہیں اگر ہم بات کرتے ہیں۔ تو عملی صورت پر بھی تیار ہو جائے۔ کیونکہ باتیں اچھی کرنا یا اخباری بیان یا statement بنانا یہ اس طرح سے لوگوں کی زندگی نہیں بدلتی ہے۔ عملی صورت میں آپ لوگ سب کو دعوت دیتا ہوں۔ وہاں جن چیزوں کی کمی ہے آپ لوگوں کا فرض بتتا ہے۔ کہ پورے صوبے کا ایک Isolation ward ہے۔ اس کے لئے آپ لوگ مدد کریں۔

جناب قائم مقام اسپیکر:- شکریہ حمت صاحب۔ جی محترمہ

محترمہ شاہدہ رووف:- جناب اسپیکر مجھے ان کے نیک نیتی پر شک بھی نہیں ہے۔ لیکن ابھی وہ جو باتیں کر رہے تھے۔ کہ اخبار یہ وہ statement ہے۔ عام لوگوں تک اخبار جو پہنچتا ہے۔ اسی طرح میرے تک بھی پہنچتا ہے۔ اُس اخبار کے توسط میں صرف ایک question آپ سے یہ پوچھوں گی۔ کہ ہائیکورٹ کے نج جو ہیں۔ وہ اگر hospitals میں جا کے تنبیہ کر رہے ہیں۔ اور لوگوں کے حالات زار کا جو ہے وہ عندیہ دے رہے ہیں۔ لوگوں کو اسی اخبار کے through Health Minister کیا کہیں گے میں چاہوں گی کہ وہ اس پر ضرور وشنی ڈالیں گے۔ یعنی یہ دونوں contradict ہیں۔ ہم یہاں پر کھڑے ہو کر یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم عملی

12، اکتوبر 2015ء

11

بلوچستان صوبائی اسمبلی

اقدام کر رہے ہیں۔ اور ہائیکورٹ کا ایک نجج وہاں جا کر کہتا ہے کہ میں نے معطل کر دیا۔ میں نے تسلیم کر دی اس کے حالت زار ہے تو چاہوں گی کہ Minister of Health اور ہمارے Law Minister بھی۔
جناب قائم مقام اسپیکر:- محترمہ میرے خیال میں جو question ہے وہ محکمہ لا یوسٹاک سے متعلق ہے۔

ہے۔

منظور احمد خان کا کڑ:- Health Minister نے کہا کہ جو گوشت بازار میں فروخت ہوتا ہے۔ یا
بندہ گوشت استعمال کرتا ہے سینزن کے حوالے سے اس میں جو خاص کر ہمارے slaughterhouse
ذبح (ذبح خانہ) اُس پر کوئی Check and balance نہیں ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر:- یعنی کہ منسٹر لا یوسٹاک صحیح کام نہیں کر رہے ہیں۔

منظور احمد خان کا کڑ:- نہیں وہ دونوں بیٹھے ہوئے ہیں۔ لا یوسٹاک کے مشیر صاحب بھی بیٹھے
ہوئے ہیں۔ slaughterhouse کا ہونا یہ نہیں کہ ابھی ہم کہہ رہے ہیں۔ کہ slaughterhouse
بننے چاہئے یہ بنے ہوئے تھے اس میں کام چل رہا تھا اب ایسا ہے کہ جتنے بھی یہاں پر گائے کا گوشت فروخت
کرنے والے جتنے بھی قصاب ہیں۔ وہ اپنے دکان کے اندر ان کو ذبح کرتے ہیں۔ جو کہ وہاں کوئی متعلق محکمہ کا
کوئی ڈاکٹر نہیں ہوتا جبکہ طریقہ کار کے مطابق پہلے اُس جانور کو چیک کیا جاتا ہے۔ ذبح کرنے کے بعد اس پر
اسٹیپ لگایا جاتا ہے۔ تب لوگوں کو فروخت کیا جاتا ہے۔ تو میری اس ایوان سے یہی التجاء ہے کہ ہمارے جتنے
slaughterhouse ہیں۔ ہمارے صدیق مندوخیل صاحب جو سکرٹری لا یوسٹاک ہیں۔ اُس دن
انہوں نے بریفینگ دی۔۔۔

جناب قائم مقام اسپیکر:- ویسے تو concerned اس question سے نہیں ہے۔ لیکن یہ ہے کہ منسٹر
صاحب اس پر وزیر لا یوسٹاک۔ تمام مطلب جو ذبح ہوتے ہیں ان پر ہمارے محکمے کے اسٹیپ لگاتا ہے۔ رہا
بات یہ جو یہاں ذبح کرتے ہیں۔ slaughterhouse نہیں لے جاتے ہیں۔ وہ ذمہ داری کار پوریشن کی
ہے۔ وہ ہماری نہیں ہے، ہم نے اس کیلئے کہا بھی ہے یہ کار پوریشن والے اُن کو منع بھی کر سکتے ہیں۔ proper
جگہ ہے وہاں پر یہ لوگ لے جاسکتے ہیں۔ اور اس کو اسٹیپ با قاعدہ طور پر لگاتا ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ ایسے ذبح
کرتے ہیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر:- جی شکر یہ منسٹر لا یوسٹاک۔ زمرک خان صاحب اپنا سوال نمبر 212 دریافت
فرمائیں۔

12 اکتوبر 2015ء

12

بلوچستان صوبائی اسمبلی

انجینر زمرک خان اچنری۔ سوال نمبر 212۔

مشیر وزیر اعلیٰ برائے محکمہ لاپیو اسٹاک۔ جواب کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے

انجینر زمرک خان 212☆

کیا وزیر امور پرورش حیوانات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ کہکے محکمہ امور پرورش حیوانات کن کن مختلف ترقیاتی منصوبوں کے ذریعہ مال و مویشیوں کی تعداد میں اضافہ کرنے اور انہیں علاج و معالجہ کی بہت سہولیات فراہم کرنے کی غرض سے کون کون سے عملی اقدامات اٹھا رہی ہے۔ نیز محکمہ ہذا کی جانب سے مال و مویشی کو تیار کردہ خوراک کی فراہمی کے تقسیم کے طریقہ کار کی ضلع و تفصیل بھی جائے؟

وزیر امور پرورش حیوانات

محکمہ امور حیوانات و ترقیات بلوچستان کی جانب سے صوبہ میں مال و مویشیوں کی تعداد میں بڑھوتری اور بہتر علاج معاملہ کی سہولیات بہم پہنچانے کی غرض سے درج ذیل منصوبوں کا آغاز کیا گیا ہے۔

1. Provision of modern Health Equipment at six Veterinary

Hospitals in Balochistan .(On Going)

2. Awareness Programmes on Livestock Products & Disease(New)

اس کے علاوہ محکمہ کی طرف سے تیار شدہ خوراک کی فراہمی کے حوالے سے کوئی منصوبہ زیر عمل نہیں ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر:- جواب کو پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے اگر کوئی ضمنی ہے۔

انجینر زمرک خان اچنری۔ جناب اسپیکر قانون کے مطابق تین ضمنی سوال ہو سکتے ہیں آپ ہر سوال پر تین ضمنی سن لے۔

جناب قائم مقام اسپیکر:- آپ نے بہت important question کیا تھا۔

انجینر زمرک خان اچنری:- یہ پھر complete question نہیں ہوگا اسی question میں ہمارے اسمبلی اجلاس ختم ہوگا۔

جناب قائم مقام اسپیکر:- چلائیں گے مسئلہ نہیں کل تک۔

انجینر زمرک خان اچنری:- اچھا پھر ٹھیک ہے۔ اس میں میرا چھوٹا سا ضمنی ہے انہوں نے جواب دیا ہوا ہے۔ اس میں

Provision of modern health equipment at six Veterinary hospital in awareness programmes on going ، Balochistan(on going) کیا مطلب ہے۔ اور on going کیا مطلب ہے۔

بھی یہ بھی تک بلوجستان میں کوئی ایسے چیز مطلب اس سے پہلے کچھ بھی نہیں تھا۔ اس new بھی going on کا ذرا اگر منشہ صاحب مجھے سمجھائے کہ اس کا کیا مطلب ہے۔ جناب قائم مقام اسپیکر:- جی منشہ صاحب جی منشہ لا یوسٹاک۔

مشیر وزیر اعلیٰ مکمل امور پرورش حیوانات:- ہر ڈویژن ہیڈ کواٹر میں ہم لوگوں میں ایک awareness پیدا کر رہے ہیں۔ تاکہ وہ ان چیزوں کو اچھی طرح سمجھیں۔ اگر دوسرا کوئی ختمی سوال ہے

جناب قائم مقام اسپیکر:- محترمہ حسن بانو اپنی سوال نمبر 216 دریافت فرمائیں
محترمہ حسن بانور خشائی:- سوال نمبر 216
مشیر وزیر اعلیٰ مکمل امور پرورش حیوانات - جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
محترمہ حسن بانور خشائی 216☆ کیا وزیر امور پرورش حیوانات از را کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سابق دور حکومت میں صوبہ کے بے روزگار گریجویٹس کو روزگار فراہم کرنے کی غرض سے ویٹر زری ڈاکٹروں کی کل 1300 اسامیاں تخلیق کی گئی تھیں؟ نیز کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ اسامیوں میں سے 50 اسامیاں تاحال خالی پڑی ہوئی ہیں؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو ان 250 اسامیوں پر تعینات شدہ ویٹر زری ڈاکٹروں کے نام بمعہ ولدیت تعلیمی قابلیت اور لوکل روڈو میسائل کی تفصیل دی جائے۔ نیز باقی ماندہ 50 اسامیاں کب تک مشتہر کی جائیں گی تفصیل بھی دی جائے؟

وزیر امور پرورش حیوانات

(الف) جی ہا یہ درست ہے کہ سابق دور حکومت میں وزیر اعلیٰ بلوجستان نواب محمد اسماعیل خان ریسانی نے 2012 میں مکمل لا یوسٹاک اینڈ ڈیری ڈیلپمنٹ میں ویٹر زری ڈاکٹروں کی کل (300) تین سو اضافی آسامیوں کی منظوری دی تھی جس کے مطابق سال 2012-13 میں 100، 2013-14 میں 100 اور 2014-15 میں 100 آسامیوں پر بے روزگار ویٹر زری گریجویٹس کو تعینات کرنا تھا بعد میں اس اعلان کے مطابق سال 2012-13 میں مکمل کو 100 پوسٹیں دی گئی۔ بعد ازاں مکمل کے پاس پہلے سے موجود 56 پوسٹوں

12، اکتوبر 2015ء

14

بلوچستان صوبائی اسمبلی

کو 100 پوسٹوں سمیت پلک سروں کمیشن کو بھجوائی گئی جسکے لیے بے روزگار و یہ نری گریجویٹس نے درخواستیں جمع کرائیں اور ان میں 126 امیدوار کا میا ب قرار پا کرو یہ نری آفیسر مقرر ہوئے اس کے بعد بقايا پوسٹوں کی تشریف کے بعد 16 مزید و یہ نری ڈاکٹر بھرتی ہوئے۔ اس کے بعد 14-2013 میں ملکہ کو مزید آسامیاں نہیں ملیں جب کہ سال 15-2014 میں ملکہ ہذا کو 50 و یہ نری آفیسر زکی نئی پوسٹ میں ملی جو کہ پلک سروں کمیشن کو بھجوائی گئیں جو کہ کمیشن نے بقیہ رہ جانے والی آسامیوں کے ساتھ ملا کر ان کی تشریف کردی جنکی تعداد (94) چورانوے بنتی ہے۔

(ب) مذکورہ 300 اعلان شدہ آسامیوں میں سے اب تک 150 پوسٹ میں ملکہ کو دی گئی ہیں۔ جن میں سے اب تک تعینات ہونے والے 142 و یہ نری ڈاکٹروں کی فہرست نسلک ہیں۔ اور باقی ماندہ 150 پوسٹ میں جب ملکہ کو دی جائیں گی تو ان کو مشتہر کیا جائے گا۔

جناب قائم مقام اسپیکر:- جواب پڑھا ہو اتصور کیا جاتا ہے۔ اگر کوئی ضمنی ہے۔

حسن بانور خشانی:- جناب اسپیکر، اسپیکر باس میں سکول کے بیچے نظر آرہے ہیں اور کافی خوش نظر آرہے ہیں۔ میں ان کو welcome کرتی ہوں۔ یقیناً وہ یہاں visit کے لئے آئیں ہوں گے اور ہم اراکین آسمبلی ائمے سامنے اچھی اور بہترین کارکردگی کی کوشش کریں گے تاکہ ان کی visit ٹھیک جاسکے۔ سوال نمبر 216

جناب قائم مقام اسپیکر:- وہ پڑھا ہو اتصور کیا گیا ہے۔ supplementary ہے کوئی۔

حسن بانور خشانی:- جی جناب اسپیکر یہ جوانہوں نے list ادا ہے۔ اس میں اپنے ضلع کا دیکھ رہی ہوں ضلع چاغی کا اُس میں مجھے کوئی نام نظر نہیں آ رہا۔ جو 50 آسامیاں ہیں۔ اور ابھی تک اُس کو announce نہیں کی گئی ہے۔ ان کو کب تک announce کیا جائے گا۔ اور اس میں ہمارے ضلع چاغی کو شامل نہ کرنے کے کیا وجہات ہیں۔ اگر اس پچاس کو اس کے اندر شامل کر دیا جائے۔ تو جیسا پہلے جو دیگر اضلاع کو دیجئے گئے ہیں۔ اگر اس پچاس میں سے ہمارے ضلع کو اگر ڈبل دیا جائے۔ تاکہ ہمارے بے روزگاروں میں احساس محرومی کم ہو سکے۔

جناب قائم مقام اسپیکر:- شکریہ محترمہ۔ جی منظر صاحب۔

مشیر وزیر اعلیٰ ملکہ امور پرورش حیوانات:- تمام تفصیل جواب میں آچکا ہے۔ باقی جو پچاس ہے اُس کو بھی announce کریں گے جب پوسٹ میں مل جائیں گے۔

12، اکتوبر 2015ء

15

بلوچستان صوبائی اسمبلی

حسن بانور خشافی:- اس میں ضلع چاغی کا نام سرے سے اس میں شامل ہی نہیں ہے۔

مشیر وزیر اعلیٰ مکمل امور پرورش حیوانات :- ضلع چاغی کو بھی اس میں شامل کر دینے گے۔ یہ جو ہے تمام تفصیل ہے اور اس میں یہ لکھا ہوا ہے۔ کہ جو اسامیاں پُر ہوئی ہیں۔ وہ ہوئی ہیں اسکے بعد 150 پوٹھیں جب مکمل کو دی جائیں گے وہ بھی پُر کریں گے۔

حسن بانور خشافی:- جو پچاس باقی اسامیاں ہیں ان کو کب آپ تسلیم کریں گے۔ اور ضلع چاغی کو اس میں ڈبل کوٹھ دیا جائے۔ اس میں تھوڑی بہت نالج ہے اگر میں بتا دوں اس ٹائم میں منسٹر لائیواٹاک تھا۔ بابت لا الہ کی جگہ اس ٹائم 300 پوٹھیں create ہوئے تھے یہ پوٹھیں پلک سروس کمیشن میں جاتے ہیں جو نہی طباء یونیورسٹیوں سے فارغ ہو جاتے ہیں۔ پوٹھیں وہاں پہ ہر سال پلک سروس کمیشن میں آتے ہیں۔ اور وہاں پر جو بھی آتا ہے میرٹ کے بنیاد پر appoint ہو جاتے ہیں۔

مشیر وزیر اعلیٰ مکمل امور پرورش حیوانات :- میں اپنے سیکرٹری اور DG کو وہاں بھیجا ہوں۔

جناب قائم مقام اسپیکر:- یہ میرے خیال میں 2006ء کو سارے پوٹھیں آئیں تھے۔ اس میں 250 واقعی بھرتیاں ہو گئیں اور باقی پوٹھیں ابھی تک پڑے ہوئے ہیں۔ محترمہ میرے خیال میں یہ open merit ہے۔ پلک سروس کمیشن کا۔

حسن بانور خشافی:- ضلع چاغی کا نام کیوں شامل نہیں کیا گیا یہ جو پچاس پوٹھیں بچی ہیں ان میں سے آیا ہمیں یقین دہانی کروائے گے۔ آیا ہمیں ڈبل کوٹھ دینے گے۔ جیسا کہ وہ کہہ رہے ہیں کہ talent کے بنیاد پر ہے۔ میرا خیال ہے ہمارا صوبہ اتنا بھی نہیں گیا گزر انہیں کو وہاں سے دوچار نپے talented نکل آئے۔

جناب قائم مقام اسپیکر:- جی شکر یہ۔ میرے خیال میں یہ divisional wise quota ہے۔

مشیر وزیر اعلیٰ مکمل امور پرورش حیوانات :- یہ واضح ہے کہ پچاس ہم لوگ پلک سروس کمیشن کو بھیجا چکے ہیں۔ اگر اس سے بھی وہ مطمئن نہیں تو میں اپنا۔۔۔

جناب قائم مقام اسپیکر:- appointment کا طریقہ کارکیا ہے منسٹر صاحب۔

مشیر وزیر اعلیٰ مکمل امور پرورش حیوانات :- appointment پلک سروس کمیشن سے ہوتا ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر:- کیا ڈویژنل وائز کوٹھ ہے؟ یا open merit ہے۔

مشیر وزیر اعلیٰ مکمل امور پرورش حیوانات :- سارا open merit ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر:- یہ تو بلوچستان وائز open merit ہے۔ میرے خیال میں divisional

12 اکتوبر 2015ء

16

بلوچستان صوبائی اسمبلی

wise quota ہے۔

ڈاکٹر حامد خان اچکزئی:-

اگر open merit ہے پھر ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔ اور اگر District wise quota ہے۔ یا اگر district wise quota یہ ہے۔ تو نہ ان کا consider ہوا ہے۔ اور نہ قلعہ عبداللہ District consider ہوا ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر:- شکر یہ۔ کچھ میرٹ ہے اور کچھ divisional wise ہیں۔ میرے خیال میں۔

ڈاکٹر حامد خان اچکزئی:- یہ بابت لالہ تیاری کر کے آجائے۔ یادوں سیکرٹری صاحب بیٹھے ہیں۔ ان سے بریفنگ بھیج دیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر:- سیکرٹری صاحب کوئی چٹ مٹ بھیج دیں۔ طریقہ کار کیا ہے۔ اس میں میرے خیال ہے سیکرٹری صاحب آپ کو بریف کر لینے۔ وقفہ سوالات ختم۔

جناب قائم مقام اسپیکر:- وقفہ سوالات ختم۔

غلام دشمنی:- جناب اسپیکر صاحب وہ کوشش بہت کر رہے ہیں وہ بھیج کھینچ کے مطلب وہ چیز واضح نہیں ہو رہا ہے۔ اس میں جو پوٹیں ہوتی ہے ہمارا ڈسٹرکٹ نوٹکی چاغی اور قلعہ عبداللہ پیش کوئٹہ یہ ہمارا ڈویژن۔ ڈویژن کے اندر جو پوٹیں آ جاتی ہے جو محترمہ نے سوال کیا ہے۔ سوال کا مطلب یہ ہے کہ چاغی کا اس میں نام کیوں نہیں ہے۔ اس میں بابت لالا سے request ہے کہ ڈویژن میں جیسے میں نے ڈویژن کا جو قرارداد پیش کیا تھا اس میں ہمارا رونا بھی یہی تھا کہ کوئٹہ کے اندر ہوتے ہوئے ہم رہ جاتے ہیں اس وجہ سے ہمارا backward areas ہیں وہ پوٹیں ان تک نہیں پہنچتی ہیں بلکہ ایک پوسٹ اگر آ جائے نوٹکی یا چاغی بڑے ڈسٹرکٹ کو۔ اتنے بڑے ڈسٹرکٹ ہے شاید اس میں میرا خیال میں جناب اسپیکر صاحب ہمارے شیخ حضرات آ جاتے ہیں وہ مہینوں مہینوں جو ہے تھک جاتے ہیں پھر تے پھر تے شکار کرتے اتنے بڑے جو ہے ڈسٹرکٹ ہیں اس میں جو محترمہ کے بھی کہ وہ بابت لالا نے جو ہے بات کہا کہ open merit میں open merit کی سیٹیں نکلتی ہے لیکن جو ڈویژن میں چانچ سیٹ تین سیٹیں اس کو جو ہے kindly بابت لالا سے request ہے کہ کوئٹہ ڈویژن کی جو ہماری سیٹیں۔ کوئٹہ ڈویژن میں ہم سارے آ جاتے ہیں اس کو بڑھایا تاکہ جو ہمارا پسند نہ ہے ان کو chance مل جائے۔

جناب اسپیکر:- میرے خیال میں سب سے زیادہ کوئٹہ ڈویژن کی پوٹیں ہے۔ بھیج ہے۔ thank you

بادینی صاحب۔ سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

سیکرٹری اسمبلی:- میر جان محمد خان جمالی صاحب نے بھی مصروفیات کی بناء آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب قائم مقام اپسیکر:- آیا رخصت منظور کی جائے؟۔ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی:- جناب طاہر محمود خان صاحب نے ناسازی طبیعت کے باعث آج کے نشست سے رخصت منظور کرنے کی استدعا کی ہے۔

جناب قائم مقام اپسیکر:- آیا رخصت منظور کی جائے؟۔ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی:- میر عبدالکریم نوشیدوانی صاحب نے ناسازی طبیعت کے باعث آج کے نشست سے رخصت منظور کرنے کی استدعا کی ہے۔

جناب قائم مقام اپسیکر:- آیا رخصت منظور کی جائے؟۔ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی:- حاجی گل محمد دمڑ صاحب نے ناسازی طبیعت کے باعث آج کے نشست سے رخصت منظور کرنے کی استدعا کی ہے۔

جناب قائم مقام اپسیکر:- آیا رخصت منظور کی جائے؟۔ رخصت منظور ہوئی۔ میر عبدالماجد ابڑو، رکن، صوبائی اسمبلی اپنی تحریک اتحاقاً نمبر 1 پیش کریں۔

میر عبدالماجد ابڑو:- میں، میر عبدالماجد ابڑو تحریک اپنی تحریک کرتا ہوں کہ 24 ستمبر 2015ء کو کوئٹہ سے ڈریہ مراد جاتے ہوئے مچھ کے قریب رات ساڑھے نوبجے راکٹوں اور جدید اسلحہ سے شدید فائزگ کی گئی۔ جس سے میرے بُلٹ پُوف گاڑی کو شدید لعاصان پہنچا اور اسکواڈ میں شامل ایک گاڑی کو گولی لگنے سے ٹاٹر برست ہو گیا۔ اور گاڑی الٹ ہو گئی۔ جس سے میرے دو گارڈ شدید زخمی ہوئے۔ اس سے پیشتر بھی مچھ پر دو مرتبہ قاتلانہ حملہ ہو چکے ہیں۔ میں نے حکومتی نمائندوں اور اعلیٰ حکام کو باور کرایا۔ لیکن کوئی شناوائی نہیں ہوئی۔ اور نہ ہی صوبائی حکومت کی طرف سے مجھے کوئی سیکورٹی فراہم کی گئی۔ جس سے میر اتحاقاً مجروم ہوا۔ لہذا اسمبلی کی کارروائی کو روک کر اس فوری نوعیت کے مسئلے پر بحث کی جائے۔

جناب قائم مقام اپسیکر:- تحریک اتحاقاً نمبر 1 پیش ہوئی۔ اس کی feasibility پر بولیں۔

میر عبدالماجد ابڑو:- جناب اپسیکر! جیسے کہ آپ کو پتہ ہے کہ بلوچستان کے حالات کس طرف جا رہے ہیں۔ یہ اللہ کا شکر ہے کہ پہلے سے کافی بہتر ہوئی ہیں۔ لیکن ابھی بھی اتنے بہتر نہیں ہوئے ہیں کہ ہم

کہیں move کر سکیں اور جیسے کہ آپ کوپتہ ہے کہ بولان کا جو علاقہ ہے وہ اکثر وہاں پر ایسے واقعات پیش آتے ہیں اور پچھلے سال بھی ایسے کافی واقعات وہاں پر پیش آئے۔ جس سے کافی سارے ہمارے پنجاب سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو بھی نشانہ بنایا گیا۔ اور ہمارے لوکل سٹھ پر بھی کافی casualties ہوئیں۔ تو اسکو منظر رکھتے ہوئے، پہلے بھی ہم نے آگاہ کیا تھا حکومت کو کہ ہمیں proper-security دی جائے۔ لیکن اُسکے، جس طرح پچھلے سال ایک مجھ پر bomb blast بھی کیا گیا۔ لیکن اُسکے بعد بھی سی ایم صاحب سے بھی اور حکومت کے جو اعلیٰ حکام ہیں ان سے بھی یہی گزارش کی گئی تھی۔ اس کے بعد یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ تمام ایم پی ایزیا مسٹر زکو bullet-proof گاڑیاں دیں گے۔ لیکن ڈھائی سال حکومت کو ہونے کو ہیں لیکن ابھی تک ایسی کوئی بھی پیش رفت نہیں ہوا پائی۔ اور اس کے بعد بھی مجھ سمیت دیگر اراکین پر بھی ایسے حملے ہوتے رہے۔ لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمیں وہ proper security ایسے سمجھتے ہوں گے تو ہم اپنے اس طرح کے واقعات ہوتے رہیں گے تو آپ خود سمجھ سکتے ہیں کہ اگر ہم خود safe نہیں ہونگے۔ تو ہم اپنے علاقے یا عوام کیلئے کس طرح ان کی خدمت کر پائیں گے؟ تو یہ بہت ضروری ہے کہ ہمیں کم از کم ایسے سیکورٹی دی جائے یا تعداد بڑھائی جائے پولیس والوں کی، یا ایسے کمانڈوز دیے جائیں تاکہ وہ ہمارے ساتھ رہیں اور کر سکیں اور اپنے حلقة اور عوام کی بھرپور خدمت کر سکیں۔ تو یہی ہے کہ ایسا نہ ہو کہ کل کوئی نقصان ہو جائے۔ اس کے بعد ہم اُسکے ازالے کرتے پھریں۔ تو بہتر یہی ہے کہ اس سے پہلے ہم ایسے اقدامات کریں کہ جس سے خود کو safe کیا جاسکے۔ تو اس سلسلے میں میں نے یہ تحریک اسمبلی میں لایا ہے۔ جس پر بھیں چاہتا ہوں کہ اس پر بحث کی جائے۔

جناب قائم مقام اسپیکر:- جی شکریہ ماجد ابڑو صاحب۔ جی بادینی صاحب۔

حاجی غلام دشیر بادینی:- ماجد ابڑو امیرے خیال میں شاید آپ کے علم میں ہو گا اس سے پہلے بھی اس پر ہماری بحث کافی ہو چکی ہے۔ اور زیادہ تر ہمارے مسٹر صاحب ایم پی ایزیا مسٹر زک areas میں جاتے ہیں تو میرے خیال میں۔

ڈاکٹر شمع اسحاق بلوج:- جناب اسپیکر ایک بندہ جو ہے باہر کا outsider یہاں اندر تک آیا اور پھر اسے سیکورٹی والے لے گیا تو جناب اسپیکر صاحب اگر یہ اسمبلی کے اندر بیٹھے ہوئے تمام ارکان کی موجودگی میں۔ ابھی سیکورٹی والے نے ابھی نکال کے گیا تو جناب اسپیکر صاحب اگر یہ اندر جو ہم اسمبلی میں بیٹھے ہوئے ہیں

12 اکتوبر 2015ء

19

بلوچستان صوبائی اسمبلی

ہماری موجودگی میں squad کی موجودگی میں گارڈز کی موجودگی میں door keeper کی موجودگی میں یہ بندہ اندر آ جاتا ہے تو میں صحیح ہوں کہ یہ بہت بڑا ہم الیہ ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر:- سیکرٹری اس پروٹوٹ لیں۔ سیکورٹی بندوں کی وہ کریں کہ کیوں گیٹ پر کھڑے نہیں ہے اور بندے گھس جاتے ہیں۔ جی بادینی صاحب۔

غلام دشمن بادینی:- جناب اسپیکر صاحب اس افسوس ناک واقعے کی میں بھرپور ذمہ دار ہوں۔

جو میرا ماجدابڑو صاحب پر ہوتی اور اس کیلئے جناب اسپیکر صاحب پہلے بھی کافی چیختے چلاتے رہیں کہ سیکورٹی بڑھائی جائے۔ امن و امان کو جو حالات ہیں میں اس پر بالکل پہلے بھی کہہ چکا ہے اور ابھی بھی کہتا ہوں کہ کافی بہتری آچکی ہے لیکن جو روایتیں ہوتا ہے وہ ایم این ایز اور ایم پی ایز اس میں ٹارگٹ ہو جاتے ہیں اس میں چار بندے بھی یہ جاتے ہیں اور اگر چار ان کے بھی میرے خیال میں تنخواہ کیتے یہاں پر اسمبلیوں میں کوئی دس پندرہ منٹ کے speech کرنی پڑتی ہے کہ جی ہمارے ساتھ جو سیکورٹی والے ہیں ان کی تنخواہ بند ہے تو اس طرح میرے خیال میں جناب اسپیکر صاحب۔۔۔

جناب قائم مقام اسپیکر:- یہ میرے خیال میں پہلے بھی ہوم منٹر صاحب نے یقین دہانی کر دیا تھا۔ پوچھتے ہیں اس سے۔ وہ ابھی نہیں ہے۔ لا منٹر صاحب اگر۔۔۔

غلام دشمن بادینی:- میرا ماجدابڑو صاحب سے ایک نہیں دونہیں میرے خیال میں کوئی دو تین جو ہے اس طرح کے واقعات ہو چکے ہیں اور بار بار کہنے کے باوجود سیکورٹی نہیں دی جا رہی ہیں۔ اگر چار بندے دیدیا جائے۔ میرے خیال میں اگر ان کو بڑھایا جائے اس سے کوئی میرے خیال میں اتنا بہت بڑا بحران نہیں آیا گا۔ اتنے رزق لینے کے باوجود اپنے ایریا ز میں راتوں رات کے ٹائم نکلتے ہیں اور ان کو ٹارگٹ کیا جاتا ہے اور ان کی جو گاڑیوں کو نقصان پہنچا ہے وہ اپنی مدد آپ کے تحت جناب اسپیکر صاحب انہوں نے اپنی گاڑیاں بنائی۔ جو میرے خیال میں نقصان ہوا ہے مہربانی کر کے ہمارے لا منٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں ہمارے سی ایم صاحب نہیں ہے۔ کہ ان کے نقصانات کا اذالہ بھی کیا جائے۔ کوئی اپنے جو ہے طرف سے خرچ کر کے اپنی safety کیلئے لیکن پھر بھی وہ گاڑیاں جو ہیں نقصان میں چلی جاتی ہیں ایک تو اذالہ بھی ہوتا نہیں اور compensation وغیرہ ان کو جو ہے ملتا نہیں ہے اور اٹا جو ہے پھر بھی جو ہے وہ خوف کی جو ہے اس میں ہوتے ہیں۔ آپ سمجھتے ہیں کہ اپنے علاقے میں اس فضاء میں جاسکتے ہیں لوگوں میں مل سکتے ہیں کیونکہ ان کو یہی reaction کا میں نے آپ کو بتایا جو reaction ہے اس میں hit ہوتے ہیں اس طرح tension

12 اکتوبر 2015ء

بلوچستان صوبائی اسمبلی

20

عوامی نمائیندے ہیں۔ اس کے بھی آپ کوئی ایسا مستقل حل نکالیں۔ بار بار speech کرنا میرے خیال میں مناسب نہیں ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر:- شکریہ۔ جی سردار کھیتر ان صاحب۔

سردار عبدالرحمن کھیتر ان:- جناب اسپیکر صاحب گزارش یہ ہے کہ یہ مسئلہ اہم مسئلہ ہے۔ ایک ماجدابڑو کا مسئلہ نہیں ہے۔ ہمارے حضرت مولانا واسیع بیٹھے ہوئے ہیں ان پر حملہ ہوا۔ تو اللہ تعالیٰ کا کرم تھا اور واٹے کا کرم تھا پھر زمینی جو ہے وہ بلٹ پروف گاڑی کا کرم تھا کہ ان کی اللہ تعالیٰ نے جان محفوظ رکھی۔ اس کے بعد رحمت بلوچ پر ہوا۔ حاجی اسلام بمعہ فیملی کے اس پر ہوا۔ خالد لانگو پر ہوا۔ ایکشن میں ہمارے اوپر پانچ چھ جملے ہوئے۔ بارود پانچ دس بیس بیس ملور کھے۔ سردار رضاۓ برٹچ پر شہر کے اندر ہی ہوا۔ گزارش یہ ہے کہ بہت ہی اہم مسئلہ ہے۔ اس کو ہم پچھلی دفعہ بھی ہم نے گزارش کی تھی اس پر آپ custodian of the house آپ نے شاہد اس کو light لے لیا ہے بلکہ آپ پرسب سے بڑا ظلم تو آپ پر ہوا ہے جناب اسپیکر صاحب۔ اس سے بڑا ظلم تو ہم یہ 165 ایم پی ایز میں کسی پر نہیں ہوا ہے جو آپ پر ہوا ہے آپ کے گھر کا گھیرا و کر کے آپ کے گھر جلا دیے گئے آپ کے دیواریں جلا دی گئی آپ کا سامان جل گئے آپ کا سارا گاؤں جلا دیا گیا۔ تو مہربانی کر کے ہم اس بحث میں نہیں جاتے ہیں کہ جی اس موجودگی حکومت نے ڈھائی سال اپنے گزار لیے اور اس میں جو ہے نہ لاءِ اینڈ آرڈر کی situation کیا ہوئی ہے کیا نہیں۔ یہ ایک توجز لپیک کا مسئلہ ہے سیکورٹی کا وہ تو اپنی جگہ پر ہے۔ ہمیں منتخب کر کے بھیجا گیا ہے ہم نمائیندے ہیں تو ہم عدم تحفظ کا شکار ہیں۔ تو آگے عوام کی کیا صورتحال ہوگی جناب اسپیکر صاحب۔ ماجدابڑو کا مجھے پتہ ہے کہ وہاں پر کیا ہورہا تھا کتنی چوکیوں پر حملہ اس وقت شروع تھا جب یہ ماجدابڑو کا قافلہ گزرتا ہے۔ یہ معاملہ special کمیٹی کے حوالے کریں اور اس ایوان کی میرا خیال ہے treasury benches بھی اس کی حمایت کریں گے کہ ایک کمیٹی فارم کریں لا ٹنسٹر بیٹھا ہوا ہے اس کی سربراہی میں آپ کمیٹی form کریں اپوزیشن سے لیں ادھر سے لیں ہم ایک سفارشات بناتے ہیں اس کی مستقبل سفارشات بناتے ہیں کم از کم یہ جو آپ کے پارلینمنٹریز ہیں ان کو تو کچھ تحفظ حاصل ہو۔ تاکہ یہ کسی اور کسی بات کر سکیں تو اس میں جو سفارشات یہ اگلے اجلاس میں آپ کے خدمت میں پیش کریں گے اس پر آپ روئنگ دیں قرارداد کی صورت میں لاتے ہیں قرارداد کی صورت میں لا کیں قانون سازی کی صورت میں لاتے ہیں قانون سازی کی صورت میں لا کیں چاہے اس میں بلٹ پروف گاڑیاں ملتی ہیں۔ اسکوارڈ ملتا ہے پولیس ملتی ہے لیویز ملتی ہے بی سی ملتی ہے جو بھی اس کا طریقہ ہے تو kindly اس کو میری گزارش آپ سے ہے کہ اس کو

12 اکتوبر 2015ء

21

بلوچستان صوبائی اسمبلی

این اس کے لئے قانون سازی کرنا چاہتے ہیں آپ جو آپ بہتر سمجھتے ہیں لیکن
اس کے لئے کمیٹی آپ form کریں وہ اس پر سفارشات مرتب کریں ایک مہینے کے بعد
اجلاس ہوگا اس میں آجائے اور اس پر آپ مہربانی کر کے اس کا مستقل حل نکالیں، thank you very
much.

جناب قائم مقام اسپیکر:- جی شکر یہ سردار کھیڑت ان صاحب، لاءِ منظر صاحب۔۔۔

جناب اسپیکر نصر اللہ زیرے کے گھر پر بھی فائزگ ہوئی تھی مطلب تمام متاثر
ہیں اس میں۔

عبدالرحیم زیارت وال (وزیر قانون و پارلیمنٹی امور) :- جناب اسپیکر آپ کا شکر یہ جو تحریک استحقاق ابڑو
صاحب لے آئے ہیں ہم واقعتاً اس پر جو حملہ ہوا ہے ہم اس کی مذمت کرتے ہیں اور یہاں پر جو مسئلہ زیر بحث
ہے اور دوستوں نے جس پر بات کی وہ بنیادی طور پر سیکورٹی پر بات کی تحریک استحقاق اگر کسی نے ان کا مجروح کیا
ہے تو وہ مجرم قسم کے لوگ ہیں criminal قسم کے لوگ ہیں اور ان کے کیا دعوے ہیں ان کی جانب سے ہے
استحقاق اور چیز اور سیکورٹی مانگنا اور چیز ہے یہاں پر دوستوں نے ذکر کیا ہے کہ فلاں فلاں پر حملہ ہوا ہے اور سیکورٹی
کے حوالے سے جو ہم نے دینا تھا وہ ہم دے چکے ہیں اور اس کے علاوہ جن دوستوں کو اسے میں اسے ممبران کو نظر
صاحب کو further سیکورٹی چاہیے اس کی بھی ہم arrangement کرنے کے لئے تیار ہیں وہ ہم
کروادیں گے لیکن بنیادی طور ہم یہ conflict zone رہ رہے ہیں اور کیا صورتحال تھی اس سے میرا کوئی واسطہ
نہیں ہے آج صورتحال کیا ہے ہم کوشش کر رہے ہیں بہتری کی طرف جانے کے لئے لیکن راستے کی رکاوٹیں
حائل ہیں آپ بھی دیکھ رہے ہیں میں بھی دیکھ رہا ہوں اور اس کو کس طریقے سے عبور کر سکتے ہیں ہماری کوشش یہ
ہو گی کہ ہم اس کو عبور کر لیں ابھی بیچ میں دوسری باتیں ڈالنا اس کو ادھر سے اس کو ادھر سے جہاں تک تحریک
استحقاق کی بات ہے۔۔۔ مداخلت)۔

جناب قائم مقام اسپیکر:- زیارت وال صاحب میرے خیال میں اس میں پہلے بھی یہ question آیا تھا
کہ جو آپ لوگوں نے ہوم ڈیپارٹمنٹ نے دیئے ہیں ان کی تنخواہ بھی نہیں مل رہے ہیں جو سیکورٹی دی گئی ہے اور
جن کو زیادہ threat ہے۔

عبدالرحیم زیارت وال (وزیر قانون و پارلیمنٹی امور) :- اسپیکر صاحب جن کو زیادہ threat ہے آپ کی بات
درست ہے۔۔۔ مداخلت)۔ جناب قائم مقام اسپیکر:- انہوں نے بھی letter لکھے ہیں لیکن کوئی آگے سے

سنواتی نہیں ہے یہ تو بالکل صاف ہے۔۔۔

عبدالرحیم زیارتوال (وزیر قانون و پارلیمانی امور) :- ایسا نہیں ہے جو چار لوگ ہم نے مقرر کئے تھے وہ ہم نے دیئے ہیں اگر کسی کو نہیں ملے ہیں۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام اپیکر:- وہ چار ملے ہیں لیکن ان کی تنخواہ نہیں مل رہی ہے بھی دفعہ بھی اس میں لائے تھے کچھ لوگوں کا نہیں مل رہا ہے میرے خیال میں۔

عبدالرحیم زیارتوال (وزیر قانون و پارلیمانی امور) :- وہ تنخواہ ایسی ہے جناب اپیکر میں آپ کو بتاتا ہوں اس کی تنخواہ کا مسئلہ بنیادی طور پر یہ ہے کہ یہ باقاعدہ۔۔۔ (مداخلت)۔

جناب قائم مقام اپیکر:- ایک منٹ اس کو complete کرنے دیں پھر محترمہ آپ، جی۔۔۔

عبدالرحیم زیارتوال (وزیر قانون و پارلیمانی امور) :- جناب آپ بات کر لیں میں ابھی کھڑا ہوں فلور میرے پاس ہے بات بنیادی طور پر یہ ہے کہ یہ جو لوگ ہم نے لگائے ہیں لیویز کے طور پر چار چار لوگ دیئے ہیں ہر ایم پی اے کے اس پر اس کا مسئلہ بنیادی طور پر یہ ہے کہ بجٹ میں ان کی تنخواہ پاس نہیں ہے ہم ان کو ایڈشنسن تنخواہ اس میں مہینے ڈیڑھ کی وہ آ جاتی ہے۔ ایڈشنسن تنخواہ وہاں سے منظور کرواتے ہیں اور ان کو دیتے ہیں تو اس میں ایک lapses آگئے تھے۔ ہم نے اس کو وہ کر دیا ہے اب ایسا مسئلہ نہیں ہے البتہ اس کے باوجود جن دوستوں کو سیکورٹی کے حوالے سے خدشات ہیں اور وہ کیا چاہتے ہیں کیا مانگتے ہیں اور ہم کتنا ان کے ساتھ جا سکتے ہیں کر سکتے ہیں ہم کرنے کے لئے تیار ہیں جہاں تحریک استحقاق کی بات ہے تحریک استحقاق کے حوالے سے یہ تحریک استحقاق ہمارے حوالے سے یا کسی اس کے حوالے سے اس کا مجموعہ نہیں ہوا ہے آپ چاہتے ہیں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے کمیٹی بنی ہوئی ہے already اسٹینڈنگ کمیٹیاں بن گئی ہیں اور استحقاق کی کمیٹی کے حوالے کردینگے وہ اس کو دیکھ لیں گے کہ اس کے حوالے سے اس کا کتنا استحقاق مجرور ہوا ہے۔ ابڑو صاحب خود جا کے پیش ہو جائیں گے اپنی جو دستان ہے وہ ان کو بیان کر دینگے گورنمنٹ کے طور حکومت کے طور پر یار عایا کے طور پر ایسا کوئی آدمی نہیں ہے جنہوں نے دعوہ کیا ہو جملے کا اور جو لوگ دعوہ کر رہے ہیں حملہ کرنے کی وہ آپ کو بھی معلوم ہے ہمیں بھی معلوم ہے ان کے ساتھ گورنمنٹ کا رویہ کیا ہے کیا نہیں ہے وہ ہم سب کے سامنے ہیں کہ ہم اس طریقے سے جا رہے ہیں کس طریقے سے کر رہے ہیں تو مجھے اعتراض نہیں ہے کہ اگر اس استحقاق کو استحقاق کمیٹی کے حوالے کیا جائے اور رولر میں ہماری یہ ہے کہ چونکہ استحقاق کمیٹی کے پاس جو کچھ چلا جاتا ہے اس کو فوراً اس پر آنا چاہیے request میری یہ ہو گی آپ کے توسط کہ اس میں فوراً پھر میٹنگ ہو اور اس پر decision

بلوچستان صوبائی اسمبلی

فیصلہ آجائے کہ کیا recommend کرتے ہیں کمیٹی اور اسمبلی کا پھر فیصلہ ہو گا اس کو ہم آگے لے جائیں گے۔

جناب قائم مقام اپیکر:- اس میں گورنمنٹ کی پالیسی زیارت وال صاحب کیا ہے کہ وہ جو یہ کام کر رہے ہیں چادر چارڈ یا واری پاماں کر رہے ہیں حملے بھی کر رہے ہیں یہ آیا ہے شنگر دہیں یا ہم لوگ تو ابھی clear نہیں ہے اس چیز میں۔۔۔ مداخلت۔۔۔

(وزیر قانون و پارلیمانی امور):- ہم clear ہونے کے حوالے سے ہم واضح طور پر clear ہیں کوئی بھی شخص پورے صوبے میں کسی بھی صورت اور حالت میں جب ہم اپنے فورسز کے حوالے سے یہ کہہ رہے ہیں کہ rule of law ہو جو بھی شخص قانون کے بغیر یا قانون کو violate کرتے ہوئے کہیں پڑھی اگر وہ حملہ آور ہے اس کو ہم قانون کی زبان میں اس کو مجرم کہتے ہیں لیکن کچھ چیزیں ایسی ہیں کہ اس میں کچھ چیزیں دہشگردی کی اس میں آتے ہیں تو دہشگردی کی اپنی پھر defination ہے کہ ایک حملہ آور کسی بھی معاملے میں کسی کے ساتھ جس کا ہو حملہ آور ہو جاتا ہے اس کے لئے بھی قوانین موجود ہیں اور ایک آدمی خوف وہ راستا پھیلا کے آپ کو اپنے موافق سے ہٹانے کی جو کوشش کر رہا ہے چاہے آپ کی موافق سیاسی ہو سماجی ہو معاشری ہو اس سے بزور بندوق ہٹانے کی جو کوشش ہوگی وہ دہشگردی کے زمرے میں آتا ہے۔

جناب قائم مقام اپیکر:- تو یہ تو یہاں پر صاف صاف گھر بھی جلاتے ہیں بندوں کو بھی مارتے ہیں اور قبول بھی کر لیتے ہیں پھر بھی ہم کہتے ہیں ناراض ناراض۔۔۔

عبدالرحیم زیارت وال (وزیر قانون و پارلیمانی امور):- جو کہتا ہے ناراض، ناراض۔۔۔

جناب قائم مقام اپیکر:- یہ تو آج کے بعد کسی کو کہنا نہیں چاہیے جو دہشگردی کرتا ہے اور خود کہتا ہے میں نے کر لیا پھر ہم لوگ اس کو ناراض کہتے ہیں۔

(وزیر قانون و پارلیمانی امور):- جناب اپیکر ہم ایک ذمہ دار فلمور پر کھڑے ہیں ذمہ دار فلمور کے حوالے سے اگر کسی کو ایسی کوئی شکایت ہے تو میں بحثیت لاءِ منسٹر میری advise یہ ہے کہ قانون کا دروازہ کھلکھلائیں وہاں اپنی درخواست دیں کوئی بھی شخص بندوق کے زور پر کسی دوسرے شخص کی رائے اس کے نظریات اس کے انکار اس کی سوچ کو تبدیل کرنے یا اپنے راستے ہٹانے اور ان کے راستے پر لیجانے کے لئے جو بھی طریقہ استعمال کریگا وہ دہشگرد کہلانے گا اس پر رائے نہیں ہے نہ ہو سکتی ہے۔

جناب قائم مقام اپیکر:- جی شنگر یا لاءِ منسٹر صاحب، سردار سردار آپس میں مقابلہ ہے جو جیت جائے، جی مہربانی سردار صاحب کھڑے ہیں سردار صاحب کے بعد آپ آ جائیں۔ لاءِ منسٹر صاحب نے clear کر دیا

میں اسکی روشنگ نہیں دوں گا کیونکہ پہلے بھی یہ چیز آیا تھا اور اگر ان کہتے ہیں پھر اسمبلی کا استحقاق مجموع ہوتا۔ سردار عبدالرحمن کھیڑان:- نہیں نہیں میں اس میں جا رہا ہوں وہ بڑی اچھی بات ہے ان کی استحقاق کمیٹی کے پاس جا رہا استحقاق کمیٹی کے پاس اس میں آپ روشنگ دیدیں کہ اس میں فردا اپنے پارلیمنٹ کے نمبر ان کی تحفظ کے لئے آپ کی direction چلی جائیگی وہ اس کو بھی consider کر لینے۔

جناب قائم مقام اسپیکر:- نہیں استحقاق تو اس طرح بتتا ہے جیسے---

سردار عبدالرحمن کھیڑان:- yes استحقاق بن رہا ہے استحقاق کیسے نہیں بن رہا ہے جب ان پر پہلا حملہ ہوا انہوں نے گورنمنٹ کو کہا application دی کہ جی مجھے سیکورٹی دیں۔ وہ اپنے گھر کو عید پر جا رہا ہے اس پر حملہ ہو رہا ہے اس سے پوچھ لیں کہ کیا سیکورٹی، ریسمی زیارت وال میں اس میں نہیں جا رہا ہوں وہ آپ استحقاق کمیٹی کے حوالے کریں مجھے اعتراض نہیں میں یہ دہشتگردی پر جو point out آپ نے point out آپ کے لوں گا گزارش یہ ہے کہ ایک عجیب پالیسی ہے اب میں اپنے علاقہ کا مثال دیتا ہوں کہ میرے بیکٹ چیک پوسٹ پر سروںگ تحریکیں دارنا کہ لگا کے کھڑا ہے۔ یہ دہشت گرد آئے اس نے روکنے کی کوشش کی اس کو اسی جگہ پر شہید کر دیا گیا لیویز والے اس کے شہید ہوئے وہاں پر ایک pickup آرہی تھی جس میں پنجاب کے ٹیچر چھٹی پر جا رہے تھے ان کو شہید کر دیا گیا آج کی میں بات نہیں کر رہا ہوں۔ میں پرانی بات کر رہا ہوں وہ بھگوڑے یہاں سے بھاگ کے دہشتگردی کر کے افغانستان گئے چند دن پہلے ان کو بڑے باعزت طریقے سے ناراض بلوج کی صورت میں جیسے آپ نے فرمایا ان کو یہاں پر لا یا گیا ان سے پر لیں کافیں کرامی گئی کہ بندوق ہے کلاشنکوف اٹھا کے رکھ دیتے ہیں اس کے قدموں کہ جی اس نے جو ہے تھیار ڈال دیئے اور اس وقت اس کو ہر سہولت دیکے کراچی میں settle کیا گیا جناب اسپیکر صاحب میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ جو تحریکیں دار شہید ہوا ہے اس کی بیوہ کہاں جائے اس کے بچے کہاں جائے جو لیویز والے شہید ہوئے ہیں ان کے بچے کہاں جائے وہ تو اس کو ناراض کی صورت میں دہشتگرد تو نہیں ہے وہ، وہ اب ناراض بلوج تھا سرچار تھا آزاد بلوجستان بنارہا تھا وہ اس نے آزادی حاصل کری۔ آگیا ہے ادھران کا کیا آزالہ ہے آپ کے پاس جن کے گھر بر باد ہو گئے جس گھر کا ایک سربراہ مارا جائے اس گھر پر کیا گزر تی ہے یہ کوئی پالیسی جناب اسپیکر صاحب کہ میں پونے دو سال سے جیل میں بیٹھا ہوں کہ جی پولیس والے کو دو تھپڑ مارے ہیں میرے ساتھ تو مذاکرات کوئی نہیں کرتا ہے کہ پولیس والے کو اول تو میں نے مارے نہیں سیاسی کیس میرے اوپر بنائے گئے میرے ساتھ کوئی بات کرنے کو تیار نہیں جنہوں نے پچاس پچاس سو، سو آدمی دو، دو سو آدمی پانچ، پانچ سو آدمی قتل کئے ہوئے ہیں وہ ناراض ہیں ان کی تیسیں بھی بن

رہی ہیں لندن بھی جا رہے ہیں آپ افغانستان بھی جا رہے ہیں آپ سوئز رلینڈ بھی جا رہے ہیں یہ کوئی پالیسی ہے اگر لاء کی بات ہے یہی آرپی سی ہم نے پڑھی ہے یہی پیسی ہم نے پڑھی ہے یہ مگر یہ ہم نے پڑھے ہیں یہ کوئی پالسی ہے کہ آپ ان دہشتگردوں کو واپس لا کے آباد کر رہے ہیں آپ بیس ہزار سے لیکر دوا کھروپے پانچ لاکھ روپے پندرہ لاکھ روپے آپ اس کو انعام دے رہے ہیں جی شباب اچھا آپ نے لوگوں کام کیا آپ کے گھر جلانے میرے اوپر حملہ ہوئے تحصیلدار مارے گئے forces کے آری کے sitting آفیسر مارے گئے الیف سی کے بندے شہید ہوئے خبر خیریت ہے جناب میں بھی کل چھاس بندے مار کے پہاڑ پر جا کے بیٹھ جاتا ہوں ناراض ہیں اس کو نیچ پہاڑ سے اتارا اور مجھے مراعات دو یا اس کو kindly clear کریں جناب اسپیکر صاحب آپ کی رولنگ مجھے چاہیے ہم کہتے ہیں وہ دہشتگرد ہیں ہم کہتے ہیں وہ دہشتگرد ہیں آپ اپنی رولنگ دیں کے یہ دہشتگرد ہیں اور انہوں نے جن کو قتل کئے ہیں ہم قبائلی طور پر ان کو معاف نہیں کریں گے وہ ہمارے علاقے میں آئیں گے ہم بدلہ لینے تو یہ دہشتگرد ہیں جناب اسپیکر صاحب۔۔۔

جناب قائم مقام اسپیکر: جی شکر یہ سردار صاحب، جی عاصم کر دیلو صاحب، میر عاصم کر دیلو صاحب۔
میر محمد عاصم کردا: جو تحریک اتحاق جو ہمارے میر ماجد صاحب نے پیش کی ہے میں اس کی حمایت کرتا ہوں اسپیکر صاحب اس سے پہلے بھی آپ کو یاد ہو گا یہ ائر پورٹ جا رہے تھے کہ ایک ریبوٹ کنٹرول بم سے اس پر attack کیا گیا اس سے پہلے بھی ایکیشن میں اس پر attack کیا گیا جب یہ attack ہوا ریبوٹ کنٹرول کا اس کے بعد ماجد صاحب بھی تھے ہمارے پارلیمانی لیڈر بھی تھے ہم گئے سی ایم کے پاس کہ اسے threat security چاہیے۔ اس نے ہمارے لوگوں کے ساتھ promise بھی کی کہ ہم اس کو سیکورٹی دینے مگر جب میں نے پتہ کیا اس کے بعد بھی میں نے سی ایم سے بات کی کہ انہیں جو آپ نے وعدہ کیا تھا عدو کے باوجود اس کو سیکورٹی نہیں دیا گیا اس کے چارہی سپاہی تھے جو بیچارے اس کے گاڑی وہاں پر حادثے کے بعد اٹا ہوا وہ ایک پول کے نیچے انہوں نے تقریباً آدھے گھنٹے تک ان پر فائرنگ کی اسپیکر صاحب ہماری خواہش ہے کہ بلوچستان ایک پر امن جیسے پہلے صوبہ تھا اور آئندہ بھی اس طریقے سے پر امن رہیں۔ ابھی اسپیکر دیکھیں میر اپنا ڈسٹرکٹ وہاں پر ایک ڈی سی تھا جو وہاں سے تبدیل کیا گیا۔ اس سے پہلے کافی وہاں کے حالات خراب تھے جب ڈپٹی کمشنر آئے انہوں نے سارے kidnapping چوری واردات ڈکیتی اور جو پہاڑ سے attack کرتے تھے پہاڑ سے ان ساروں کو ختم کیا گیا۔ اس کے بعد سے تبدیل کیا گیا اس کے بعد ایک اور ڈپٹی کمشنر بھیجا گیا تو

بلوچستان صوبائی اسمبلی

اس سے بھی کچھ حالات ٹھیک تھے۔ جو بھی ایڈنٹریشن کو وہاں پر کھا گیا ہے اب ابھی اخباروں میں دیکھیں ایک دن میں ڈھاڑر میں چارچار، پانچ پانچ گھروں میں ڈیکتی ہو رہی ہیں kidnapping پھر شروع ہوا ابھی اسپیکر صاحب میں نے سی ایم کو بھی بتایا ہے آج سے چھ مہنے پہلے بھی آپ کے چیف سیکرٹری کو بھی بتایا ہے آپ کے آئی جی پولیس کو بتایا ہمارے ڈسٹرکٹ میں ابھی چھ مہنے سے ڈی پی انہیں ہیں وہ سارداں سوتا ہے اور یہ جتنے بھی واردات ہیں یہ ابھی شروع ہو گئے ہیں اس کے علاوہ جو میر ماجد پر kidnapping ہوا تقریباً اسپیکر صاحب دو سال ہونے کو ہیں کوئی وہاں ایف آئی آر درج نہیں ہوا تھا نہ kidnapping کا وغیرہ ابھی وہ آہستہ آہستہ شروع ہو گئے ہیں یعنی سی ایم کو بھی کہا کہ آپ بھی امن چاہتے ہیں PM بھی چاہتے ہیں جو active administration ہے اسی کو آپ رکھیں یہ تو ایسا ہے اسپیکر صاحب وہ گھر میں سوتے ہیں کوئی واردات ہوتا ہے وہ نکلتے ہی نہیں ہیں کسی مجرم کے پیچھے کے جاتے ہی نہیں ہیں کوئی ملزم گرفتار ہی نہیں ہوتا ہے آپ کی توسط سے میری ہی request ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر:- جی وہ Home minister اور میرے خیال میں chief

minister نہیں ہیں جی شکر یہ میر عاصم کر گیلو صاحب جی زیارت وال صاحب۔

جناب عبدالرحیم زیارت وال ایڈ ووکیٹ (وزیر قانون و پارلیمانی امور):- شکر یہ جناب اسپیکر ایڈ وو صاحب کے کیس میں وزیر اعلیٰ صاحب نے ہوم منٹر کو ہدایت کی تھی آپ summary بنا کر بھجوائیں اور اس سلسلے میں کیا کچھ کر سکتے ہیں میں صرف آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں وہ بھی Procees ہے باقی میں نے آپ کو کہہ دیا استحقاق کے حوالے سے۔ اگر آپ کمیٹی کے حوالے کر دینگے تو بھی ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن اسکا سفارشات جو بھی ہوں گے اس کے جلدی ہونا چاہیے جلدی آنا چاہیے۔

جناب قائم مقام اسپیکر:- جی شکر یہ جی محترمہ میرے خیال میں فلم محترمہ کو دے دیتے ہیں بہت غصے

میں ہے پھر آپ کے طرف آ جاتے ہیں سردار صاحب۔ آپ ویسے بھی صبر و تحمل رکھتے ہیں جی حسن بانو صاحبہ۔

محترمہ حسن بانو خشافی:- جناب اسپیکر صاحب بات یہاں پر ہو رہی تھی ہمارے محافظوں کی۔ تو یہاں

میں آپ کے علم میں لانا چاہوں کہ یہاں جو ہے نال بعض ایسے لوگ ہیں جن کو چارچار نہیں بلکہ دو دو محافظہ دیئے گئے ہیں اور دو تم یہ ہے کہ ان کی تاخواں ہوں میں ہم اضافے کی کوشش کریں ساڑھے 17 ہزار روپے انھیں مل رہے

تھے ایک تو ان کو دو دو مہینے late تاخواں میں ملتی ہیں اور دو تم ان کی یہ بات ہے کہ پچھلے ماہ سے ان کی تاخواں ایک ایک

ہزار روپے کم کر دی گئی ہیں تو یہاں آپ کی توسط سے۔

12 اکتوبر 2015ء

27

بلوچستان صوبائی اسمبلی

جناب قائم مقام اسپیکر:- Concerned minister

بڑھانے کی میرے خیال میں کوئی۔

محترمہ حسن بانورخثانی:- میں زیارت وال صاحب سے چاہوں گی کہ آپ اس مناسنے کو واٹھائیں ان کی تنخواہ۔

جناب عبدالرحیم زیارت وال ایڈو وکیٹ (وزیر قانون و پارلیمانی امور)۔ ہم وہ کر رہے ہیں اگر ان کو دو ملیں ہیں دو

نہیں ملیں ہیں تو ہم دینے کے لیے تیار ہیں ہمیں دے دیں رپورٹ جن کے بارے میں۔

حسن بانورخثانی۔ اور ان کے تنخواہیں جو ہیں ناں۔

(وزیر قانون و پارلیمانی امور)۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ وہ کہیں رہی ہیں کہ تنخواہیں ان کی کم ہیں چونکہ یہ

ایڈھاک Basis پر ہیں 16-17 ہزار روپیہ ان کو دیا جا رہا ہے اب اس کے علاوہ کیا کیا جاستا ہے اس پر ہم

سوچیں گے۔

محترمہ حسن بانورخثانی:- بلکہ پچھلے مہینے سے جناب اسپیکر کم کر دی گئی ہیں ہزار روپیہ انھیں کم کر دی گئی

ہیں ان کی تنخواہیں۔ پچھلے ماہ سے ان کی کم کر دی گئی ہیں تو late date رہے تھے ہم چار ہے تھے کہ ہم ان کی

تنخواہیں بڑھائیں کم از کم 20 تک touch کر جائے ان کے لیے کچھ بن سکیں اور وہ اثنان کی تنخواہوں میں کمی

کر دی گئی ہیں۔ اگر آپ کی توسط سے گورنمنٹ کی طرف سے یہ یہاں چلی جائے اور ان کی تنخواہوں میں

اضافے کی بات کی جائے تو زیادہ مہربانی ہوگی Thank you۔

جناب قائم مقام اسپیکر:- جی شکریہ، جی سردار بڑھیج صاحب۔

سردار رضا محمد بڑھیج (مشیر تعلیم)۔

سردار بڑھیج صاحب کے بعد پھر چلو سردار صاحب آپ دل بڑا کر

یں۔

محترمہ سپوزمی اچکزئی:- جناب اسپیکر صاحب میں کہنا یہ چارہی ہوں کہ استحقاق مجروح ہونے کی بات

ہو رہی ہے جناب اسپیکر مجھے چار گارڈ میں سے ایک بھی نہیں ملا ہے آج بھی میں قلعہ عبد اللہ سے Travel

کر کے اکیلی آئی ہوں اس سے پہلے بھی میں۔

جناب قائم مقام اسپیکر:- آپ نے دوبارہ ہوم ڈیپارٹمنٹ سے۔

محترمہ سپوزمی اچکزئی۔ ہوم ڈیپارٹمنٹ سے نہیں میں نے۔

جناب قائم مقام اسپیکر:- وہ کیا کہتا ہے کہاں ہے آپ کی۔

محترمہ سپوزمی اچکزئی۔ یا آپ کے ذریعے میں معلوم کرنا چاہی ہوں جناب اسپیکر۔

جناب قائم مقام اسپیکر:-

آپ کے Through میں معلوم کرنا چاہتے ہوں۔

چلواس کو بھی دیکھتے ہیں۔

مجھے کوئی آج مجھے Travel کیلی کرنا پڑتا ہے صرف ایک ڈرائیور کے

ساتھ۔

جناب قائم مقام اسپیکر:-

تو اس کا please میں آپ کے Through میں۔

اس کو ہم انشاء اللہ لیتے ہیں Take-up کر لیتے ہیں لیکن آپ کے منشی بھی

(وزیر قانون و پارلیمانی امور) جن جن کے پاس نہیں ہیں وہ Kindly اپنام دے دیں میں ہوم منشی کو دے

دوسرا گاواہ ان کے آرڈر کروادیں گے ایک چیز طے ہوا ہے اس میں دورائے نہیں ہے نہ اس میں دو فیصلے ہیں جن کو

نام خود دیں گے۔ جو ان کو چاہیے محترمہ کو حسن بانو صاحب کو اور محترمہ سپوز می صاحب کو جو ان کو چاہیے وہ اپنے نام دے

دیں چارنام دے دیں ہم ان کو دے دیں گے۔

ڈاکٹر شمع اسحاق بلوج:- جناب اسپیکر صاحب پہلے تو آپ اس شخص کا پتہ کریں کہ وہ شخص کون تھا۔

وہ شخص میرے خیال میں ڈاکٹر حامد صاحب کا مہمان تھا وہ غلطی سے آگیا وہ

ہمارے حاجی صاحب کے لیے کوئی ٹوپی موبی لا یا تھا۔

ڈاکٹر شمع اسحاق بلوج:- جناب اسپیکر صاحب اگر آپ اس طرح کے غلطیاں ہونے دیں گے تو اس

سے بیہاں تباہی بھی ہو سکتی ہیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر:- وہ بس غلطی سے آگیا اس پر وہ کر رہے ہیں۔

محترمہ ڈاکٹر رقیہ سعید ہاشمی:- جناب اسپیکر صاحب اس طرح کے بالکل غلطی نہیں ہونے چاہیے کیونکہ جو

آپ کے گارڈ اسیبلی کے گیٹ پر کھڑے ہیں اور یہ ایک Sensitive علاقہ ہے اگر غلطی سے مہمان نوازی ہو

خنثے تھائے ہوں تو ہم لوگ کہاں جائے پھر ہمارے بھی گارڈ کو گارڈ جاری کرو۔

جناب قائم مقام اسپیکر:- اس کے لیے میں نے سیکرٹری صاحب کو کہہ دیا کہ وہ اپنے دروازوں پر ان کے

محافظ ہیں ان کو دیکھ لیں جی۔

ڈاکٹر شمع اسحاق بلوج:- جناب اسپیکر صاحب جس طرح کے محترمہ سپوز می اچکزی نے بات کی کہ قلعہ

عبداللہ اور آپ خود آپ کو بھی پتہ ہے کہ قلعہ عبداللہ جو ہے، بہت Sensitive ایریا ہے باقی ایریوں میں سے تو میں یہ صحیتی ہوں کہ اگر ایک خاتون اکیلی بغیر گارڈ کے۔

جناب قائم مقام اسپیکر:- وہ Law minister صاحب نے کہہ دیا ہے کہ جس کے پاس نہیں ہے ہمیں کہہ دیں ہم اس کو دے دیں گے Thank you ڈاکٹر صاحب جی سردار بروجی صاحب۔ نہیں سردار صاحب بہت ہی نرم اور اچھے انسان ہے اس طرح ناراض نہیں ہو جاتے ہیں۔

جناب سردار رضا محمد بروجی (مشیر تعلیم) :- Thank you جناب اسپیکر میرے خیال میں یہاں استحقاق کی تحریک میں نے ایک چھوٹی جیسی وضاحت کرنی تھی کہ ہمارے منشیر صاحب جان جب سے لیکشن میں آئے ہیں اس سے پہلے ان لوگوں پر بھی حملے نہیں ہوئے یا اگر ہوئے ہیں تو شاز و نادر کھلی کسی پر حملے ہوا ہو۔ مجھے نہیں معلوم کہ یہ حملے کس لیے ہوتے رہے ہیں اور کس کی کسی کی ساتھ دشمنی تھی اگر میری اپنی ذاتی حیثیت کو دیکھا جائے تو میری کسی کی ساتھ نہ دشمنی ہے نہ کوئی Political problem۔ البتہ لیکشن میں آنے کے بعد سیٹ جیتنے کے بعد اسمبلی میں آنے کے بعد یہ جتنے بھی حملے کسی پر ہوئے ہیں یہ گن گن کر اور دیکھ دیکھ انھیں ٹارگٹ کیے ہیں تو حکومت نے میرے خیال میں اس چیز کو محسوس کیا اور اس کے بعد انہوں نے وعدہ کیا کہ جب بھی ہمارے ممبران صاحب چاہیں گے ہم ان کو Bullet proof گاڑیاں دیں گے اور ان کو Proper security دیں گے لیکن اڑھائی سال گزرنے کے باوجود بھی ابھی تک کسی کو سیکورٹی کا صحیح انتظام نہیں دیا گیا ہے نہ Bullet proof گاڑیاں دی گئی ہیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر:- بالکل یہ بہت۔

سردار رضا محمد بروجی (مشیر تعلیم) :- ہماری کسی کے ساتھ ذاتی نہیں ہے لیکن یہاں اسمبلی میں آ کر Public representation کے اس کو ختم کرنے کے لیے ہم لوگ آئے ہوئے ہیں کہ ہم کام کریں لیکن اس کے لیے ہمیں ایک Threat ہے تو میں آپ سے اس تحریک کے ساتھ یہ بھی شامل کر لیں کہ یہ سیکورٹی کا مسئلہ چونکہ اسمبلی کے طرف سے یا representation کی وجہ سے ہوا ہے اس کو شامل کیا جائے مہربانی۔

جناب قائم مقام اسپیکر:- جی شکر یہ سردار صاحب ایک تو یہ ہے کہ آپ نے جو point لیا کہ جب ہم ایم پی اے بنے ہیں ہمارے اوپر حملہ ہو رہا ہے یہ تو واضح انہوں نے کہہ دیا ہے کہ بھائی آپ لیکشن نہیں اڑیں دہشت گرد جتنے پارٹیاں تھے انہوں نے کہہ دیا نہیں اڑیں آپ نے لیکشن اڑیں اور پاکستان کا جہنڈا آپ لوگوں نے اٹھایا ہے تو لازمی وہ حملے تو کریں گے لیکن یہ ہے کہ ہمیں چاہیں کہ دہشت گرد کو دہشت گرد کی

Threat کریں جی۔

جناب عبدالرحیم زیارت وال ایڈوکیٹ (وزیر قانون و پارلیمانی امور) :- سردار صاحب جو point of order پر یا جونٹھ انہوں نے Raise کیا ہے وہ بنیادی طور پر آج ہم ایس اینڈ جی اے ڈی منٹر کے ساتھ ایس اینڈ جی اے ڈی سیکرٹری کے ساتھ میں ذاتی طور پر ہم گئے تھے مجیب صاحب بھی بعد میں آگئے تھے مجیب صاحب بھی ساتھ تھے ہم نے انکے Tackle کیا ہے کہ واقعتاً اڑھائی سال ہو گئے ہیں۔

جناب قائم مقام اپیکر:- اڑھائی سال بہت زیادہ ہیں میرے خیال میں۔ ایک گاڑی Purchase کرنا یا بلٹ پروف کرنا۔

(وزیر قانون و پارلیمانی امور) :- Purchase کرنا یا اس کی منظوری پھر ایک مرتبہ اس کی منظوری انہوں نے دے دی تھی وزیر اعلیٰ صاحب نے۔ اور انہوں نے ایس اینڈ جی اے ڈی والوں نے 6 گاڑیاں خریدی وہ بوجھاٹھانے کے قبل تھی ہی نہیں میں اس کا نام نہیں جانتا۔

جناب قائم مقام اپیکر:- پرچو ہے یا۔
(وزیر قانون و پارلیمانی امور) :- پرچو پتہ نہیں کیا نام ہے کوئی ایسا اچھا سانا م ہے میں نہیں جانتا ہوں

جناب قائم مقام اپیکر:- وہ وہاں پر پیسے ضائع کرنے والی بات تھی۔

(وزیر قانون و پارلیمانی امور) :- وہ بوجھاٹھانے کی قبل نہیں تھی میں نے پہلے دن ان کو کہا کہ آپ لوگوں نے غلط کیا ہے۔

جناب نصراللہ خان زیرے:- جناب اپیکر صاحب۔

جناب قائم مقام اپیکر:- جی آپ کی پارلیمانی لیڈر صاحب کھڑے ہیں میرے خیال میں وہ بات ختم کر دیں پھر۔

جناب نصراللہ خان زیرے:- جو مائیک سسٹم ہے آپ یقین کریں کہ ہم یہاں پر ہمارے جتنے بھی ممبران صاحبان تشریف فرمائیں میں تو ذاتی طور پر کسی کا بات مجھے سمجھ نہیں آ رہی مائیک اتنا Slow ہے زیارت وال صاحب کی ایک بات بھی مجھے سمجھ نہیں آ رہی ہیں سردار بڑی تھ صاحب نے بات کی کم از کم اسکو آپ ٹھیک کر دیں یہ سسٹم بڑا Week System ہے۔ دیکھو سر Mr. Speaker you are the custodian of house یا آپ کی ذمہ داری بن رہی ہے کہ کم از کم اس اسembly کا اس کا سسٹم آپ ٹھیک کرو دیں بڑی مہربانی

12 اکتوبر 2015ء

بلوچستان صوبائی اسمبلی

31

جناب قائم مقام اسپیکر:- دیکھو انہا محترم زیرے صاحب آپ جو بات کر رہے ہیں سب سن رہے ہیں اس کا مطلب مائیک میں مسئلہ نہیں ہے مسئلہ ہمارے۔ لیکن یہ ہے اس کے لیے summary بنا کر ہم نے دے دیا ہے وزیر اعلیٰ صاحب کو لیکن ابھی تک اس پر نہیں ہوا ہے۔ زیرے صاحب اس میں میرے خیال میں کل سروے بھی ہوا ہے اور Summary put up ہوا تھا کافی عرصے سے کیونکہ کاغذی کارروائی ہو گئی پھر Complete ہو گا۔ آئندہ آپ کو نیا مائیک دے دیں گے۔ زیارت وال صاحب میرا خیال ہے کہیں پھر اس طرح پوزیشن Complete کریں۔

(وزیر قانون و پارلیمانی امور):۔ جناب اسپیکر میں گزارش یہ کہ رہا تھا کہ آج۔

جناب قائم مقام اسپیکر:- جی۔

ڈاکٹر حامد خان اچکزئی (وزیر بی ڈی اے):۔ جناب اسپیکر صاحب اسپیکر تو میرے گلے میں ڈال دیتا تھا کہ ڈاکٹر حامد کی بات سنائی نہیں دے رہی ہے ابھی شکر ہے سب کو یہ Confuse کیا ہے کہ کسی کی سمجھنے نہیں آ رہی ہیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر:- آج تو شکر ہے آپ کی بات تو آ رہی ہے۔

(وزیر بی ڈی اے):۔ آپ کس کے گلے میں ڈال لیں گے اس کو۔

جناب قائم مقام اسپیکر:- جی شکر یہ سردار صاحب آپ غلط مائیک کے ساتھ کھڑے ہیں۔

(وزیر قانون و پارلیمانی امور):۔ جناب اسپیکر سردار صاحب اپنے مائیک پر نہیں ہیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر:- سردار صاحب تو غلط مائیک۔ آپ اتنے سینئر ہو کر اپنے Chair پر نہیں ہیں اور بات کر رہے ہیں۔ جی۔

(وزیر قانون و پارلیمانی امور):۔ نہیں اس طریقے سے نہیں ہے، بہر حال تو جناب اسپیکر مسئلہ بنیادی طور پر یہ ہے آج بھی منسٹر صاحب کے ساتھ نواب شاہو ای صاحب کے ساتھ میں ذاتی طور پر گیا تھا ان کے پاس اور ان کو صرف یہی کہا کہ یہ summary آپ بنائیں، ہم سائن کروادیں گے جن کو ہم دے سکتے ہیں وہ ہم ان کو دے دیں گے باقی جو سیکورٹی کے حوالے سے مسائل ہیں جن دوستوں کے ہیں جن کے لوگ نہیں ملیں ہیں یا ابھی تک نہیں لگے ہیں وہ Kindly نام دے دیں ہم متعلقہ ڈپارٹمنٹ تک ان کو پہنچا دیں گے اور ان کو آرڈر کرو کر دے دیں گے۔

جناب قائم مقام اسپیکر:- جی شکر یہ۔

12 اکتوبر 2015ء

32

بلوچستان صوبائی اسمبلی

(وزیری قانون و پارلیمانی امور) :- باقی اسحقاق کے حوالے سے میں نے بات آپ کے سامنے رکھی ہے اس کو کیسے وہ کرتے ہیں اس کو پہلے نمٹایا پھر دوسری بُنس پر چلے جائیں گے پھر اس میں point of order ہوں گے۔

جناب قائم مقام اسپیکر:- جی شکریہ یہ معاملہ جی۔

سردار رضا محمد بڑج (مشیر تعلیم) :- جناب اسپیکر مائنکر و فون کا اتنا مستسلہ نہیں ہے جتنا یہاں اسپیکر جو لگے ہوئے ہیں وہ کمزور ہے حقیقتاً یہ تکلیف ہے اگر کوئی بولتا ہے تو حقیقتاً اس کی زبانی آواز آتی ہے اسپیکر زکی آواز نہیں آتی ہے تو یہ دو ٹیکنیکل چیزیں ہیں ایک تو مائیک ہے ہمارے پاس۔ مائیک سے جو بھی ہم بولتے ہیں مائیک شاید ٹھیک ہے لیکن اسپیکر جو نیچے لگے ہوئے ہیں وہ صحیح نہیں ہیں اگر آپ باقی اسے میں دیکھیں اس میں ہیڈفون بھی لگے ہوئے ہیں اور اسپیکر بھی لگے ہوئے ہیں تو یہ حقیقتاً ایک Problem ہے سب کا۔

جناب قائم مقام اسپیکر:- جی یہ ابھی اس کا سروے ہوا ہے میرے خیال میں کچھ دنوں میں

Change ہو جائیگا اچھا یہ معاملہ حاجی محمد اسلام:- جناب اسپیکر اس میں آپ باقی کو چھوڑ دیں اس میں یہ صورت حال ہے

جناب قائم مقام اسپیکر:- آپ اسپیکر کو چھوڑ دیں پہلے اس پر چلے جائے۔

جناب حاجی محمد اسلام:- اس سے پہلے سردار صاحب کو کرنٹ لگ گیا اب مجھے لگ گیا۔

جناب قائم مقام اسپیکر:- سردار صاحب غلط اسپیکر کے پاس جائیں گے تو کرنٹ لگی گی ناں یہ معاملہ - (شور مداخلت) --- جی شکریہ house in order ہاں وہ لازمی ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر:- تحریک اسحقاق نمبر 1 کو، یہ معاملہ متعلقہ کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔ قائمہ کمیٹی قواعد کے تحت اپنی رپورٹ ایوان میں پیش کریں۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ زیارت ایوان صاحب اور دوسرے ممبران نے ایک تو سردار صاحب نے بات کیا اس میں یہ ہے کہ state کی کردار ادا کرتی ہے بنچے اگر غلط track پر گئے ہیں تو وہ اپس آگر آنا چاہتے ہیں انھیں کوئی مارنا نہیں چاہتے ہیں۔ اس ثامن غلط track پر گئے ہیں واپس آرہے ہیں تو گورنمنٹ نے بہت اچھا Initiative ایوان کو واپسی کا موقع دیا گیا اگر پھر بھی نہیں آتے ہیں تو وہ ان کا قصور ہے اور باقی جو لوگ اور تنظیم کسی بھی بے گناہ اور گورنمنٹ کے املاک کو نقصان پہنچاتا ہے اور بے گناہ لوگوں کا مرتا ہے تو یہ جی Sorry گورنمنٹ کی املاک پہلک کی املاک جو بھی ہیں وہ دہشت گرد ہیں اور اس کے بعد اگر کوئی ان کو وہ کوئی کام کرتے ہے اور کسی کو مارتے ہیں اور قبول بھی کر لیتے ہیں اگر ہم پھر بھی ان کو

بلوچستان صوبائی اسمبلی

ناراض ناراض یا کسی بھی شکل میں ان کو اگر وہ کرتے ہیں تو استحقاق اسمبلی کی مجروح ہوگی اس کو آئینہ دہناب کیا جائے اور آئینہ دہناب طرح نہیں کریں کہ یہ دہشت گرد کو آپ ناراض کہیں۔ ہاں آج کے بعد وہ دہشت گرد ہیں۔

سردار عبدالرحمن کھیڑان:- ناراض نہیں دہشت گرد۔

جناب قائم مقام اسپیکر:- ہاں آج کے بعد وہ دہشت گرد ہیں آج کے نہیں پہلے بھی یہ دہشت گرد تھے انجینئر زمرک خان اچکزئی صاحب رکن صوبائی اسمبلی تحریک التواء نمبر 5 پیش کریں۔

محترم محسن بنور خشنا:- point of order جناب اسپیکر۔

جناب قائم مقام اسپیکر:- بعد میں ابھی point of order نہیں پہلے کارروائی کرنے دیں۔
جناب نصراللہ خان زیرے۔ باقاعدہ بنس باقی ہے جناب اسپیکر۔

جناب قائم مقام اسپیکر:- جی شکریہ شکریہ شکریہ زیرے صاحب۔

انجینئر زمرک خان اچکزئی:- میں اسمبلی قوادرو انصباط کار محیر 1974 کے قاعدہ نمبر 70 کے تحت ذیل تحریک التواء کا نوٹس دیتا ہوں۔ تحریک یہ ہے کہ محکمہ تعلیم ضلع قلعہ عبداللہ چین بلکہ آپ پورا بلوچستان ہی کہہ دیں۔ میں تعیناتیوں کے عمل میں غیر مقامی افراد (جملی) دستاویزات، میرٹ لسٹ اور ملی بھگت سے جعلی اولک شفیقیت جاری کرو اکرمیداں میں کو دپڑے ہیں۔ اخباری تراشہ مسئلک ہے۔ جسکی نشاندہی S.T.N کے امیدواروں نے کی ہے۔ چونکہ قلعہ عبداللہ کے مقامی بے روزگار نوجوانوں کے حقوق چھیننے اور ان پر شب خون مارنے کی کوشش کیجا رہی ہیں۔ اسلامیہ ان میں تشویش اور بے چینی پائی جاتی ہیں۔ لہذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم اور فوری عوامی نوعیت کے عامل مسئلکے کو زیر بحث لایا جائے۔

جناب قائم مقام اسپیکر:- تحریک التواء نمبر 5 پیش ہوئی۔ اسکی feasibility پر۔۔۔

انجینئر زمرک خان اچکزئی:- شکریہ جناب اسپیکر صاحب۔ تعلیم کے حوالے سے یہ جو میں نے تحریک التواء پیش کی۔ اس میں ذرا آپ کی توجہ چاہتا ہوں اور پورے house کی توجہ چاہتا ہوں۔ کیونکہ یہ ہمارا مشترکہ مسئلہ ہے۔ اور تعلیم ہر قوم کیلئے ایک اہم جوڑ کھتا ہے۔ اور جب تک کسی قوم میں تعلیم نہیں ہوگی تو وہ تعلیم دنیا میں پسمندہ قوموں میں شمار کی جاتی ہے۔ جناب اسپیکر صاحب! ہمارے گورنمنٹ بھی جب بنی۔ یہ گورنمنٹ جس میں ہم نے وزیر اعلیٰ کو بھی ووٹ دیا۔ ہمارے اپوزیشن لیڈر بھی بیٹھے ہوئے ہیں۔ تعلیم اور health کے حوالے سے ہم نے بہت سے دعوے کیئے تھے۔ اسکے لیئے بہت سی funding بھی ہم نے کیئے۔ اور ہر ایک

بجٹ میں، ہر ایک P.S.D.P میں اربوں روپے ان کیلئے رکھائے گئے۔ اور ہم یہ سمجھتے تھے کہ ہمارے تعلیم کی جو حالت ہے وہ ٹھیک ہو جائیں گے۔ چاہے وہ پرائمری سے لیکر میٹرک تک۔ اور میٹرک سے انٹرٹک۔ اور انٹر سے آگے پھر یونیورسٹیوں تک۔ کیونکہ تعلیم، ہم نے ہر وقت انکا ساتھ دیا ہوا ہے کہ اس تعلیم کو ایک اچھے سے طریقے سے بنائیں۔ آپ کوپوتہ ہے کہ جب ہمارے یہ جو examination system میں بہت سی خامیاں تھیں۔ اس میں merit ہے۔ اور اس میں ہمارے بچے جو ہیں۔ بہت ناسور ہیں نقل ہمارے معاشرے کیلئے اور تعلیم معیار کو بہت بنانے کیلئے۔ اور ہمارے بچے، بچے ایسے ہیں جس طرح ہمارے سامنے ہمارے بچے بیٹھے ہوئے ہیں۔ ان کے بارے میں میں اتنا کہوں گا۔ اگر آپ انقل دینگے۔ انکو آپ یہ موقع دیں گے۔ جو پیپر کے سامنے بیٹھ کر اپنا نقل شروع کریں گے۔ تو وہ کبھی نہیں پڑھیں گے۔ کیونکہ بچے تو ایک ایسے ماحول چاہتے ہیں کہ انکو کھیل کوڈ، ٹی وی دیکھنے، کمپیوٹر کریں۔ آج کل تو social media میں بہت سے لوگ جاتے ہیں اور ہر جگہ پر یہ کرتے رہتے ہیں۔ تو بچوں کو control کرنے کیلئے تو یہ کہ قانون ہونا چاہیے۔ ریاست ایک ایسا قانون بنائیں جس سے کوئی نہ ہلیں۔ اور ریاست ہم لوگ ہیں۔ یہاں پر ہمارے منشی صاحب بیٹھے ہوئے ہیں۔ ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب بیٹھے ہوئے ہیں۔ انہوں نے یہ دعویٰ شروع کیا کہ اس کیلئے ہم بہتر سے بہتر طریقہ بنائیں گے۔ اور اس میں ایک اور ہم طریقہ جو تھا وہ N.T.S test کے ذریعے میں بھی خوش تھا۔ پوری عوام میں ایک خوشی کی اہم دوڑگئی۔ کہ جی ایک system جو میرٹ کو پامال نہیں کریں گے۔ اور ایک اچھے طریقے سے examination ہونگے۔ اور papers ہونگے۔ اور اس میں جو میرٹ بنے گا۔ اسی پر عمل درآمد کیا جائیگا۔ تو N.T.S کو ہم نے introduce کروایا۔ اور میں نے خود ایک قرارداد، اور بلکہ میں یہاں اس فور پر کہا کہ N.T.S پورے departments میں ہونے چاہیے۔ صرف education میں نہیں ہونا چاہیے۔ health میں بھی ہونا چاہیے۔ جتنے بھی agriculture میں بھی ہونا چاہیے۔ irrigation میں بھی ہونا چاہیے۔ مطلب ایک قسم کا میں نے کہا total departments کو اسکے حوالے کر دیں۔ کہ ہمارے جو بے روزگار طالب علم ہیں۔ کم از کم انکو یہ تو تسلی مل جائے کہ جی ہمارے ساتھ انصاف ہو رہا ہے۔ تو N.T.S تو شروع ہوا۔ N.T.S کا جب ہم نے دیکھا کہ N.T.S کے نتیجے بھی آنے شروع ہو گئے۔ اور جب N.T.S کے نتیجے بھی آگئے۔ رزلٹ بھی آگیا۔ لوگوں کوں بھی گیا۔ تو میں آپ کو ایک چیز بتانا چاہتا ہوں۔ ہمارے minister صاحب بیٹھے ہوئے ہیں۔ وہ اس پر بات کریں گے کہ یہ جو ہمارا قلعہ عبداللہ کا میرے پاس رزلٹ پڑا ہوا ہے۔ N.T.S کا education کا۔ جو

education department میں جو بے روزگار طالب علم تھے۔ انہوں نے ڈگریاں حاصل کر کے اور وہاں پر پیش ہوئے۔ اور ایک لست، جو پرانی لست ہے۔ اس میں ہر ایک تحصیل اور پھر یونین کنسل۔ پھر اس یونین کنسل میں ہر ایک اسکول کو جو ہے اسکا کوٹھہ لکھا ہوا ہے۔ اس میں نام لکھا ہوا ہے۔ مثلاً النڈی کا کوزی ہے۔ کوک بدوان ہے۔ اس میں S.S.T کی دو سیٹیں ہیں۔ J.E.T کی دو سیٹیں اور T.E.J کی ایک۔ تو یہ جو ہے اس پر عملدرآمد شروع ہو گیا۔ لیکن ابھی ایک خطرہ ہم نے محسوس کیا و قسم کے۔ ایک اپیکر صاحب! یہ ہے کہ ادھر locals لوگ جو ہیں انکو نظر انداز کیا گیا۔ ادھر non-local لوگوں نے مختلف طریقے سے اپنے سرٹیفیکیٹ بنائے۔ چاہے وہ کمشنر سے بناتے ہیں۔ چاہے D.C سے بناتے ہیں۔ وہ تو انکی تک ودو ہے۔ وہ پیسے دیتے ہیں۔ یا ہمارے اپنے ملک، خان انکو دستخط کر کے دیتے ہیں۔ اور باہر سے لوگ آتے ہیں۔ ہمارا قلعہ عبداللہ کے اس میں ڈاکہ ڈالتے ہیں۔ یہ پورے صوبے میں ہو رہا ہے۔ کیونکہ اس پر control ہونا چاہیے۔ کم از کم ہمارے، بابت لالانے بھی مجھے کہا کہ اس پر Permanent residence certificate ہونا چاہیے۔ کہ بھائی یہ یہاں پر رہتا ہے۔ ٹھیک ہے ہم ڈو میائل کی قدر کرتے ہیں۔ کہ ایک آدمی یہاں 100 سال سے رہ رہا ہے بلوچستان کا لوکل نہیں ہے۔ لیکن وہ جو ہے قانون کے تحت انکو حق ملتا ہے۔ ہم وہ قانون یا اس پالیسی کو نظر انداز نہیں کر سکتے جناب اپیکر صاحب! اس پر نظر کھنی چاہیے کہ Permanent residence certificate اگر ہر ضلع میں ہو۔ تو کم از کم یہ پتہ چل جائیگا کہ کوئی غیر آدمی ہمارے ضلع میں جو ہے انہوں نے entry نہیں لی ہے ایک بات۔ دوسری بات یہ ہے کہ جو یہ list میں۔ ابھی گورنمنٹ کی طرف سے ہو میرے M.P.A ہو یا میری طرف سے ہو۔ کہ A.M.N کی طرف سے ہو۔ کسی کی بھی طرف سے ہو۔ ابھی اس لست کو، کیونکہ اگر میرے لوگ اس میں نہیں آ سکتے تو میں اس لست کو ہم نے چھپایا۔ پرانے لست کو چھپا کر ایک نیا لست ہم نے issue کروایا۔ اس میں ایسا ہے کہ 300 سیٹوں کی بجائے ڈیڑھ سو سیٹیں آگئی۔ ابھی وہ جو ڈیڑھ سو سیٹیں ہیں۔ وہ ہم اپنی مرضی سے اس کو تقسیم کریں گے۔ وہ جو top ہو آیا ہوا ہے۔ اسکو second رکھا گیا ہے۔ اور جو second ہے اس کو پتہ نہیں کدھر لے کر گئے ہیں وہ first پر لے آئے ہیں۔ تو یہ جو طریقہ کارہے فنڈر صاحب! آپ دیکھ لیں N.T.S.

کا جو result آیا ہوا ہے۔ اگر آپ نے اسکو شفاف بنانا ہے اس education system کو۔ ہمارا اعتماد بحال کرنا ہے۔ ان بچوں کا اعتماد بحال کرنا ہیں۔ اپنے عوام کا اعتماد بحال کرنا ہیں تو آپ اُسی پر اُن لست کو جو میرٹ لست ہے۔ جس نے بھی جتنا نمبر لیا ہے جو بھی ہے۔ جس بھی tribe سے تعلق رکھتا ہے۔ جس

بلوچستان صوبائی اسمبلی

بھی پارٹی سے تعلق رکھتا ہے۔ کسی بھی طبقے سے تعلق رکھتا ہے۔ آپ انکو وہ issue کر کے دیدیں کہ وہ اُس list پر جو ہے اُنکی appointment ہو جائیں۔ جناب اسپیکر صاحب! education میں میں آپ کو ایک چیز تباوں۔ کیونکہ میں ایک، دو، تین issue ہے education میں۔ یہاں پر ایسے Exam ہوئے ہیں ہمارے بورڈ میں۔ بورڈ 1997 میں ہماری بنی ہوئی ہے۔ جو جو test لیتا ہے۔ جو جو S.N.T.S لیتا ہے۔ intermediate کا لیتا ہے۔ اور بورڈ جو پورے پاکستان میں بنتے ہیں۔ وہ جو exam لیتا ہے بچوں کا۔ اُس میں ہماری یہ جو پالیسیاں ہیں۔ ابھی change آگئی۔ میں آپ کو ایک چیز تباوں۔ یہ جو 1977 میں ہماری بورڈ بنی ہوئی ہیں۔ یہاں کے چیزیں کام عہدہ جو ہوتا ہے ایک اعزازی عہدہ ہوتا ہے۔ یہاں جو اس department میں نسلک جو انکا۔۔۔ department ہوتا ہے۔ جو lecturers ہوتے ہیں۔ جو پروفیسر ہوتا ہے۔ انکو deputation پر 3 سال کیلئے انکا یہاں پر چیزیں لگاتے ہیں۔ اور اُسکے under ایک، دو کمیٹیاں ہوتی ہیں۔ ایک executive committee ہوتی ہے۔ ایک finance committee ہوتی ہے۔ پھر یہ جو چیزیں میں ہوتا ہے اُس کمیٹی کا پابند ہوتا ہے۔ وہ جو فیصلے کرتا ہے اُس کمیٹیوں سے وہ سفارشات لیکر اُسکی رو سے اُن پر وہ جو ہے implement کرتے ہیں۔ لیکن ہمارے جو یہاں پر چیزیں صاحب ہیں۔ ہمارے 2007 میں، ایک چیز میں آپ کو بتا دوں۔ پھر جب چیزیں صاحب نے ایک فیصلہ دیا اُس سے پہلے۔ بورڈ میں یہ ہوتا ہے کہ میٹرک میں جو ہے ہر ایک بچہ exam دے سکتا ہے۔ کسی مجبوری کے تحت وہ کہیں رہتا ہے۔ ہے۔ وہ regular exam ہوتا ہے۔ لیکن وہ private exam کے سکتا تھا۔ آج انہوں نے اُن بچوں سے وہ تعلیمی system ہوتا ہے جو ہے چھین لیا۔ ابھی وہ system بند کر دیا۔ کہ وہ exam نہیں دے سکتے ہیں۔ کسی کی مجبوری ہوتی ہے۔ کبھی وہ بیمار ہو جاتا ہے۔ کہیں وہ باہر چلا جاتا ہے۔ کہیں اُنکے ماں باپ جو ہیں وہ اُن سے مزدوری کرواتا ہے۔ لیکن اُنکو پڑھاتا ہے۔ تب کبھی اُن سے یہ کروایا۔ حالانکہ پورے پاکستان میں یہ system ابھی تک چل رہا ہے۔ اور یہ ابھی تک انہوں نے بند نہیں کیا ہے۔ لیکن انہوں نے 2013 میں ایک قانون نافذ کر دیا کہ اُن بچوں سے وہ حق چھین لیا جو یہ پرائیویٹ دے سکتے تھے۔ اور یہ جو ہے انہوں نے اس پر پابندی لگائی۔ حالانکہ یہ کمیٹی کی سفارشات نہیں تھیں جناب اسپیکر صاحب! پھر اس کے بعد انہوں نے کچھ ایسے جو انکے complete period جو deputation ہوا۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اُسکی deputation کو کس نے extension دیا؟۔ اس کو کس نے دیا۔ وزیر اعلیٰ صاحب نے دیا؟۔ ملٹری صاحب نے دیا۔ کسی سیکرٹری صاحب نے دیا۔ کس نے انکو deputation دیدیا۔

12 اکتوبر 2015ء

37

بلوچستان صوبائی اسمبلی

حالانکہ پورے بورڈ میں آپ انکی کاپیاں دیکھ لیں۔ کچھ ایسی کاپیاں میرے پاس ہیں اخباری تراشہ میرے پاس ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر:- جی مختصر کریں۔ ہم minister صاحب سے وہ لیتے ہیں۔

انجیئر زمرک خان اچھزی:- جی، اُسکے خلاف۔۔۔ مداخلت۔۔۔

جناب قائم مقام اسپیکر:- نہیں، بول نہیں سکتے ہیں آپ۔ ضروری کیا ایسی بات ہے۔

انجیئر زمرک خان اچھزی:- جناب ایسا ہے کہ اسپیکر صاحب آپ اگر مجھے دو، چار منٹ دیدیں۔ بہت اہم مسئلہ ہے یہ education کا۔ اُسکے خلاف پورے وہاں بورڈ کے اہلکاروں نے جلوس نکالیں۔ احتجاج نکالیں اور سب کچھ کیا۔ پھر اخباروں میں آئے۔ اخباروں کا اگر میں آپ کو بتا دوں۔ میرے پاس بہت detail پڑا ہوا ہے۔ اور یہ سب کچھ ادھر ہوتے رہے۔ اور انہوں نے ایسا کیا کہ کچھ چیزیں میں آپ کو، اگر کوئی کہتا ہے تو میں کہہ دوں گا۔ لیکن میرے لیئے بہتر نہیں کہ میں اس فلور پر کہہ دوں۔ احتجاج کرتے تھے سب نے بڑکوں نے بھی۔ آپ کو میں ایک چیز بتاؤ۔ میں نام نہیں لوں گا۔ اگر کسی کو نام چاہیے۔ یہ میرے پاس D.M.C پڑی ہوئی ہیں یہ سارے۔ میں پھر اسکو دوں گا۔ کیونکہ ایسے باش روگوں کے نچے۔ جس میں میں صرف آخری نام نہیں لوں گا۔ صرف یہ بتاؤ گا کہ ادھر لکھا ہوا ہے The candidate has fail pakistan 2016 studies. re appear till biannual 2016

بیٹھے ہوئے ہیں SSC کیلئے۔ اچھا next D.M.C اسکو دیا گیا ہے detail marks certificate the candidate has passed with grace marks.and اُس میں لکھا ہے awarded grad-C good - اچھا بھی میں، اگر ادھر ایک ڈوگر ہیں۔ ڈوگر کیس میں آپ 1 نمبر کسی کو نہیں دے سکتے ہیں۔ لیکن میں اُن بڑکوں کا نام اس لیئے نہیں لینا چاہتا ہوں کہ میرے لیئے مناسب نہیں ہے کہ میں اس فلور پر اسکا اور اُسکے باپ کا اُسکے والد کا نام۔ وہ ہمارے پاس ادھر مبرز بھی ہیں۔ میں یہ بھی آپ کو بتا دوں۔ اگر کسی کو چاہیے پھر مجھ سے لے لیں۔ یہ ریکارڈ آپ چیک کر لیں۔ ڈوگر کیس میں آپ کو یہ علم ہے کہ آپ ایک نمبر بھی اضافی کسی کو نہیں دے سکتے۔ اور یہ جو موجودہ چیزیں ہیں۔ اپنے تعلیمی ادارے کو، جو انکے سر براد ہیں۔ اُنکے کہنے پر انکو کر دیا۔ ابھی یہ افسوس کی بات ہے۔ اور پھر یہ پریکش چلتا رہا۔ میری معلومات کہتی ہیں۔ میں آپ کو ایک چیز بتاؤں۔ یہ first year میں 550 نمبر ہوتے ہیں۔۔۔ مداخلت۔۔۔

بلوچستان صوبائی اسمبلی

عبدالرحیم زیارتول (وزیر پراسکیوشن، قانون و پارلیمانی امور):۔
یہ تحریک التواہ ہے۔ اس تحریک
التواہ پر جو violation ہے۔ جو کچھ ہوا ہے۔ جو خلاف ورزی ہوئی ہے اس پر بات کریں۔ اگر پوری اُس کو وہ
کرنا ہے تو آپ ایک دن رکھ لیں۔ education پر ہون جس موضوع پر ہو۔ ہم بات کرنے کیلئے تیار ہیں۔ اب
جو تحریک التواہ ہے۔ اس کی relevancy میں تو کوئی ایک لفظ ہم نے نہیں کہا ہے کہ کیا ہوا ہے۔ یہ جو تحریک
التواہ آپ کے سامنے ہے زمرک صاحب۔

انجینئر زمرک خان اچکزئی:۔
میں آپ کو بتا دوں sir کہ آپ کیا چاہیے۔ اب میں کیا کہدوں
آپ کو کیا چاہیے۔ (داخلت۔ شور)۔

جناب قائم مقام اسپیکر:۔
نہیں نہیں۔ زیارتول کہہ رہے ہیں کہ جو آپ نے تحریک التواہ
لایا۔ آپ ہٹ کر اس سے بات کر رہے ہیں۔ چلو minister صاحب سے۔۔

انجینئر زمرک خان اچکزئی:۔
آپ کہتے ہو کہ اس پر detail بات نہ کروں؟۔
عبدالرحیم زیارتول:۔
جبات آپ کر رہے ہیں اسکا جواب ہم آپکو نہیں دے سکتے ہیں۔
اس پر جو بات آپ کرنا چاہیں گے۔ اس پر ہم آپ کے ساتھ بات کریں گے جو تحریک التواہ آپ لے
آئیں گے۔ اگر آپ point of order پر اٹھنا چاہتے ہیں تو ہم آپ کے ساتھ بات کریں گے۔

جناب قائم مقام اسپیکر:۔
شکر یہ زیارتول صاحب۔

انجینئر زمرک خان اچکزئی:۔
دیکھیں میں آپ کو education کے حوالے سے، اگر آپ
detail۔ پھر میں نہیں کہہ سکتا۔ میں نے جو کہا ہے N.T.S کے حوالے سے آپ کم از کم۔ آپ میری ایک
آخری بات سن لیں۔ وہ تو میری کچھ باتیں تھیں۔ کچھ اسکو لوں کے حوالے سے تھے اور بھی تھے۔ وہ چیزیں میں
نے کچھ بتائیں۔ بعد میں کچھ بحث میں میں سب کچھ اٹھا لوں گا اگر آپ لوگوں نے انکو منظور کر دیا۔ نہیں منظور کیا تو
point of order پر میں بول سکتا ہوں۔ اس میں میں N.T.S کے حوالے سے اتنا کہہ دوں۔

minister صاحب کو یہ کہتا ہوں۔ آخری میری بات یہی ہے کہ وہ جو result آیا ہوا ہے پُرانا۔ جو لست ابھی
لوگ جائیں گے شاید عدالتوں میں بھی جائیں۔ شاید وہ جلوسیں بھی نکالیں۔ اس سٹوں کو ایسا کر لیں کہ میرے
حلقے میں ایک سینئر ہیڈ ماسٹر اٹھتا ہے کہ آپکو appoint کروں گا۔ آپکو نہیں کروں گا۔ آپ میرے پارٹی کے ہو۔
آپ میرے پارٹی کا نہیں ہے۔ آپ میرے قبیلے سے تعلق رکھتے ہو۔ اُس کو کہتا ہے کہ آپ میرے قبیلے سے تعلق
نہیں رکھتے۔ میں انکو کہتا ہوں کہ آپ میرے نزدیک ہو تو میں آپکو appoint کروں گا۔ آپ میرے نزدیک

12 اکتوبر 2015ء

بلوچستان صوبائی اسمبلی

39

نہیں ہو میں آپ کو نہیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر:- جی۔

انجمنیٹر زمرک خان اچکزئی:- جناب منشیر صاحب! اس لست کو میں آپ کو دے دوں گا۔ آپ kindly وہ پُرانا لست جو ہے اُس پر implementation کریں اور ان لوگوں کا جنہوں نے top کیا ہوا ہے کم از کم اُنکے حقوق کو پامال نہ کریں۔ اور اُنکے حقوق کا خیال رکھیں۔ میں آپ کا شکر یہ ادا کرتا ہوں۔

جناب قائم مقام اسپیکر:- جی شکر یہ۔

محترم شاہدہ رووف:- جناب اسپیکر! ایم پی ایز کی بات چل رہی ہے۔ تو یہ ایک genuine case ہے۔ وہ میرے پاس بھی ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر:- اس میں محترمہ! منشیر سے رائے لیتے ہیں۔ اگر یہ بحث کیلئے منظور ہو جائیگا تو پھر آگے آپ بات کریں گے۔ کیونکہ تحریک التواء میں آپ بات نہیں کر سکتے ہیں۔ سیشن کو نسادور ہے۔۔۔ شور۔۔۔ مداخلت۔۔۔ کیونکہ وہ تحریک التواہ روول کے مطابق آپ بات نہیں کر سکتے ہیں۔ جب تک وہ بحث کیلئے منظور نہیں ہوگا۔

عبداللہ جان بابت:- جناب اسپیکر صاحب! بات تو اسوقت جو ہے وہ غیر مقامی لوگوں کا جو ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر:- بابت لا لاصاحب آپ بیٹھ جائیں۔ منشیر صاحب اس پر بات کریں گے۔۔۔ مداخلت۔۔۔ آوازیں۔۔۔ اُس پر بات نہیں کر سکتے ہیں۔ تحریک التواہ میں یہ نہیں کر سکتے ہیں۔ بحث کیلئے منظور نہیں ہے۔ بحث کیلئے منظور کریں پھر آپ لوگ اس پر بات کریں۔

سردار رضا محمد بروچ (مشیر برائے وزیر اعلیٰ (تعلیم، ہانوی، کواٹی)):- جناب اسپیکر! میں اس پر بولنا چاہوں گا۔

جناب قائم مقام اسپیکر:- آپ اس پر بات نہیں کر سکتے۔ منشیر صاحب بات کریں گے، نہیں۔ پھر بحث کیلئے منظور کر دیں۔۔۔ مداخلت۔۔۔ تو بات کریں گے۔ کس طرح بحث کیلئے منظور نہیں کریں گے۔ تو منشیر صاحب کہہ دیں گے نا۔ اگر اُس میں، ایک تو یہ ہے کہ منشیر صاحب بات کریں گے۔ اگر مطمئن نہیں ہو تو اُسکو بحث کیلئے منظور کر دیں۔ ویسے تحریک التواہ میں قانون تو نہیں ہے۔ آپ خود کہتے ہیں روول کے مطابق۔

ڈاکٹر حامد خان اچکزئی (وزیر منصوبہ بندی و ترقیات) :- جناب اسپیکر! ایک تو لوکل ٹھیکیٹ اور نان لوکل ٹھیکیٹ۔ ڈویسائیکل یا جو کچھ بھی ہے۔ یہ مسئلہ یہ لے کر آیا ہے۔

ڈاکٹر حامد خان اچکزئی (وزیر منصوبہ بندی و ترقیات) :- جناب اسپیکر! ایک تو لوکل ٹھیکیٹ اور نان

لوکل ٹرینکیٹ، ڈو میانل یا جو کچھ بھی ہے۔ یہ مسئلہ یہ لے کے آیا ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر:-

نہیں چھپ رہے لیکن یہ ہے، ڈاکٹر صاحب آپ خود کہتے کہ رولر کے مطابق چلانیں رولر کے مطابق تحریک التواء پر ایک تو جس نے لایا ہے وہ بات کریگا اور گورنمنٹ کی طرف منظر بات کریگا اگر مطمئن نہیں ہوئے تو اس کو بحث کیلئے منظور کریں پھر آپ بحث میں شیئر کریں جی شکریہ ڈاکٹر صاحب۔

سردار رضا محمد بڑج (مشیر، رائے وزیر اعلیٰ، تعلیم، اعلیٰ ٹانوی، کوالٹی)۔ شکریہ جناب اسپیکر! سب سے پہلے بات تحریک التواء پر ہے میں بڑا احترام کرتا ہوں ہمارے معزز ممبر کا جوانہوں نے بات چھپتی اور میرے خیال میں بہت سارے ایسی چیزیں ہو گئیں جس میں ہمارے کمزوریاں ہو گئی اور ہم سمجھتے ہیں کہ اپنے کمزوریوں کی نشاندہی تو ہم شاید بہتر طریقے پر جاسکیں، میں زمرک خان سے درخواست کرتا ہوں کہ جتنے بھی complaint ہے اگر تکلیف نہ ہو، تو یہ ہمیں دے دیں اور میں اس کی انکوائری کر لوں گا اور جو بھی رپورٹ ہمارے سامنے آئیگی انشاء اللہ ہم ان کے پاس پیش کریں گے، کوئی بھی چیز میں اس فلور پر با وثوق ہاتھ کھڑا کر کے کہتا ہوں کہ جو بھی چیز ہو گی ہم نہ کوئی چیز چھپائیں گے اور نہ کوئی چیز غلط پیش کریں گے۔ ہم نے NTS اسی لئے لاگو کیا کہ ہم کوشش کریں کہ ہم شفافیت لاںیں اور میری درخواست ہے جیسے زمرک خان نے کہا کہ سارے ڈیپارٹمنٹ میں آنا چاہیے اور میں اس کو appreciate کرتا ہوں کہ جس چیز کو ہم نے شروع کیا ہے اور اللہ کا احسان ہے کہ اب تک بہت شفافیت اس میں آئی ہے اور اس شفافیت کو ہم برقرار رکھیں گے اور آپ کو تسلی کرائیں گے کہ شفافیت کو ہم برقرار رکھیں گے۔ ہم ایک institution کے حیثیت سے کبھی بھی کوئی خدا نخواستہ غلطی نہ کریں گے اور نہ کرنے کی کوشش کریں گے اور نہ کسی کو نوازیں گے اور نہ کسی کو سزادیں گے کہ یہ ہمارا قریبی ہے اور یہ ہمارے دور کا کوئی مخالف ہے، تو یہ ایک تسلی ہم آپ کو دینا چاہتے ہیں کہ انشاء اللہ ہمارے طرف سے کوئی بھی آپ کو کوئی بھی شکایت نہیں ملی گی آپ کیلئے ہم نے راستہ کھولا ہوا ہے آپ نے کہا کہ NTS کے رزلٹ میں آپ کو ایک تسلی یہ دینا چاہتا ہوں کہ NTS کے رزلٹ جتنے بھی ہیں ہمارے ہم آؤزیں کریں گے اور اُنکے لئے باقاعدہ ہم نے ٹائم دیا ہوا ہے جو بھی یونین کوسل ہے جو criteria ہم نے رکھا ہوا ہے اور criteria میں دو، تین چیزیں ہمارے پاس آئے ہیں ایک criteria میں ہے کہ Marks 45 جس میں وہ پاس ہوتا ہے وہ کوایغاً کرتا ہے کوئی سائز چار ہزار کے لگ بھگ ہمارے پاس آسامیاں تھیں، اور ان اسامیاں کو ہم نے مشتہر کیا ہر ایک یونین کوسل کے چونکہ بہت سارے ایسے یونین کوسل ہیں جس میں لوگ compete نہیں کر سکتے تھے ہم نے

بلوچستان صوبائی اسمبلی

کوشش یہ کی کہ اُسی علاقے کے ساتھ خواتین اور مرد یعنی boys and girls جہاں تھی اُس کے لئے ہم نے مخصوص کیا کہ وہ اپنے یونین کونسل سے آئیں اور تاکہ وہ اپنے یونین کونسل سے آئیں اور تاکہ وہ competition میں رہے اور دوسرا سب سے بڑی بات یہ تھی ہماری کہ ہماری کوشش یہ تھی کہ جو بھی ٹیچر جہاں سے لگے گا وہ وہی کام کریگا اور وہ وہی کا پابند رہے گا، وہ اُس معاشرے کا اور community کا پابند رہے گا، تاکہ وہ کام کر سکے۔ ہمارا سب سے بڑا مسئلہ ایجوکیشن سیکٹر میں ہمارے ٹیچرز کی غیر حاضری اور بار بار اس کی بات ہوتی رہتی ہے سارے پاکستان میں ہے میں ہے صرف بلوچستان کی بات نہیں کہ رہا ہوں میں سارے پاکستان میں یہ حالات ہیں ghost ٹیچر ہیں یا سکول ہیں۔ مولانا صاحب اگر تھوڑا سا توجہ دے دیں۔ ہم کوشش یہ کر رہے ہیں کہ سارے سسٹم کو ہم digitalis کریں، sir میں اس background میں آنا چاہتا ہوں جس کے تحت ہم لوگوں نے اس NTS کا سلسہ شروع کیا، تو آپ کے سوالات میرے پاس ہے ہم نے کوشش یہی کی جیسے آپ نے کہا ہم اس چیز کو appreciate کرتے ہیں کہ ہم نکل کو ختم کریں اور چھوٹی جیسی بات good bye to cheating ہم نے شروع کیا اور یہی ایک ہماری شروعات ہیں کام کرنے کی، ہم نے اس سے پہلے جیسے ہی ہم حکومت میں آئے ہم نے نکل کی روک تھام کیلئے اقدامات اٹھائیں، ہم نے واک کی ہے۔ ہم لوگوں کے پاس گئے ہم نے ٹیچرز پکڑیں جو نکل دے رہے تھے اور بوریوں کے حساب سے دے رہے تھے professional قسم کے لوگ تھے جو امتحانی سینٹر کو خریدتے تھے ہم نے اس کو بند کرنے کی کوشش کی اور بند کیا ہم نے question bank بنائیں، ہزاروں کے حساب سے ہمارے پاس selected by the Question questions ہم draw خود نہیں کر رہے ہیں، کسی کو یہ پتا نہیں ہے کہ کونسے question کس پیپرز Computers میں آئیں گے اور ہم کوشش یہ کی ہے جو بینک میں ہمارے پیپرز جاتے تھے جس جہاں بینک نہیں ہیں وہاں پر ہم نے انتظام کیا ہے کہ وہاں ڈی سی کے آفس میں یا کسی بھی responsible administrative officer کے جگہ پر ہم پیپرز پہنچائیں تاکہ leakage نہ ہو۔ ہم نے پیپرز مختلف قسم کے کئے یہیں ہم نے سوالات کیلئے اپنا ایک criteria رکھا اُسی کے حساب سے ہم نے سوالات بنائیں اور لوگوں کو دیئے، نتیجہ یہ نکلا کہ جہاں ہم نے نکل کے خلاف ہم چلائی بہت سارے لوگوں نے اپنے بچوں کو اٹھائے اور لے گئے ٹیوشن سینٹر میں، پچھے responsible بننے اور teachers responsible بننے والدین community responsible بننے کی اپنے بچوں کو کہتے رہے کہ اب نکل کی

باری نہیں ہے اور آپ لوگوں نے اب اس کے بات competition پر کام کرنا ہے اور حقیقتاً یہ ہے کہ ہمارے موجودہ گورنمنٹ کی کوشش یہ ہی ہے۔ کہ ہم بچوں کو والدین کو community کو اور ٹیچرز کو احساس دلائیں اپنی گورنمنٹ کو یہ احساس دلائیں کہ ہم cheating کے خلاف ہیں تاکہ ہم اور ہمارے بچے competitive بن سکے اور وہ جا کے انٹریشنل لیول پر اور national level پر اپنے آپ کو دوسروں کے برابر سمجھ سکے اور اُس میں confidence آ جائیں اللہ کا احسان ہے کہ جس ٹیشوں سینٹر زمیں لوگ پڑھنے کیلئے نہیں آتے تھے وہاں 6.6 شفت چلتی رہی تاکہ وہ NTS کی تیاری کریں تاکہ وہ امتحانوں کی تیاری کریں، ہمارے ٹیچرز responsible ہو گئے وہ جارہے ہیں بچے اور بچوں کے والدین اب teachers سے پوچھ رہے ہیں کہ آپ کیوں غیر حاضری کر رہے ہیں اب ٹیچرز کے مطابق کیوں کے لوگ پوچھ رہے ہیں کہ وہ غیر حاضر نہ رہے سکو، اور بند تھے وہ کھول گئے، کوئی سات سو کے لگ بھگ ہم نے ٹیچرز کو نوٹس دیئے ہیں کچھ لوگوں کو ہم نے suspend کیا ہے اُنکی تنخواہیں بند کی ہیں تو ایک چیز میں آپ لوگوں کو تسلی دینا چاہتا ہوں زمرک خان آپ کے جتنے بھی complaints ہیں میں سر آنکھوں پر اُن کو لوگا اور اُن کا صحیح جواب دوئاگا اور آپ کو پہنچاؤں گا اور اس ہاؤں کو پہنچاؤں گا زمہ واری کے ساتھ۔ دوسرا آپ نے NTS کی بات کہ NTS پر passing criteria ہمارا یہ رہا ہے کہ 45 Marks میں آجاتی تھی اُس سے وہ marks کے بعد اُن کے required qualification تھی اُس کے against اُن کے marks ملته ہیں اور جو اس پیش کو الیقیشن تھی بی ایڈ کرتے ہیں یا ایم ایڈ کرتے ہیں اُسکے marks ملته ہیں۔ اگر انہوں نے ایم اے کیا ہے یا بی اے یا سائنس کیا ہے اُن ٹیچرز کو علیحدہ سے marks تو یہ NTS کے سارے اسکس اُن لوگوں کو ملته ہیں اس وجہ سے اُن کی نمبر بڑھتے ہیں کچھ لوگوں کو شاید غلط فہمی ہوتی ہے اور تیسری جو سب سے important بات ہے جیسے میں نے پہلے عرض کیا کہ یونین کنسل کے حوالے سے ہم لوگوں نے ٹیچرز کو وہ کی ہے چونکہ ہمارے جتنے بھی پوٹھیں advertise ہوئی تھی، چار ساڑھے چار ہزار کے لگ بھگ، یہ ساری کے سارے پوٹھیں ہمارے اُن یونین کنسل کے base vacancy پر بنی تھی اور vacancy کے سارے اس میں کوئی نئی vacancy ڈالنا چاہتے ہیں تو نہیں آیا کا اور اگر اُس against کو نکالنا چاہتے ہیں تو تب کچھ نہیں کر سکتا ہے یہ آگئی ہیں، البتہ یہ ہے کہ individual میں نہیں کہتا ہوں کہ ہم خدا نخواستہ میں سب کو blame نہیں کر رہا ہوں، ہو سکتا ہے کہ ہمارے سٹم میں ایسے لوگ ہو، نفر، آدمی ہو، جو شاید غلط فہمی کر رہے ہیں جیسے اُس دن CM صاحب نے بھی کہا کہ کچھ لوگوں نے مجھے

بلوچستان صوبائی اسمبلی

بھی خبر آئی ہے کہ کسی سے کہا اور ان افراد کوں کے متعلق کہا جو پاس ہو رہے ہیں جو پاس ہوئے ہیں ان کے پاس لست میں موجود ہے کہ یہ لڑکے کو الیگانی کر رہے ہیں ہم کو direct یا indirectly اُنہوں نے اطلاع دی ہے کہ ہم آپ کو پاس کرتے ہیں ہمیں ابھی تک کوئی ایسی رپورٹ نہیں ملی ہے کہ جس کو ہم پکڑ سکیں گے سے۔ لیکن ایسا ملا ہے کہ وہ پیسے ڈیماڈ کر رہے ہیں لیکن انشاء اللہ وہ بھی نہیں ہو گی۔ ہاں یہ ہے کہ جس یونین کونسل پر جس چیز کی تقریبی ہو گی اُسکے لئے ہم نے وقت رکھا ہوا ہے اُس کے آس پاس کے لوگ دو ہو گئے یا تین ہو گئے vacancy وہ جا کے اُس پر اعتراض کر سکتے ہیں کہ وہ خدا نخوستہ کسی اور لکل ٹھیکیٹ پر یا غلط لکل ٹھیکیٹ پر آئے ہیں یا ڈویسائیل پر آئے ہو اور اُس علاقے کا بندہ نہیں ہے اُن کو بالکل اختیار ہے کہ وہ جا کے complaint کریں اور ہم اس کے examinations کا تعقیب ہے ہم لوگ ایک کام کر رہے ہیں اور یہ سارے پاکستان میں ہو رہا ہے کہ ایجوکیشن standerd کو ایک لیول پر لانے کیلئے پنجاب میں، Punjab examination and assessment commission میں کوشش یہ کر رہے ہیں ہم وہی Balochistan examination and Assessment commission تاکہ ہم ایک standard لاسکے پہلے ایسا تھا جس طرف آپ نے نشاندہی تھی کہ کوئی بھی بچہ آکے امتحان دیتا تھا میسٹر کا اور ایک ٹھیکیٹ لے آتا تھا معافی چاہتا ہوں کہ کسی بھی بندے کو پانچ سو یا ہزار روپے دیکر ایک ٹھیکیٹ لاتا تھا کہ اُس نے مل پاس کیا ہے۔ اب ہم نے یہ سلسلہ بند کر دیا ہے اور ہم کوشش یہ کر رہے ہیں کہ مل کے امتحان جیسے کسی زمانے میں ہوتے تھے مجھے نہیں معلوم کہ یہاں کوئی ایسا آدمی موجود ہو گا یا نہیں۔ ہمارے پانچویں کے امتحان ہوتے تھے با قاعدہ بورڈ کے تحت اور اُس پر سکالر شپ ہوتی تھی پھر ہمارے مل کے امتحان ہوتے تھے جس پر با قاعدہ سکالر شپ ہوتی تھی اور ایک ٹھیکیٹ ہوتی تھی اور اُس ٹھیکیٹ کے بغیر کوئی بھی پرائیویٹ آدمی امتحان نہیں دے سکتا تھا، اب بھی یہی ہے یونیورسٹی کے لیوں پر بھی یہی سسٹم ہے کہ اگر کسی نے میسٹر کا پاس کی ہو تو دو سال کے بعد وہ ایف اے اور ایف اے سی کا امتحان ایف اے سی تو خیر نہیں دے سکتا ہے پرائیویٹ لیکن ایف اے کا امتحان دے سکتا ہے۔ اسی طرح اگر مل پاس کی ہو تو دو سال کے بعد میسٹر کا امتحان دے سکتا ہے تو ہم ایک standardization لارہے ہیں ہماری کوشش یہ ہے کہ ہم ایجوکیشن سسٹم کو ٹھیک کریں ہم جارہے ہیں digitalis system کی طرف ہم کوشش یہ کر رہے ہیں کہ با قاعدہ سکولوں کی mapping کریں ان کی با قاعدہ tracking کریں ہم اس کے exact tracking کے نظام کو

بہتر بنا رہے ہیں coordinates small telephone پر آپ کے پاس آپ کے coordinates لے رہے ہیں اگر چاہیے کسی بھی سکول کو یہاں سے بیٹھ کر آپ دیکھ سکتے ہیں یہاں انشاء اللہ open کریں گے۔ اسی طرح ہم نے پلک کے لئے بھی کوشش کی ہے کہ ہم ایک complaint management system لا یں ہم کوشش یہ کر رہے ہیں کہ ہمارے جتنے بھی ٹیچرز ہیں ہمارے جتنے بھی سکول ہیں ان کے complete profile ہو ہمارے Teachers کے complete profile ہوتا کہ ہم دیکھ سکے ان کے فنگر پر نہ ہو کہ وہ کہاں بیٹھے ہوئے ہیں کس جگہ سے بات کر رہا ہے اور کہاں ہیں۔ سکول میں حاضر ہیں یا نہیں ہیں۔ بحر حال اگر یہ بحث کیلئے منظور ہوتا ہے تو ہم بحث کیلئے حاضر ہے۔ thank you very much۔

انجینئر زمرک خان اچھزئی:- جو نان میڈیکل ہے اُس کو بیالوجی کے نمبر ملے ہوئے ہیں، میں آپ کو سارے چیزیں دے رہا ہوں آپ اس کو بحث کیلئے منظور کریں، ہم اس پر بحث کریں گے۔

جناب قائم مقام اسپیکر:- منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ مجھے آپ دے دیں میں اُس پر کارروائی کرو گا اگر مطمئن نہیں ہیں تو میں اس کو بحث کیلئے منظور۔

عبد الرحیم زیارتوال (وزیر قانون و پارلیمانی امور، پر اسکیوشن، اطلاعات و انفار میشن ٹیکنالوجی) :- یہ جو تحریک التواہ ہے جناب اسپیکر! میں پہلے بھی معزز رکن کے سامنے یہ عرض کر چکا ہوں اس سے relevant جو بات ہو کر ناچاہتے ہیں ہم سننے کیلئے تیار ہیں جو تحریک التواہ وہ لے آئے ہیں، بنیادی طور پر بات یہ ہے کہ سو شل میڈیا پر جس دن NTS test ہوا سب کچھ سارے دنیا کے سامنے آگیا اب اگر ایک ایسی چیز کو ہم مشکوک بنانا چاہتے ہیں جو ہم کر چکے ہیں اور کرنے جا رہے ہیں اور سو شل میڈیا میں ایک ایک بچے کو اپنے رزلٹ کا پتہ چل گیا ہے میں آپ کے سامنے حل فیہ کہتا ہوں کہ آج تک میں نے ایجوکیشن میں جو NTS کے ٹسٹ ہیں ایک بچے کی خاندان کی ہو، حلقة کی ہو ایک آدمی کی سفارش نہیں کی ہے، دوسرا بات یہ ہے کہ جہاں تک یہ جو بات کر رہے ہیں اس میں کوئی صداقت نہیں ہے جو انھا کے اخباری تراشہ 6 لوگوں کے نام لکھے ہوئے ہیں زمرک صاحب کو دیکھنا چاہیے

جناب قائم مقام اسپیکر:- جی شکر یہ محترمہ لیکن آئندہ کیلئے اجازت لے محترمہ۔ اس طرح میرے خیال میں اسکوں کے بچے بھی ہم سے بہتر ہے وہ اپنے ٹیچرز سے اجازت لیکے بات کرتے ہیں۔ وہ بات اپنی جگہ ہے یہ معزز ایوان ہے، اس سے تو ہمیں سکول کے کلاس روم اچھے لگتے ہیں وہاگر بچے بھی بولتے ہیں تو وہ ٹیچرز سے اجازت لے کے۔ جی میرے خیال میں وہ complete۔ اس میں میرے خیال میں جو

12، اکتوبر 2015ء

45

بلوچستان صوبائی اسمبلی

ڈاکٹر صاحب کے جو concerned ہیں سارے چیزیں ہیں اس کو بحث کیلئے منظور کر دیتے ہیں۔ اس میں میرے خیال میں سارے لوگ بات کرنا چاہتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب آپ بیٹھ جائے مولانا عبدالواسع کو سنتے ہیں۔ آپ کا اپوزیشن لیڈر ہیں۔ میر گیلا صاحب Thank you.

جناب قائم مقام اسپیکر:- مولانا عبدالواسع کو سنتے ہیں۔

مولانا عبدالواسع (اپوزیشن لیڈر) :- point of order جناب اسپیکر۔

جناب قائم مقام اسپیکر:- میرے خیال میں مولانا عبدالواسع کو سنتے ہیں۔

مولانا عبدالواسع :- opposition leader حق رکھتے ہیں جناب اسپیکر!

مولانا عبدالواسع کو سنیں آپسا ہی opposition leader میر گیلا جناب قائم مقام اسپیکر:- صاحب thank you

مولانا عبدالواسع (اپوزیشن لیڈر) :- جناب اسپیکر! جناب زمرک خان صاحب نے جس مسئلہ پر تحریک التواء لایا ہے یقیناً اس میں کوئی دورانے نہیں ہے کہ حکومت میں ہو یا opposition میں ہو جو بھی تو وہ تعلیم کے بارے میں دورانے نہیں ہو سکتا ہے ہر ایک چاہتا ہے کہ تعلیم کا سلسلہ ہر لحاظ سے ٹھیک ہو پہلے اساتذہ کے حوالے سے پھر ان کے merit کے حوالے سے پھر بچوں کو فل سے روکنے کے حوالے سے ہر ایک چاہتے ہیں دل تو یہی چاہتا ہے لیکن بس چلے یانا چلے لیکن جناب اسپیکر! وہاں سے منظر نے جو باتیں کی ہیں میں سمجھتا ہو جناب اسپیکر! موجودہ حکومت سے میری ہزار مخالفت ہے لیکن جناب اسپیکر لیکن NTS کا معاملہ جوانہوں نے شروع کر دیا میں سمجھتا ہو سب سے پہلے میرے اور میں ان کو support کرتا ہو اور انکو دبھی دیتا ہو کہ یہ معاملہ جوانہوں نے شروع کر دیا لیکن جناب اسپیکر! نا صرف میں تمام آرائیں اسمبلی اور تمام ایوان اس بات پر متفق ہیں کیونکہ جناب اسپیکر! دو محکمہ ہمارے پاس ہر ڈیپارٹمنٹ پر merit ہونا چاہیے لیکن دو محکمہ ہمارے اس طرح ہیں کہ ہمارے زندگی اور موت کا مسئلہ اور زندگی موت اس سے وابستہ ہے health اور education اور اس میں اگر ہم merit کو پامال کر دیتے ہیں اور merit پر اساتذہ کو تعیناتی نا کر لیں تو اس نا اہل تعیناتی سے تو پھر ہمارے آئندہ نسل جو آتی ہے وہ نا اہل ہونے گے لیکن NTS کا سلسلہ جوانہوں نے شروع کر دیا اگرچہ اس پر کروڑوں روپے خرچ ہو گئے کروڑوں روپے اُس حساب سے جو ایک ایک ہزار سے جمع کرتے تھے تو جمع ہو گئے لیکن ہم کہتے ہیں اس پر آربوں بھی خرچ ہو جائے لیکن merit کو یقینی بنایا جائے۔ میری ایک تجویز ہے زمرک خان صاحب سے بھی گزارش ہے اور منظر صاحب سے بھی، زمرک خان صاحب سے میری گزارش یہ ہے کہ ایک

بلوچستان صوبائی اسمبلی

افتداری سلسلہ جب آپ شروع کرتے ہیں ان کیلئے بہت مشکل مرحلے طے کرنا ہے ان کو ہر طرف سے تنازع نہیں بنانا چاہیے میں اسکو یہ گزارش کرتا ہو اور منشیر صاحب سے میری گزارش یہ ہے کہ مجھے یقین ہے منشیر صاحب اب تک جو NTS کا سلسلہ جاری کیا ہے جیسا زیارتوال صاحب نے کہا کہ social media پر آیا اور ہر ایک اپناؤہ check کر رہا تھا نمبر جو ڈر کے اور بچے ہمارے پاس آتے تھے اور ہم نے بھی بچوں کو یہی کہا کرتے تھے کہ اگر merit بال جائے تو میرے جو بڑے سے بڑے دشمن یہ merit حال کر لیں تو میں اُس کو خراج تحسین پیش کرتا ہو لیکن بات یہ ہے کہ اب سلسلے جو کچھ نقصانات ابھی آ رہا ہے منشیر صاحب نظر آندرا نہ کیا جائے یہ حکومت کے دوست نظر آندرا نہ کیا جائے کیونکہ ابھی میں سمجھتا ہو کہ یہ اضلاع میں چلا یا گیا ہے وہاں DEO صاحبان کے پاس یا جو بھی ہے اُنکے جواہر یونیشن آفران ہیں یا وہاں DC وغیرہ جو اس میں مداخلت ۔۔۔

جناب قائم مقام اسپیکر:- میرے خیال میں مولا ناصاحب

مولانا عبدالواسع (اپوزیشن لیڈر):۔ وہاں مقامی طور پر لوگوں کو ایک یونین کے بندھے کو دوسرے یونین میں ظاہر کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور اس یونین کو جب ظاہر کرتے ہیں تو وہ اُس یونین میں جو پر آیا ہے تو اُس کی حق تلفی ہو رہی ہے جناب اسپیکر! اور اس طرح بھی ہوتا ہے کہ وہاں سے جا کے کوئی جعلی ڈگری اُٹا کے کہتا ہے کہ میری اس ڈگری کے نمبر جمع نہیں ہوئے ہیں تو جب انکو DEO کو کچھ پیسے دے کر کے کیونکہ ہمارے معاشرے کو corruption نے تباہ کر دیا وہ تمام ان لوگوں نے اور پھر اس میں سیاستدان اور ۔۔۔

جناب قائم مقام اسپیکر:- اس میں مولا ناصاحب میرے خیال میں اس میں ۔۔۔

مولانا عبدالواسع:- پارلیمنٹریں بدنام ہوتے ہیں تو میرے رائے یہ ہے میری تجویز یہ ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر:- اس میں ایک ۔۔۔

مولانا عبدالواسع (اپوزیشن لیڈر):۔ کہ انہوں نے جو وہاں اضلاع سے جو تباہی مانگتے ہیں کیونکہ لوگوں کو اعتراضات وغیرہ کا جو موقع دے دیا گیا وہ جس اضلاع کے کیونکہ منشیر صاحب نے جب اب تک جتنی بھی تکلیف کی ہے ہم انکو خراج تحسین پیش کرتے ہیں آگے جا کے ایک تکلیف اور کر لیں کہ جس ڈسٹرکٹ کے وہ order کرتے ہیں اُسی ڈسٹرکٹ کے تمام منتخب MPAAs سے پہلے بیٹھا کے انکو کہہ دیں کے پہلے NTS یہ تھے پھر اعتراضات یہ آئے ہیں پھر یونین کو نسل کا وہاں سے کہتے ہیں کہ یہ یونین کو نسل کا اس اعتراض کے بیان پر ہم نے تبدیلی کی کیونکہ ہر MPA کو اپنے یونین کو نسل سب کچھ معلوم ہے MPA کے سامنے بیٹھ کے اور ایک meeting کر لیں اگر وہ اُس meeting سے جب پاس ہو جاتے ہیں تو پھر اس کے بعد میں

12 اکتوبر 2015ء

47

بلوچستان صوبائی اسمبلی

سمجھتا ہو کہ ایک اچھا کام ہوا ہے ہم اس کا تعون کرتے ہیں اور میں زمرک خان صاحب سے گزارش کرتا ہو کہ اس کو نہ دینا انجیما جائے اور اس معاملے کو آگے بڑھایا آچھا اقدام ہے اور اس میں حمایت کرنا چاہیے گزارش یہ ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر:- جی شکریہ۔

انجیئر زمرک خان اچکزئی:- صرف ایک بات کرنا چاہتا ہو میرا بھی مقصد یہ نہیں ہے کہ میرا NTS پر اعتراض تھا NTS کا exam result صحیح ہوا بہت صحیح آیا ہے لیکن اب جس طرح opposition leader نے کہا ابھی ہمارے ڈسٹرکٹ میں اس میں دھندے ہو رہے ہیں یہ merit والے لڑکوں کو کسی طرح سے نکالنے کے کوشش ہو رہی ہے۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام اسپیکر:- نہیں اس میں تو۔۔۔۔۔

انجیئر زمرک خان اچکزئی:- اس پر آپ بات کریں اس پر آپ کس طرح policy بنائیں گے وہ ہمیں بتا دیں۔

عبد الرحیم زیادتی:- ڈسٹرکٹ میں یہ کسی صورت میں ہونے نہیں دیکھنے۔

انجیئر زمرک خان اچکزئی:- یہ جو MPAs کو بیٹھا میں یہ بھی صحیح ہے۔

ڈاکٹر حامد خان اچکزئی:- جناب اسپیکر! اصل بات جو ابھی مولانا صاحب نے کی ہمیں اس پر جلدی کرنی چاہیے کیونکہ لوگوں کی appointment ہو گی ایک تو یہ تمام ڈسٹرکٹ کا مسئلہ بن گیا ہے پورے صوبے کے ڈسٹرکٹ کا۔

جناب قائم مقام اسپیکر:- ایک تو ڈاکٹر صاحب بات یہ ہے کہ یہ آپکا گورنمنٹ کا مسئلہ ہے آپ ہی اس کو حل کر سکتے ہیں باہر سے تو نہیں کر سکتے ہیں۔

ڈاکٹر حامد خان اچکزئی:- میں آپکے توسط سے جناب اسپیکر! آپکے توسط سے تمام ممبران کے knowledge میں لاڈ لگا جناب اسپیکر! یو نین کے اندر دھاندی ہو رہی ہے ہمیں سب کو پتہ ہے کہ اس یو نین میں 5 merit پر ہیں اس یو نین میں دو ہیں۔ ایک یو نین سے دوسرے یو نین میں shift ہو رہے ہیں یہ پڑھ پڑھا آخبار کا لے کے۔۔۔۔۔ ایک منٹ میں بات کر رہا ہوں خدا کیلئے۔

جناب قائم مقام اسپیکر:- ایک منٹ اس کو complete کرنے دیں۔

ڈاکٹر حامد خان اچکزئی:- میں یہ لیکر گیا جناب اسپیکر! میں point of order پر بات کر رہا ہوں Sir۔

12 اکتوبر 2015ء

48

بلوچستان صوبائی اسمبلی

جناب قائم مقام اسپیکر:- میرے خیال میں زیارت وال صاحب دیسے بھی بحث ہو رہی ہے تو اس کو اچھا

نہیں ہے کہ ہم بحث کیلئے مختص کر لیں؟

ڈاکٹر حامد خان اچکزی:-

نہیں میری بات تو سنے۔

عبد الرحیم زیارت وال:-

جناب اسپیکر! گورنمنٹ کے طور پر پارلیمانی امور منشہ ہو میں میں اپنی رائے

دیتا ہو جو معاملہ ہے۔

میر محمد عاصم کرد گیلو:-

قانون کی پاسداری کریں ruling دیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر:-

جی شکر یہ میر گیلا صاحب ruling نہیں یہ law ہے point of

order پر کیے۔ walk out کریں میر صاحب۔

عبد الرحیم زیارت وال:- جناب اسپیکر! آپ سن لیں تو صحیح point of order کے نقطے ہیں point

of order پر جو بولتے ہیں، ہم بیٹھے ہوئے ہیں جواب دینے کیلئے، جہاں تک تحریک التواء کی بات ہے تحریک

التواہ پر ہم آپ کو گورنمنٹ کے طور پر اپنی رائے دیتے ہیں اس رائے کے مطابق آپ کو جانا ہوگا اس طریقے سے

اُسکو کرنا ہوگا پھر دوستوں کے جتنے بھی ہیں point of order وہ point of order پر نقاط اٹائے

ہم اس کو نوٹ کرتے جائیں گے گورنمنٹ کے طور پر۔

جناب قائم مقام اسپیکر:- نہیں تحریک التواہ میں دیے rule کیا ہے؟ آپ تو بہتر جانتے ہیں۔

ڈاکٹر حامد خان اچکزی:- وہ تو آپ نے ruling دے دی۔

عبد الرحیم زیارت وال:- ruling کہاں دی ہے؟

جناب قائم مقام اسپیکر:- اُس پر کبھی complete point of order ہی نہیں ہوا ہے پر کیسے

بولیں گے؟

عبد الرحیم زیارت وال:- میں آپ کو بتاتا ہوں آپ مجھے سن لیں پھر اس کے بعد۔۔۔

جناب قائم مقام اسپیکر:- میں تو سن رہا ہو آپ کا اپنا MPA نہیں سنتا ہے میں کیا کروں۔

عبد الرحیم زیارت وال:- کسی دوست کا اگر کوئی شکایت ہوگی کسی دوست کی اگر شکایت ہوگی point

of order پر اٹھ کے وہ پھر بتائے کہ اس کو اس طریقے سے کریں اس وقت آپ کے پاس سنجیدہ مسئلہ ہے

تحریک التواہ ہے تحریک التواہ میں اپنے فاضل دوست زمرک صاحب کو اس کے سامنے کہنا یہ چاہتا ہو کہ آخبار کا

جو تراشہ انہوں نے ساتھ لگایا ہے چھ سات لوگوں کے نام لکھیں ہیں اور وہ چھ ساتھ لوگ کہہ رہے ہیں کہ لوگوں کو

کر رہے ہیں اور certificate local بنا کے دے رہے ہیں اب بات یہ ہے کہ یہ بات تو enquiry کی ہو جائے گی اور تیسری بات یہ کر رہے ہیں کہ سینکڑوں لوگ inter 2 کے نام بھی انہوں نے نہیں دئے ہیں اگر کوئی نام ہے اگر اس قسم کی چیز ہے تو تحریک التواء کے حوالے سے ہم بات کرتے ہیں

انجینئر زمرک خان اچنزا:- زیاتوال صاحب آپ کو نام دے رہا ہوں۔

عبدالرحیم زیاتوال:- اب چونکہ نام جو اس میں لکھیں ہوئے ہیں وہ نام ہیں اس کے علاوہ تو کچھ نہیں ہے ہمارے پاس۔

جناب قائم مقام اسپیکر:- تو اُس کے پاس ہے نا؟

عبدالرحیم زیاتوال:- اُس کے پاس بھی نہیں ہے جو آدمی بات کر رہا ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر:- ایک منٹ اس کو سن لیں زیاتوال صاحب۔

عبدالرحیم زیاتوال:- میں اس پر آتا ہو جناب اسپیکر! آپ سُن لیں دوسری بات جو میں مولا نا صاحب میں کہنے جا رہا ہوں وہ یہ ہے جناب اسپیکر! ایک تو یہ کام تحریک التواء میں پڑھ کے اس کی وجہ سے میں سردار رضا صاحب سے request یہ کرتا ہو کہ جتنے جلد ممکن ہو وہ لوگوں کو لگائیں دوسری بات یہ ہے یہ یو نین کو نسل کے جو پڑھے ہیں یہ واقعتاً ہے ایک تو ہم نے یہ کہا تھا کہ جن اضلاع میں خواتین کے حوالے سے خصوصاً تھی اب انہوں نے policy کیا بنائی ہے یو نین کو نسل کو policy انہوں نے بنائی ہے یو نین کو نسل کا نا ہو گا وہ ضلع میں کئی duty نہیں دیا گا بھائی لوگ duty دیتے ہیں مرد میں دیتے ہیں خواتین میں ہمارے لئے مسئلے ہیں جو سکول آپ نے بنا کیں ہیں وہاں رہائش نہیں ہے جب رہائش نہیں ہے آپ کسی کو کیسے بھیجیں گے؟

جناب قائم مقام اسپیکر:- تو اس مسئلے کو حل کیسے کر سکتے ہیں اسکو کہیں کہ زور نادیں؟

عبدالرحیم زیاتوال:- وہ میں آپ کو بتا رہا ہو آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں بات یہ ہے کہ جس آدمی کا نام یو نین کو نسل کے طور پر voter list میں درج ہے وہ آدمی اس یو نین کو نسل کا قرار دیا جائے گا بس ہے اس کے علاوہ mean constituency constituencies کو نسل کے تحت وہاں پر elections ہوئے ہیں اور وہاں سے ممبران منتخب ہوئے ہیں یو نین کو نسل کا چیز میں منتخب ہوا ہے آپ کا ووٹ میرے دوسرے صاحب وہاں پر درج ہے میرا ووٹ کسی اور یو نین میں درج ہے اب جو میرے والد کا ووٹ میرے بھائی کا ووٹ میرے خاندان کا ووٹ جہاں درج ہے اور یہ بچ جو exam دے رہا ہے یا exam دے چکا ہے

12 اکتوبر 2015ء

50

بلوچستان صوبائی اسمبلی

یہ انہی کا ہی بیٹا ہے ہم اس کو کسی اور یونین کانسل میں بالکل consider نہیں کر سکتے اور ہونا بھی نہیں چاہیے اور اگر کوئی consider ہوگا میں دوسری بات آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہو میں مسائل کو حل کرنا چاہتا ہو ہم اس کو cancel کر سکتے not in court جائے پھر court executive orders میں آپ کے سامنے کہتا ہو اگر کوئی اس طرح کا گھپلا کر جاتا ہے یا ہو جاتا ہے ہم executive orders سے اس کو cancel کر سکتے، اس کے opposition کو cancel کر سکتے کہ اس نے دھوکہ دی کی ہے اور دھوکہ دی سے فلانہ یونین کو نسل میں آیا ہے۔

جناب قائم مقام اپیکر:- پہلے تو ہونا نہیں چاہیے ناپہلے تو ہونا نہیں چاہیے اسکا order۔

عبدالرحیم زیاتوال:- نہیں ہونا چاہیے۔

جناب قائم مقام اپیکر:- اگر جو کریں گا اس department کے head بھی انکو بھی۔

عبدالرحیم زیاتوال:- اگر ہو جاتا ہے اس قسم کے خدشات ہیں اسکے ان خدشات کے حوالے سے میں گزارش یہ کرنا چاہ رہا ہو اور زمرک صاحب سے گزارش یہ کرتا ہو کہ وہ تحریک القواہ پر زور نادیں اور ہم ان کو یقین دہانی کرواتے ہیں کہ تحریک القواہ آپ لے آئے ہیں اور جوشکاریاں ہیں department کے ساتھ بیٹھ کے سردار صاحب کے پاس کل سے چلا جائے جو کچھ انکے پاس ہے، اس کی روکتا ہم کر سکتے ہیں ہر صورت اور ہر حالت میں کر سکتے ہیں۔

جناب قائم مقام اپیکر:- شکریہ زیاتوال صاحب۔

عبدالرحیم زیاتوال:- تو آپ نے decision کی پاندی ہم کر سکتے ہیں اس کو implement کرو سکتے اس میں دورائے نہیں ہے اور ناہم کر سکتے اور result سب کے سامنے ہے ہے social media پر ہر ایک کے mobile پر انکے پاس آچکا ہے۔

جناب قائم مقام اپیکر:- میرے خیال میں، رحمت صاحب۔

رحمت علی صالح بلوج (وزیر صحت):- ایک cross twenty after 65 آیا ہے 65 years بعد ایک transparent جا رہا ہے۔

جناب قائم مقام اپیکر:- اس پر کوئی شک نہیں ہے۔

رحمت علی صالح بلوج (وزیر صحت):- کوئی شک نہیں ہے آپ کے candidate کا

12 اکتوبر 2015ء

51

بلوچستان صوبائی اسمبلی

کریں جس NTS کے result candidates کے check آیا ہے اُس کے ساتھ اُسکا form گا ہے آپ کو جس candidate پر اعتراض ہے آپ اپنے اعتراضات لگاسکتے ہو۔
جناب قائم مقام اسپیکر:- جی شکریہ!

(وزیر صحت) :- یہ system ہے تو یہ تحریک التواء بتتا ہی نہیں اسمبلی میں اعتراضات اُسی پر مسئلہ وہی پر حل ہوگا اور ایک departmental candidate کا ہے یہ against rule کے ہوگا۔

جناب قائم مقام اسپیکر:- آپ اس کو controversial میں نہیں لیجائے اس پر ہم لوگ آتے ہیں۔
انجینئر زمرک خان اچھزی:- انکو پھر اسپیکر کے seat پر بیٹھائے یہ فیصلہ کرتے رہے انکو کوئی حق نہیں میرے تحریک التواء میں بولنے کا۔

جناب قائم مقام اسپیکر:- نہیں نہیں آپ کا تحریک التواء ہے۔
انجینئر زمرک خان اچھزی:- آپ ایک کام کریں بحث کیلئے منظور کریں پھر minister health جو ہے پھر تفصیلی بات کریں اس کو بہت اچھے قانون کا پتہ ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر:- اچھا اس میں زمرک صاحب۔
انجینئر زمرک خان:- میں کافی چیزیں پھر بتاتا ہو۔ میں ایک چیز بتانا چاہتا ہو یہ دولطین ہیں میں نے NTS پر کوئی اعتراض نہیں کیا یہ سمجھتے نہیں زیارت وال صاحب بھی میں کہتا ہو آپ کا result social media پر بھی آگیا اُن لڑکوں نے جو پاس کیا جس نے 70,80% marks لئے ہوئے ہیں اُس کے حق پر ڈھا کر ڈالا جا رہا ہے آپ اُس کی guarantee مجھے دے دیں یہ دولٹ دے دیں ایک لست جو قلاع عبد اللہ کا جو ہے جو چاپ گیا ہے

جناب قائم مقام اسپیکر:- زمرک صاحب سنے۔

انجینئر زمرک خان اچھزی:- اُس میں وہ پوچھیں ہے for example میں آپ کو total نہیں بتا سکتا۔
جناب قائم مقام اسپیکر:- زمرک صاحب زمرک صاحب۔
انجینئر زمرک خان:- ایک منٹ آپ مجھ سُن لیں
جناب قائم مقام اسپیکر:- ٹھیک۔

12، اکتوبر 2015ء

52

بلوچستان صوبائی اسمبلی

انجینئر زمرک خان اچنری۔ 300 پوٹیں ہیں next چھاپی گئی ہے اس میں ڈیڑھ سو آگئے وہ ڈیڑھ سو پوٹیں کدھر گئی؟ اور ان لوگوں کو جو ہے reverse کر دیا گیا انکا حق مارا جاتا جو 80% والے اس کو side پر رکھا گیا ہے NTS میں مجھے اعتراض تو نہیں ہے آپ لوگ کہتے ہیں کہ تحریک التواء بنتی ہے نہیں بتتی ہے آپ کر لیں ٹھیک ہے نہیں کرتے ہو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے میں جا کے روزہ پر بات کروں گا

جناب قائم مقام اسپیکر:- ایک منٹ زمرک صاحب زمرک صاحب۔

انجینئر زمرک خان اچنری۔ میں سارے چیزیں آپ کے سامنے رکھتا ہوں باقی آپ کی گورنمنٹ کی بات ہے پھر انہوں نے ایک تجویز دی کہ MPA کو لے لیں آپ MPA کو لیتے ہیں نہیں لیتے؟ کیوں نہیں لیتے؟ ہم تین MPA ہیں آپ کتنے MPA ہیں

جناب قائم مقام اسپیکر:- زمرک صاحب زمرک صاحب ایک منٹ سے نا ایک تو منظر صاحب نے کہا کہ میرے پاس لائے جو آپ کے پاس مواد ہے اگر آپ اس پر مطمئن نہیں ہیں پھر اس کو بحث کیلئے ہاؤس سے پوچھیں گے اور اس پر ابھی کوئی بات نہیں کریگا سوائے۔۔۔ (مداخلت)

عبدالرحیم زیاتوال:- کہہ رہے ہیں کہ میرے پاس list ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر:- وہ list اپوتا ہے کہ change ہے۔

عبدالرحیم زیاتوال:- نہیں نہیں وہ کہتا ہے میرے پاس list ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر:- اب یہ conclusion میں آ جاتے ہیں اب بحث پر بحث چلا جائے گا۔

عبدالرحیم زیاتوال:- بحث کی بات نہیں ہے مجھے سن لیں اپ کو بتا رہا ہوں یہ کہ یہ جو تحریک التواء لے آئیں ہے اس میں کہا ہے کہ local certificate جعلی بنائیں جا رہے ہیں اور وہ لست میں اب بحال کرنے جا رہے ہیں نے آپ کے سامنے clear cut آپ کو کہہ دیا۔

جناب قائم مقام اسپیکر:- وہ دو باتوں پر آرہے ہیں۔

عبدالرحیم زیاتوال:- کہ جو نتیجہ آیا

(وزیر قانون و پارلیمانی امور)۔ مجھے سن لے میں آپ کو بتا رہا ہوں کہ یہ جو تحریک التواء لے آئیں ہیں اس میں کہا ہے کہ لوکل سرفیکٹ جعلی بنائے جا رہے ہیں اور وہ لست میں اب فعال کرنے جا رہے ہیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر:- وہ دو باتوں میں آرہے ہیں نہ۔

(وزیر قانون و پارلیمانی امور)۔ میں نے clear cat آپ کو کہہ دیا کہ جو نتیجہ آیا ہے اس نتیجے کے

تحت وہ سو شل میڈیا پر سب کے پاس چلا گیا ہے اب کی جو بات ہے لسٹ کی جو بات کر رہے ہیں یہ تو سنی سنائی ایک بات انہوں نے یہ کہی کہ وہاں ہیڈ ماسٹر گوم رہا ہے پھر رہا ہے کہتا ہے کہ۔

جناب قائم مقام اسپیکر:- زیارت وال صاحب اس میں منسٹر ایجوکیشن نے اچھی وہ دیا آپ سنے تو صحیح۔
(وزیر قانون و پارلیمانی امور):- دیکھو یہ تھڑوں کی باتیں نہیں ہیں ہیڈ ماسٹر کہہ رہا ہے کہ میں فلانے کو لگا ہوں گا فلاںے کو نہیں لگا ہوں گا۔ میرٹ لسٹ آپ کے پاس آگیا ہے اُس میرٹ لسٹ وہ ہزار مرتبہ کہہ وہ ہیڈ ماسٹر جہاں کا بھی ہے لگ کا وہ آدمی جس کا میرٹ بنتا ہے۔ دوسری بات اُس میں نہیں ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر:- زیارت وال صاحب آپ اور جگہ پر لے جا رہے ہیں منسٹر ایجوکیشن نے اچھی بات کر لی کہ اگر اس میں کوئی شق و شاعت ہے مجھے پیش کریں میں اُس میں پر عمل کروں گا۔
(وزیر قانون و پارلیمانی امور):- عمل کریں گے اُس میں دوسری بات نہیں ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر:- بات اُس میں نہیں ہے اس میں NTS میں کوئی وہ نہیں ہے۔ اگر کوئی نچلے لیوں میں کوئی آگے پیچھے کر لیتا ہے لسٹ کو وہ تو منسٹر صاحب بیٹھے ہیں وہ اُس کو۔
(وزیر قانون و پارلیمانی امور):- نہیں نہیں کرنے دیں گے میں آپ کو یقین دہانی کرو ارہا ہوں کہ نہیں ہو گا اس قسم کی کوئی چیز نہیں ہو گی۔

جناب قائم مقام اسپیکر:- Thank you زیارت وال صاحب۔ آپ نے بھی بولا ہے ڈاکٹر صاحب۔
اگر آپ مطمین ہیں تو منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ مجھے لسٹ دے دیں۔
سردار عبدالرحمن کھیڑان:- ان کی تو کوئی مطلب ہی نہیں ہے جو مولانا صاحب نے تجویز دی ہے MPA بیٹھ جائے ہم تو یہ نہیں کہہ رہے ہیں کہ ہم بیٹھ جائے۔

جناب قائم مقام اسپیکر:- سردار صاحب منسٹر نے کہا ہے کہ جس جس کو اعتراضات ہے مجھے بتا دیں میں اُس پر کام کروں گا۔ اگر آپ کہتے ہیں کہ بحث کے لیے منظور کرنا ہے تو بحث کے لیے منظور کر لیتے ہیں۔ اتنے میں بحث بھی کر لیتے تو ہو جاتا تھا۔

انجینئر زمرک خان اچکزئی:- اسپیکر صاحب میں نے آپ کے پاس لسٹ بھیج دیں مجھے اور منسٹر صاحب کو بات کرنے دیں ہم اس مسئلے کو حل کر دیں گے میرا کوئی مقصد نہیں ہے نہ میرا کوئی بھائی ہے نہ میرا کوئی کزن ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر:- آپ اور منسٹر صاحب باہر جا کر بات کریں گے!
انجینئر زمرک خان اچکزئی:- نے زیارت وال صاحب کو صحیح پتہ ہے اس چیز کا نہ health minister کو پتہ

ہے نہ مسٹر P&D کو پتہ ہے وہ اب منسٹر ایجوکیشن بیٹھا ہوا اُس کو چھوڑ دیں وہ اُس نے جو جواب دیا اُس کے ساتھ میں کروں گا۔

انجینئر زمرک خان اچخزی: آپ اس کو بحث کے لیے منظور کر لیں پھر بحث کر لیں اس پر۔
(وزیر یونیون و پارلیمنٹی امور) : جناب اسپیکر آپ مجھے بولنے دیں۔ جناب اسپیکر یہ اخبار کا تراشہ میں لے کر اپنے district چلا گیا وہاں DDO، DEO، EDO کے ساتھ میں نے بات کی کہ بھائی یہ خدشات ہیں اس کا serious نوٹس لیا جائے ڈپٹی کمشنر کے نوٹس میں میں نے لے کر آیا کہ بھائی آپ لوگ آپس میں بیٹھ جاؤں اپنے تمام یونین کو نسل کے لست اپنے پاس رکھ لواں اُس کا لوکل سٹریفیکٹ اُس کا جہاں پر ووٹ اُس کا درج ہے ان تمام کو لے کر میرٹ میں ہر یونین کو نسل کا لست لگا دیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: نہیں ابھی آپ کیا چاہتے ہیں اس کو بحث کے لیے منظور کر رہے ہیں یا کیا کریں؟
ڈاکٹر حامد خان اچخزی (وزیر PND) : وہ آپ کے اُس پر ہے آپ کے منسٹر صاحب کے اور معرکے میں صرف help کرنے کے لیے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: جی شکریہ۔
انجینئر زمرک خان اچخزی: ابھی جو کہہ رہے ہیں مسٹر PND صحیح کہہ رہے ہیں وہاں جو میرٹ ہے جو یونین کو نسل کے اُس پر میرٹ آ رہا ہے اُس میرٹ کو دیکھ لیں اور یہ جو لوکل سٹریفیکٹ ہے اس کو دیکھ لیں ضروری نہیں ہے کہ اس کو پھر بحث کے لیے منظور کر رہے ہیں وہ بات صحیح کر رہے ہیں بس صحیح ہے ٹھیک ہے۔
(وزیر یقانون و پارلیمنٹی امور) : جناب اسپیکر میں زمرک صاحب سے پھر گزارش بھی کرتا ہوں
(مداخلت)

ڈاکٹر حامد خان اچخزی (وزیر P&D) : تین دفعہ میں اُس کو ٹیلیفون کر چکا ہوں کہ بھائی میرے یونین کو نسل میں بندہ آیا جب میرے پاس بندہ آیا تو وہ بندہ کوئی 6,7,8 مہینے کے بعد آیا اور پھر گورنر صاحب کے اپیل پر اُس بیچارے کو میرٹ ملا انصاری صاحب کسی کا نہیں مان رہے یونین کو نسل میں بھی میرٹ ہونا چاہیے یہ ہماری استدال ہے منسٹر صاحب کا help کریں گے یہ بڑی بنیادی چیز ہے یہ چند نو کریاں آئی ہیں ہر ایک کو اپنا میرٹ کی بنیاد پر وہ ملنا چاہیے یہ یونین کو نسل تک چلا گیا ہے ابھی میں کوشش کر رہا ہوں ایک یونین کو نسل سے دوسرے یونین کو نسل میں جا رہا ہوں۔ (مداخلت)

جناب قائم مقام اسپیکر: جی شکریہ ڈاکٹر صاحب میرے خیال سے Conclusion میں جاتے ہیں

12، اکتوبر 2015ء

بلوچستان صوبائی اسمبلی

55

اس کو آگے بڑھاتے ہیں۔

وزیری پی اینڈ ڈی) :- باقی districts کا جو بھی مرضی ڈپٹی کمشنر کو میں نے کہا کمیٹی بنائے دے دیں۔ بڑی مہربانی۔

جناب قائم مقام اسپیکر:- جی زیارت وال صاحب۔

وزیر قانون و پارلیمنٹی امور:- جناب اسپیکر اس میں جو بات دوست کہہ رہے ہیں یہ تھے ہے منشی صاحب بیٹھے ہیں DO سے district education officer سے میرٹ کی جو سٹ کے ہے وہ منگوالیں گے اور ساتھ ہی ساتھ ایک دن میں district کو وہ کر سکتے ہیں دو، دو کو کر سکتے ہیں تین، تین کو کر سکتے ہیں جو بچے آپ کی جو ووٹر لسٹ ہے وہ ان کے سامنے ہو کسی بھی قسم کا اُس میں ابہام نہ ہو اور خصوصاً اگر ایسی کوئی ابہام ہے کسی کو وہ منشی صاحب کے ساتھ رابطہ کریں ہمارے MPA صاحبان منشی صاحبان کے میرے ضلع میں یونین کونسلوں میں اس قسم کی گڑ بڑ ہو رہی ہے یہ گڑ بڑ نہیں ہونا چاہیے اور ہر حوالے سے شفافیت کو یقینی بنائے شفافیت کو یقینی بنائے کسی بھی بچے کا کسی بھی طریقے سے جس نے نمبر لیے ہوا اس کی حق تلقی نہ ہو جائے بس ہم اس پر قائم ہے اور یہ کریں گے اس کے علاوہ اور کچھ نہ جانتے ہیں نہ کرنے کے لیے تیار ہیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر:- جی شکریہ زیارت وال صاحب۔ میرے خیال میں NTS گورنمنٹ کا ایک بہت اچھا اقدام ہے۔ اس کی شفافیت کو منشی صاحب آپ یقینی بنائے کیونکہ اس طرح بار بار ہم اس چیز کے وہ نہیں ہو سکتے ہیں کہ ایک آپ نے بہت اچھا اقدام اور آپ کے گورنمنٹ اور cabinet سے decision لیا ہے اچھا اقدام ہے۔ اس کی شفافیت کو یقینی بنایا جائے اور مولانا صاحب اور سارے لوگ ہمارے معزز MPAS کہہ رہے ہیں کہ اس میں فائل لسٹ کے لیے MPAS کو بھی اُس میں involve کر لیں کہ کئی بھی اعتراضات ہو تو اس کو آپ کے سامنے لائے۔ thank you.

مولانا عبدالوسع (قائد حزب اختلاف) :- جناب اسپیکر میں زیارت وال صاحب کا اور حکومت کے دوستوں کا مشکور ہوں کیونکہ میں زمر ک صاحب کا بھی مشکور ہوں کیونکہ زمر ک صاحب نے جو تحریک پیش کی تھی وہ بھی انہوں نے مطلب اس پر زور نہیں دیا اور انہوں نے نیک نیتی پر پیش کیا بنیادی طور پر جب ایک اچھا کام جب ہے تو ہم حکومت کے ساتھ ہیں اور ہم تعاون کریں گے اور حکومت یہ بھی ہم معاونت کریں گے کیونکہ تاکہ ایک اچھا کام انہوں نے شروع کیے ہیں اگر وہاں DOs کی وجہ سے انکے سارے نیک نامی بدنامی میں تبدیل ہوتے ہیں تو اگر ہم ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھ جائے پھر عوام میں ہر ایک MPA کہہ سکتا ہے کہ بھائی میں خود

بلوچستان صوبائی اسمبلی

بیٹھا ہوا تھا اور سارے اگر کسی نے آپ کے ساتھ زیادتی کی تھی وہ بھی ہم نے روک لیا کوئی زیادتی نہیں ہوا تو ان کی نمائندگی ہوتی اور ان کی تعاون ہوتے ہیں اور ان کے اچھے کارگردگی کی تعریف ہوتے ہیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر:- جی شکریہ مولانا واسع صاحب۔ گورنمنٹ کی ثبت یقین دہانی کے بعد تحریک التوانہ 5 کو منعقد یا جاتا ہے۔ اب میرے خیال سے time بھی کم ہے دو قراردادیں ہیں اگر ان کو اگلے اجلاس کے لیے کریں اور سرکاری کارروائی بھی ہے تو میرے خیال میں بہت time لگے گا۔

نصراللہ خان زیرے:- منظور کر لیتے ہیں لس بولے نہیں ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر:- debate تو ہو گا جب آپ۔

(وزیر قانون و پارلیمانی امور):- منظور کرتے اور پھر اس کا تائید کرتے ہیں

جناب قائم مقام اسپیکر:- تائید میں بھی تو گھنٹے لگیں گے یہ تو جس بولے نہیں دیا اس میں گھنٹہ لگ گیا۔ میرے خیال میں یہ دونوں کو اگلے کارروائی میں ڈال دیتے ہیں اور سرکاری کارروائی پر چلے جاتے ہیں۔

نصراللہ خان زیرے:- منظور کر لیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر:- منظور میرے خیال میں بحث پھر اس میں ہو گا بہت لمبا چلے گا پھر 10 بجے تک آپ جان نہیں چڑاسکتے ہیں اور سرکاری کارروائی پھر نہیں ہو گا۔ منظر صاحب ایسی ہے۔ thank you۔

قرارداد نمبر 51 اور 52 کو اگلے اجلاس کے لیے اس میں ڈال دیا جائے اگلے سیشن کی اگلے اجلاس میں۔ جی سردار صاحب کارروائی ختم ہو رہا ہے۔ سرکاری کارروائی برائے قانون سازی۔ مشیر وزیر اعلیٰ برائے تعلیم بلوجستان میں نجی تعلیمی اداروں کی ترقی فروغ، اصول و ضوابط رجسٹریشن اور نظم و نسق قائم کرنے کا مسودہ قانون مصدرہ 2015 (مسودہ قانون نمبر 21 مصدرہ 2015) کے متعلق تحریک پیش کریں۔

(مشیر وزیر اعلیٰ برائے تعلیم):- میں مشیر وزیر اعلیٰ برائے تعلیم تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوجستان میں نجی تعلیمی اداروں کی ترقی فروغ، اصول و ضوابط رجسٹریشن اور نظم و نسق قائم کرنے کا مسودہ قانون مصدرہ 2015 (مسودہ قانون نمبر 21 مصدرہ 2015) کو فی الفور زیر غور لا یا جائے۔

جناب قائم مقام اسپیکر:- تحریک پیش ہوئی۔ آیا بلوجستان میں نجی تعلیمی اداروں کی ترقی فروغ، اصول و ضوابط رجسٹریشن اور نظم و نسق قائم کرنے کا مسودہ قانون مصدرہ 2015 (مسودہ قانون نمبر 21 مصدرہ 2015) کو فی الفور زیر غور لا یا جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ آیا بلوجستان میں نجی تعلیمی اداروں کی ترقی فروغ، اصول و ضوابط رجسٹریشن اور نظم و نسق قائم کرنے کا مسودہ قانون مصدرہ 2015 (مسودہ قانون نمبر 21 مصدرہ 2015) کو فی الفور زیر غور لا یا جائے؟

12 اکتوبر 2015ء

بلوچستان صوبائی اسمبلی

57

2015) کوئی الفورز یغور لا جاتا ہے۔ مشیر وزیر اعلیٰ برائے تعلیم بلوچستان میں نجی تعلیمی اداروں کی ترقی فروغ، اصول و ضوابط رجسٹریشن اور نظم و نسق قائم کرنے کا مسودہ قانون مصدرہ 2015 (مسودہ قانون نمبر 21 مصدرہ 2015) کے متعلق اگلی تحریک پیش کریں۔

(مشیر وزیر اعلیٰ برائے تعلیم)۔ میں مشیر وزیر اعلیٰ برائے تعلیم تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان میں نجی تعلیمی اداروں کی ترقی فروغ، اصول و ضوابط رجسٹریشن اور نظم و نسق قائم کرنے کا مسودہ قانون مصدرہ 2015 (مسودہ قانون نمبر 21 مصدرہ 2015) کے متعلق اگلی تحریک پیش کریں۔

جناب مقام اپیکر:- تحریک پیش ہوئی۔ آیا بلوچستان میں نجی تعلیمی اداروں کی ترقی فروغ، اصول و ضوابط رجسٹریشن اور نظم و نسق قائم رکھنے کا مسودہ قانون مصدرہ 2015 (مسودہ قانون نمبر 21 مصدرہ 2015) کو منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ بلوچستان میں نجی تعلیمی اداروں کی ترقی فروغ، اصول و ضوابط رجسٹریشن اور نظم و نسق قائم کرنے کا مسودہ قانون مصدرہ 2015 (مسودہ قانون نمبر 21 مصدرہ 2015) کو منظور ہوا۔ وزیر صحت بلوچستان میں ادارہ برائے امراض گردہ کوئٹہ کے قیام کا مسودہ قانون مصدرہ 2015 مسودہ قانون نمبر 22 مصدرہ 2015 کے متعلق تحریک پیش کریں۔

میر رحمت صالح بلوچ (وزیر صحت) :- Thank you جناب اپیکر۔ میں وزیر صحت تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان میں ادارہ برائے امراض گردہ کوئٹہ کے قیام کا مسودہ قانون مصدرہ 2015 (مسودہ قانون نمبر 22 مصدرہ 2015) کوئی الفورز یغور لا جاتا ہے۔

جناب مقام اپیکر:- تحریک پیش ہوئی۔ بلوچستان میں ادارہ برائے امراض گردہ کوئٹہ کے قیام کا مسودہ قانون مصدرہ 2015 (مسودہ قانون نمبر 22 مصدرہ 2015) کوئی الفورز یغور لا جاتا ہے۔ تحریک منظور ہوئی۔ بلوچستان میں ادارہ برائے امراض گردہ کوئٹہ کے قیام کا مسودہ قانون مصدرہ 2015 (مسودہ قانون نمبر 22 مصدرہ 2015) کوئی الفورز یغور لا جاتا ہے۔ وزیر صحت بلوچستان میں ادارہ برائے امراض گردہ کوئٹہ کے قیام کا مسودہ قانون مصدرہ 2015 (مسودہ قانون نمبر 22 مصدرہ 2015) کے متعلق اگلی تحریک پیش کریں۔

(وزیر صحت) :- میں وزیر صحت تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان میں ادارہ برائے امراض گردہ کوئٹہ کے قیام کا مسودہ قانون مصدرہ 2015 (مسودہ قانون نمبر 22 مصدرہ 2015) کوئی الفورز یغور لا جاتا ہے۔

جناب مقام اپیکر:- تحریک پیش ہوئی۔ آیا بلوچستان میں ادارہ برائے امراض گردہ کوئٹہ کے قیام کا مسودہ قانون مصدرہ 2015 (مسودہ قانون نمبر 22 مصدرہ 2015) کوئی الفورز یغور لا جاتا ہے؟ تحریک منظور

ہوئی۔ بلوچستان میں ادارہ برائے امراض گردہ کوئٹہ کے قیام کا مسودہ قانون مصدرہ 2015 (مسودہ قانون نمبر 22 مصدرہ 2015) منظور ہوا۔

آغا سید لیاقت علی:- جناب اسپیکر پر دنوں آپس کے کنفی ہے اور دنوں امن و امان کے سلسلے میں ہے

جناب قائم مقام اسپیکر:- امن و امان کے سلسلے میں نہ وزیر اعلیٰ ہیں اور نہ ہی وزیر داخلہ ہیں۔۔۔

آغا سید لیاقت علی۔ تو یہی میں عرض کرہا تھا جناب اسپیکر کے اس وقت جب یہ پیش ہوئے تو وزیر اعلیٰ صاحب نے بھی اور home minister نے بھی کہا کہ میں اس کا پورا چھمن بن کر کے پھر حالات آپ لوگوں کو بتاؤ گا اور اس پر بحث کی جائے گی اب چونکہ home minister صاحب بھی نہیں وہ رپورٹ بھی نہیں پیش کی جائے سکتی ہے اور وزیر اعلیٰ صاحب بھی تشریف نہیں رکھتے ہیں تو میرے خیال میں اس دانست میں اس کو اگر مولانا صاحب اگر سمجھے تو جب وزیر اعلیٰ اور home minister ہوں اس وقت اس پر بحث کریں کیونکہ اس میں پیش کا بڑا اہم مسئلہ ہے جو مسٹر شیر محمد مرحوم شہید کیا گیا اس سلسلے میں ہے اور اس پر میں لازمی بحث کرنا چاہتا ہوں اور میرے ساتھ home minister صاحب نے یہ وعدہ کیا تھا کہ اس کا مکمل رپورٹ یہاں پر پیش کریں گا اور home minister صاحب نہیں ہیں اور یہ مسئلہ بڑا اہم ہے تو میری یہ گزارش ہے کہ جب یہ دونوں یہاں پر حاضر ہوں تو اس پر پھر بحث کی جائے۔

جناب قائم مقام اسپیکر:- جی شکر یہ!

اچیئر زمرک خان اچنی:- پچھلے سیشن میں ہم نے یہی کہا تھا law in order کے حوالے سے جو بھی مسئلہ ہوگا اس پر ہم بحث کریں گے کم از کم law in order --

جناب قائم مقام اسپیکر۔ اگلے اجلاس میں باقاعدہ سارے چیزیں رکھ دینگے نہ home

CeductionCepatment

انجینئر زمرک خان اچکزی:- نہیں نہیں میں آپ کو کیا کھارا ہوں اک منٹ سن لیں enforcement

جوان سے related department ہیں ان کا ایک بندہ آج بھی نہیں آتا۔

جناب قائم مقام اسپیکر:- زیارتوال صاحب میں ابھی یہ بات کرنے والا تھا کیونکہ آپ کے

جو official gallary ہے بالکل خالی پڑی رہتی ہے پہلے بھی ہم نے کہا ہے اس پر ہم نے رولنگ دیا کہ کم از کم

جب آپ کے minister صاحبان یہاں موجود ہیں haed of the haed موجود ہیں سکرٹری

صاحبان لازمی موجودهول -

12، اکتوبر 2015ء

59

بلوچستان صوبائی اسمبلی

انجینئر زمرک خان اچنری:- نہیں آپ پولیس department کے FC department کے

اس department کے کم از کم اس کے نمائندے جو ہیں ادھر بیٹھے۔۔۔

جناب قائم مقام اسپیکر:- دیسے بھی یہاں موجود ہونے چاہیں جب کہ ایوان کے سارے

ممبر ران موجود ہیں تو باقی سیکرٹری صاحب کہاں سے وہ ہیں۔۔۔

(وزیر قانون و پارلیمنٹی امور)۔۔۔ جناب اسپیکر دوستوں نے خصوصاً آفیسرن کے حوالے سے سیکرٹری صاحبان

کے حوالے سے جو نمائندہ کی ہے education کی آج وہ تھے livestock خیز سیکرٹری صاحب بیٹھے تھے ان

کے questions تھے اور اس کے علاوہ health کے حوالے سے education کے حوالے سے یہ چیزیں

سامنے ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام اسپیکر:- چیزیں سامنے آ جاتی ہیں!

(وزیر قانون و پارلیمنٹی امور)۔۔۔ ان کو میں تحری طور پر چیف سیکرٹری کو لکھ کر کے دے دیتا ہوں کہ وہ

اپنے سیکرٹریز کو پابند بنئے وہ یہاں gallary میں موجود ہوں جو بھی مسئلہ ہوں۔

جناب قائم مقام اسپیکر:- وہ بھی پابند بنادیں concerned minster بھی ان کو پابند بنادیں

کیونکہ کسی واقع پر کوئی بھی point of order اٹھ سکتا ہے تو department کے head lazmi ہے اگر وہ

بہت busy ہے تو وہ اپنے نمائندہ کو ایڈیشنل سیکرٹری کو بھج دیں لیکن یہ ہے کہ first priority ان کا اپنا ہے

جب minster آتے ہیں تو اس میں!

(وزیر قانون و پارلیمنٹی امور)۔۔۔ نہ آنے صورت کی ایڈیشنل سیکرٹری اس ہر حالت میں موجود ہونا

چاہئے۔۔۔

جناب قائم مقام اسپیکر:- موجود ہونا چاہئے!

(وزیر قانون و پارلیمنٹی امور)۔۔۔ دوسری بات یہ ہے یہاں پر ان کو گزارش میں کرنے جا رہا ہے وہ یہ ہے کہ جس

کے question department کے department کے سمبلی کے ممبر ران کسی بھی وقت

کسی بھی ۔۔۔

جناب قائم مقام اسپیکر:- کسی بھی point پر آ جاتا ہے!

(وزیر قانون و پارلیمنٹی امور)۔۔۔ کسی بھی point پر آ جاتا ہے جب تک اسے سمبلی کا اجلاس جاری ہوں اس کو پابند

بنائے گے کہ وہ بیٹھے house کو سنے اور جو تقدیم یہاں پر ہو رہی ہے بنیادی طور پر اس کا جواب دینا یا ان کی

زمنہ داری میں آتا ہے تو آپ کی بات درست ہے انشاء اللہ میں بنیادی طور پر اپنے چیف سیکرٹری صاحب کو لکھ دیتا ہوں اور مطلق department کے جتنے بھی ہمارے وزیر صاحبان ہیں وہ بھی اپنے سیکرٹری صاحبان کو پابند بنائے کہ وہ اجلاس میں آ کر حاضر ہوں یہاں کا نمائندہ حاضر ہو۔

جناب قائم مقام اسپیکر:- جی شکر یہ زیارت وال صاحب اس کو جی زیرے صاحب--

نصراللہ زیرے:- جناب اسپیکر تحریک التواہے اس وجہ سے--

سردار عبدالرحمن کھنیران:- آپ honourable chair next نے رولنگ دی کے جو آج کا دن تھا اس میں اس نے کہا کہ آئی جی ccpo home sectery یہ law in order کے سلسلے میں جو آپ کی ان کی تحریک التواہی یا آپ پھر مولا نا حضرت کی تھی تو اس پر رولنگ تھی کہ وہ آج کے اجلاس میں present ہو گے لیکن وہ کوئی بھی نہیں آیا اس پر آپ کی تھوڑی سی سختی جیسے ابھی رحیم زیارت وال صاحب نے کہا ہے کہ official gallery بنی ہوئی ہے--

جناب قائم مقام اسپیکر:- بالکل اس پر رحیم زیارت وال صاحب نے کہا ہے کہ اس پر عمل کراوے گے!

سردار عبدالرحمن کھنیران:- یہ وزیر اعلیٰ کے مشیر کے لیے نہیں ہے جان بلیدی صاحب بیٹھے ہوئے ہیں یہ سیکرٹریز کے لیے ہے کہ وہ موجود ہوں کسی stage پر بھی کوئی problem کوئی مسئلہ نہیں ہوں جان بلیدی صاحب نے اس کو مستقل قبضہ کیا ہوا ہے--

جناب قائم مقام اسپیکر:- جی شکر یہ سردار صاحب--

نصراللہ زیرے:- جناب اسپیکر صاحب ایسا ہے کہ آج کے جو آپ کا تحریک التواہ نمبر 02 ہے وہ میں نے پیش کیا چونکہ وہ امن امان سے تعلق نہیں رکھتا ہے وہ تحریک التواہ ہم نے بحث کرنی تھی اور اس کو ایک قرارداد کی شکل میں ہم نے وفاقی حکومت کو اور آزاد کشمیر کے حکومت کو اس کے اسمبلی کو ہم نے بھیجا تھا تو میری عرض یہ ہے law minister سے بھی چونکہ یہ وہ situation وہاں چل رہی ہے کہ کشمیر میں پنجاب میں بہت سارے جو ہماری عوام ہے پشتون عوام ہے ان کے کوئی 06 سو کے قریب دکانیں بند کیے ہیں ان کو آزاد کشمیر سے نکالا جا رہا ہے تو یہ تحریک التواہ کو قرارداد کی صورت میں آپ منظور کر کے وفاق کو بھج دیں تو یہ آپ کی بڑی مہربانی ہو گی۔

جناب قائم مقام اسپیکر:- زیارت وال صاحب میرے خیال میں اس کو منظور کرتے ہیں!

(وزیر قانون و پارلیمانی امور): ہاں شکر یہ جناب اسپیکر--

12 اکتوبر 2015ء

61

بلوچستان صوبائی اسمبلی

جناب قائم مقام اسپیکر:-

منظور کرتے ہیں۔۔

(وزیر قانون و پارلیمانی امور) :-

ہاں بنیادی طور پر تحریک التواء آئی ہے اس میں مزید بحث جانے سے پہلے اگر آپ house پورا متفق ہوں واقعہ اس قسم کا معاملہ ہے اور ہمارے اسمبلی کی جانب سے یہ اگر ان کے پاس چلا جاتا ہے قرارداد کی شکل میں اور یہ جو ہورہا ہے کراچی میں بھی ہے پنجاب میں بھی ہے سندھ میں جہاں جہاں پر ہے آزاد کشمیر میں اس کی وہاں جائی گی تو میں زیادتی طور پر اس کی حمایت کرتا ہوں آپ قرارداد کی شکل میں ایک ہوں علاوہ کر کے قرارداد کی شکل میں اس کو منظور کیا جائے house سے رائے لے لیں اور اس پر اپنی رولنگ دیکے اور اس کو معمودیں۔۔

جناب قائم مقام اسپیکر:-

جی شکریہ زیارت وال صاحب میرے خیال میں سردار صاحب نے ایک point کیا تھا کہ آج کے دن minister بھی نہیں کم از کم head department کے raise جو سیکرٹری صاحبان یہ پولیس سے کوئی نمائندہ اس چیز کو takup personally کریں اور آئندہ اس طرح کے اس طرح رولنگ دیا جائے اور اسمبلی کی استقاد مجرح ہو جاتا ہے اگر وہ اس پر عمل نہیں کرتے ہیں

ڈاکٹر رفیق ہاشمی صاحب:- جناب اسپیکر میں چیئرمیٹ کیا اس میں میں تشریف فرمائ تھی اور میں نے یہاں رولنگ orders دیے کہ برائے مہر انی next time law in order یہ debate ہو گی honourable members کریں گے تو متعلقہ ممبر ران کو آفیسر ووں کو ان کو بیہاں ہونا چاہئے کتنے افسوس کی بات ہے کہ دو دن گزار جانے کے باوجود۔۔

جناب قائم مقام اسپیکر:- جی point آگیا وزیر قانون صاحب اس پر وہ دیں دیے مورخہ 06 اکتوبر 2015ء کے اجلاس میں بذہت تحریک التواء نمبر 04 کو قرارداد کی شکل میں منظور کیا جائے۔ تحریک التواء نمبر 04 کو قرارداد کی شکل میں منظور کیا جاتا ہے۔

محترمہ شاہدہ روف:- point of order جناب اسپیکر تا جو چاہتی ہوں اس house کی پیڈ پارکنگ جو اس وقت کوئی میں رائیج کی گی ہے ہم لوگوں کا اس اسمبلی کا ایوان کا اس حکومت کا یہ فرض بنتا ہے آئینی فرض ہے کہ جتنے بھی مفاد عامہ کے کام ہیں ان کو بغیر کسی تعطل کے ہونا چاہئے لوگوں کا استھان فوری بند کریں یہ آج میں نے خود observe کیا میں اپنے گھر سے جناح روڈ تک travel کر کے آئی government ہوں تو ایک جب گاڑی پارک کرنے لینے ہیں جب جناح روڈ پر تو ایک لڑکا نوجوان ہمارے گاڑی کی طرف

لپکا ہے اور کہتا ہے جی آپ 30 روپے pay کریں گے اگر یہاں پر آپ نے گاڑی کھڑی کرنی ہیں تھوڑا سامیں نے اس سے بحث کی ہم سب کے knowledge میں ہو گا۔ وہ پیڈ پارکنگ کے لیے جگہ کیسے بنائی ہے ڈالڈاگھی کے ڈبے خالی لیں کے ان کے ساتھ جو ہے وہ ہماری روٹ کا آدھا حصہ جو ہے reserve کر دیا گیا ہے پیڈ پارکنگ کے لیے میں نے اس کے کہنے پر یہ clips بھی لی ہیں میں آپ کو دو یعنی house میں کسی کو ضرورت بھی ہے لیکن مجھے شک اس وقت پہنچا جب اس رسید کے اوپر جب لکھا ہوا ہے کہ گاڑی گم ہونی کی صورت میں ٹھیکدار ذمہ دار نہیں ہو گا آپ ایک منٹ کے لیے گاڑی کھڑی کر دے اگر آپ نے وہاں سے جناح روٹ سے آپ کو پتہ ہے ہمارا میڈیکل اسٹور ہے آپ نے وہاں سے ڈسپرین یا پناڈول کی ایک tablet لینی ہے اپنی گاڑی یہ موٹیر سائیکل وہاں پر پارکنگ کرتے 30 روپیہ آپ pay کرتے ہیں اور آپ کو رسید یہ دیجاتی ہے کہ چوری کی صورت میں ٹھیکدار جو ہے وہ ذمہ دار نہیں ہو گا تو میں اس معزز زایوان سے پوچھی ہوں کہ یہ جو بھتہ خوری کا نام دوں سرکاری استھان کا نام دوں یعنی میں اس کو کسی چیز سے مشابہ کروں اسی چیز کو میونسل کار پوریشن کے طرف جائیں تو وہاں پر بھی یہی عالم ہے یعنی مجھے تو شہر کا نقشہ اتنا عجیب سانظر آتا ہے کہ آپ ایک عام آدمی کے لیے کتنی زیادہ مشکلات جو ہے اس شہر میں اس کو دے رہے ہیں تو میں آپ کے توسط سے یہ اگر آپ رسید بھی چاہئے گے تو میں آپ کو بھوادیتی ہوں اس کو آپ دیکھ لی جی گا یہ بھتہ خوری میں اس کو اس لیے کہا رہی ہوں کہ آپ 30 روپیز pay کس لیے کروار ہے اب آپ اس چیز کے responsible نہیں ہے کہ جو چیز یہاں پر کھڑی کی گئی ہے آپ اس کے چوری ہونے یا اس کی گم ہونی کی صورت میں اس کی گاڑی بھی نہیں دے رہے ہیں تو law minister بھی بیٹھے ہیں ہم چاہینے کہ اس پر views دے۔

جناب قائم مقام اسپیکر:- جی شکریہ۔

ڈاکٹر شمع اسحاق بلوج:- جی بالکل جو شاہدہ روف نے بات کی بالکل صحیح بات کی ہے 100% میں سمجھتی ہوں کیونکہ یہ جگہ جگہ غیر قانونی طریقہ کار سے جہاں آپ نے گاڑی پارک کی آکے 50 روپے 60 روپے 70 روپے اور جو شریف لوگ ہیں وہ دے رہے ہیں اور ظاہر ہے جو بد معاشر ہیں وہ پھر نہیں دیتے ہیں تو جو سمجھتے ہیں اور طریقہ کار بالکل غلط ہے آپ غیر قانونی طریقہ کار سے جہاں پر بھی گاڑی پارک کرتے ہوں بھی کوئی آپ پسیے لمب رہے ہیں کوئی ایک شریف انسان کو نکل کر رہے ہیں اور پھر شاہدہ نے کہا کہ وہ چوری ہونی کی صورت ہم ذمہ دار نہیں ہے مطلب دو با تین ہیں اس پر فوری action لیا جائے جناب اسپیکر اس پر آپ۔۔۔

12 اکتوبر 2015ء

بلوچستان صوبائی اسمبلی

63

جناب قائم مقام اسپیکر:- یہ ویسے اس پر basically a اپوزیشن تو بحث کر سکتا ہے government کے ممبر اس کو ویسے بھی کر سکتے ہیں۔

ڈاکٹر شمع اسحاق بلوچ:- اس میں یہ کہ جہاں پر مفاد عامہ کی بات آتی ہے عوام کی بات آتی ہے لوگوں کی بات آرہی ہے عام شہری کی بات آرہی ہے تو ان جو آپ صاحلات فراہم نہیں کر سکتے تو پھر میں صحیح ہوں کہ یہ تو غلط طریقہ کار ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر:- جی شکر یہ ڈاکٹر صاحب۔

محترمہ رقیہ ہاشمی:- اسپیکر صاحب یہ بتایا جائے یہ کس روکے تحت جناب اسپیکر صاحب شکر یہ کس روکے تحت یہ جو کرایے کے پیدا پارک لے جاتے ہیں کس روکے تحت لے جاتے ہیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر:- میر کے rule کے تحت لیا جا رہا ہے۔

(مشیر برائے وزیر اعلیٰ جنگل اور حیوانات) :- نہیں جناب اسپیکر ہم نے ابھی جو یہ پارکنگ کرتے ہیں یہ جو دکاندار ہیں یہ صبح گاڑی لاتے ہیں شام کے 09 بجے تک کھڑا کرتے ہیں اور اس پر ٹینٹ بھی ڈال دیتے ہیں تو یہ جو اگر ہم لوگ ایسے نہیں روکیں گے اور جہاں جس کا جی چاہئے وہاں پارکنگ کریں تو اس تو یہ ہے پارکنگ جو وہ غلط نہیں ہونا چاہئے اسکے لیے limitation ہونا چاہئے کتنا آپ کھڑا کریں گے، اتنا آپ pay کریں گے آخر یہ شہر ہم نے بنانا ہے کہ نہیں بنانا ہے اگر شہر کو اس طرح لاوارث چھوڑنا ہے جو ہمارے ساتھ کار پولیشن کر رہا ہے اس وقت وہ جو ہے سارے شہر میں غلط پارکنگ اور جو گاڑیاں ہیں اس کے لیے وہ تصحیح کا م ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر:- صاحب اپنا بابت لا اصاحب اگر وہ غلط پارک کرتے ہیں وہ 30 روپے لیتے ہیں کیا جی زیارتی ایسے لیتے ہیں۔

(وزیر قانون و پاریمانی امور) :- نقطہ جو شاہدہ رووف صاحب نے اٹھایا ہے وہ بنیادی طور پر آپ کے میر کوئٹہ میر پولیس کے میر اس کی پریس کانفرنس یہ بات آگئی تھی کہ ہم آپ کے گاڑوں کے محافظ ہیں اور ٹھیکیدار جو پرچی ہے نہ آپ مانے نہ میں ماںوں گا جہاں میں گاڑی کھڑی کرتا ہوں اور اس کے بعد جا رہا ہوں اور وہ جو رسید ہے یہ جو بھی کاغذ مجھے دیتا ہے وہ اس کے responsible اور ذمہ دار ہے یہ نقطہ مجھے یاد ہے اس نے خود کہیں تھے پہلی بات یہ ہے دوسرا بات یہ ہے جہاں تک پارکنگ کی بات ہے پارکنگ دنیا میں ہر کہی پر یہ مسئلہ بنا ہوا ہے دنیا کے جس کو نے میں جائیں وہاں پر پارکنگ کا مسئلہ ہوا کرتا ہے اور پارکنگ کے مسئلہ کو حل

بلوچستان صوبائی اسمبلی

کرنے کے لیے ہم لگے ہوئے ہیں وہ مارکیٹ کو بھی گرار ہے ہیں فلاںہ کام بھی کر رہے ہیں لیکن اس کے باوجود بھی سیکرٹریٹ کے اندر تین مزلہ چار مزلہ فلیٹ بنادیا ہے گاڑیاں کھڑی کرنے کے لیے لیکن اس کے باوجود بھی مسئلہ جوں کا توں ہے وہ حل نہیں ہو رہے ہیں تو اس کو حل کرنے جارہے ہیں باقی بات یہ ٹیکس آپ نہ لیں ٹیکس میٹر پولیٹن اس کی اختیارات ہیں کہ کس روں کے تحت ہے اس کے اپنی اختیارات ہیں اختیارات کے تحدت شہر کو چلنے کے لیے پانی پر ٹیکس دینا ہو گا بھلی کی بل اور ٹیلیفون کے بلز اور فلاںہ اور فلاںہ جتنے بھی utility bills ہے سارے کے سارے اس نے دینے ہوئے لیکن ساتھ ہی ساتھ یہ بات بھی ہے کہ وہاں پر جب پانی کا بل کسی سے لیں رہے ہیں اور پانی نہیں دے رہے ہیں بھلی کا بل لیں رہے ہیں اور بھلی نہیں دے رہے ہیں گیس کا بل لیں رہے ہیں اور گیس نہیں ہے تو اس طریقہ سے جو ہے لوگ بدلت ہو جاتے ہیں کہ بھی آپ کس چیز کے بل مجھ سے لیں رہے ہیں جب آپ چیز دے نہیں رہے ہیں تو یہ چیز کوئی میں خصوصاً پانی کے حوالے سے مشکلات کا آگے سامنا ہے پانی کے حوالے سے اب تک پورے کوئی میں میرے پشمول میرے میں بھی اب تک پانی کا بل میں نے ادا نہیں کیا ہے اور کوئی میں پانی کا مسئلہ بناتا جا رہا ہے تو اس حوالے سے بات یہ ہے کہ میوپل کے یا میٹر و پولیٹن کے اختیارات ہیں اور میٹر و پولیٹن اپنے اختیارات کو استعمال کر رہی ہیں اور اگر اختیارات میں کوئی اہم ہے وہ باقاعدہ کسی بل کی شکل میں یہاں لے آئیں ہمارے سامنے رکھے کہ اس روں کے اس قائدے کے اس قانون کے وہ خلاف ورزی کر رہے ہیں ہم اس کی روک تھام کریں گے۔ شکریہ

جناب قائم مقام اسپیکر:- شکریہ اس میں یہ لکھ رہا ہے کہ زیارت وال صاحب اس کو بھی آپ نوٹ کریں اور ان کو بھی کہا دیں میر صاحب کو کہ یہ آپ لوگ دیں تو رہے ہیں ٹھیکدار کو ٹھیکدار کہتا ہے ہماری ذمہ داری نہیں ہے اس چیز کو!

(وزیری قانون و پارلیمانی امور)۔ میٹر و پولیٹن کے میر نے کہا ہے کہ کس کو دیا ہے وہ ذمہ دار ہے آپ کی گاڑی کا اس میں دورائے نہیں ہو سکتی۔ responsible

جناب قائم مقام اسپیکر:- جی شکریہ

محترمہ شاہدروف:- point of order کوئی میٹر و پولیٹن کے میر نے انہوں نے پر لیں کا نفرس کی یہ اس کے حساب سے آپ اس کو check کراویں کہ یہ پرچی رسید جو ہے وہ ان کی کانفرنس کے بعد کی ہے it means کرا بھی تک implement نہیں ہو رہا آپ خود اٹھا کر یہ کہا رہے ہیں اگر آپ ٹیکس دیتے ہیں عوام ٹیکس دی رہی ہیں تو وہ ساری چیزیں وہ ساری سہولیات فراہم کرنا بھی حکومت کی ذمہ دار ہوا کرتی

ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر:- جی شکریہ محترمہ وزیر صاحب بات کریں اسکے بعد آپ آجائیں۔
(وزیر صحت):- شکریہ جناب اسپیکر جہاں مفاد عامہ کی بات ہے یہ اصلی بات ہے یعنی حکومتی benches یا اپوزیشن benches ہوں ظاہر ہے ہم سب ایک اجتماعی مفاد میں لوگوں کی یہاں لوگوں فلاں و بہبود کی بات ہوتی ہے یہ genuine point ہے جناب اسپیکر پیڈ پارکنگ کے نام پر یہ نہیں کہ ہر جگہ وہاں پر لوگ کوئی راستے سے گزار رہا ہے اس سے 30 روپے وصول کیا جائے یہ بالکل ناجائز ہے دوسری بات یہ کہ میں ایک بات کی وضاحت کروں کہ سول ہسپتال کے سامنے جو کوئی بالکل قریب ہے جہاں رش ہوتی ہے واقع ہوتے ہیں یہاں پارکنگ بنائی گئی ہے اس کی میرے department نے اجازت نہیں دیا ہے میں floor پر کہتا ہوں اس کو ہٹایا جائے آپ رولنگ دیں government کی طرف سے کیونکہ کسی بھی واقعہ کا وہ سانحہ ہو سکتا ہے خود گش حملہ ہو سکتا ہے دھشت گردی دھماکہ ہو سکتا ہے تو الہد میں سمجھتا ہوں کہ آپ کی رولنگ کی ضرورت ہے آپ سیکریٹری لوکل گورنمنٹ کو بولے ایک کمیٹی کی زیر تباہ پارکنگ کو check کریں باقی میونسلی یہ میر جو ہوتا ہے یہاں پورے شہر کو بلد یہ چلاتی ہے لیکن ایسے ایلہا points ہے جہاں پر پیڈ پارکنگ نام پر لوگوں نے ناجائز کار بارہ شروع کیا ہے جو بالکل زیادتی ہے عوام کے ساتھ points ہے وہاں جائز point ہے وہاں ہونے چاہئے لیکن جہاں پر وہ points بتاہی نہیں ہے وہاں پھر پارکنگ ہونا یہ میرے خیال میں زیادتی ہوگی۔

قائم مقام اسپیکر:- جی شکریہ minstier صاحب اس میں ایک بات تو یہ ہے میرے خیال میں notice آپ concerned minster لیں اگر اس نے عمل نہیں کیا تو پھر اس کو floor پر رولنگ دینگ۔

سید آغازیات علی:- جناب اسپیکر آپ مجھے دو منٹ دی اس سلسلے میں minister health صاحب اور جنتے بھی آپ باقی وہ ہے یہ سب اسمبلی کے ساتھ ٹوپر مختلف ممالک پر گئے ہیں اور وہاں پر

--
قائم مقام اسپیکر:- آپ کب جا رہے ہیں!

سید آغازیات علی:- میں آپ کو عرض کروں جناب میں ایک چھوٹا سا موقع آپ کو سناتا ہوں شاہدہ روف کے information کے لیے میں اپنے بیٹے کی گاڑی لیکر لندن میں cornell hospital کے

سامنے کھڑا ہو گیا اور وہاں پر میں نے وہ پیدا پارکنگ کے جو شن لگتے اس میں ایک پونڈ ڈالا اور میں وہاں کپ شپ میں لگ گیا تو وہ ایک گھنٹے کا تھا میں ڈھانی گھنٹے کے بعد جب آیا میری گاڑی غائب تھی میں پولیس کے پاس گیا انہوں نے کہا سب سے پہلے تو آپ 30 پونڈ مجھے دیں کہ آپ نے ایک گھنٹے کے لیے ایک پونڈ ڈالا تھا اور باقی پیسے کوئی نہیں ڈالے تھے پھر اس کے بعد اس نے کہا آپ کی گاڑی کا ہم ذمہ دار نہیں آپ جائے جہد جاتے ہیں اسکے پوچھے پھرے گاڑی کی بھی دنیا میں کوئی پیدا پارکنگ والا جو ہے وہ گاڑی کا ذمہ دار نہیں ہوتا ہے ایک پونڈ میں اگر ایک لاکھ پونڈ کی گاڑی کا ذمہ دار ہو جائے تو پھر یہ ٹولدن شہر دو دن میں دیوالیہ ہو جائے گا۔

جناب قائم مقام اسپیکر:- ادھر تو 30 روپے لے رہے ہیں!

سید آغالیاقت علی:- آپ سے جی minister صاحب کو میں کہتا ہوں کہ آپ کہتے ہیں کہ جی یہ میرا ہے آپ کا کوئی آپ کا دیوار کے بعد you have no right جناب قائم مقام اسپیکر:- آپ کے!

سید آغالیاقت علی:- that is the right of municipal corporation. you have no right. it should be send to the concerned committee. the committee will discuss it.

جناب قائم مقام اسپیکر:- جی شکریہ لیاقت آغا صاحب ایک توبات یہ ہے کہ آپ کے minster کے میئر صاحب جی law اے یہ بات کہی ہے کہ میئر صاحب نے کہا کہ جو بھی پیسے لے گا اس کا ذمہ دار ہے وہ میئر صاحب جی محترمہ شاہدہ رووف:- point of order جناب اسپیکر آپ اس پاکستان کے عوام کو وہ صورحات دینے لگ جائے جو لندن کی حکومت دے رہی ہے میں اسپیکر صاحب صرف اتنی بات کہا رہی ہوں کہ میں جو observe کیا اور جس کو مفاد آمد کے منقی پایا میں آپ کو جو ہے پیش کیا۔ بات یہ ہے آپ میٹرو پولیٹن ڈالے کے خود بری ذمہ نہیں ہو سکتے ہم upper house بیٹھے ہوں میٹرو پولیٹن ہمیں جواب دے ہے وہ استھان نہیں کر سکتا۔

جناب قائم مقام اسپیکر:- جی شکریہ اس پر زیارت وال صاحب بات کر چکے ہیں اب میں گورنر بلوجستان کا حکم نامہ پڑھ کر سناؤں گا۔

ORDER.

12 اکتوبر 2015ء

بلوچستان صوبائی اسمبلی

67

In exercise of the powers conferred on me by article 109 (b) of the Islamic Republic of Pakistan 1973, I Muhammad Khan Achakzai Governor of Balochistan hereby order that on conclusion of business this session of Provincial Assembly of Balochistan shall stand prorogued on Monday the 12th October, 2015.

اب اسمبلی کا اجلاس غیر معینہ مدت تک متوجی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس شام 07:00 بجھر 40 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)۔